بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (الحدیث)

درجہ ثانویہ عامہ بنین و بنات کے نصاب میں داخل حدیث کی مشہور
کتاب زاد الطالبین کی آسان اُردو شرح

مختارُ الطّالبین

شرح اردو

زادُ الطّالِبین

مکمل اعراب · **آسان لفظی ترجمہ** · **حلِ لغات**

ترکیبِ نحوی · **مختصر تشریح** · **شانِ ورُود**

مرتب:

اُستاذ العُلماء حضرت مولانا محمّد اختر صاحب مدظلہ

اُستاذ الحدیث دارُالعُلوم عیدگاہ کبیروالا

برائے رابطہ **مولانا مُحمّد مُرسلین صاحب**
اُستاذ الحدیث جامعة الحسنین
وخطیب جامع مسجد القریش
شیر شاہ روڈ ملتان Mob. 0300-7307166

ناشر **ادارۃ التصنیف**
دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع خانیوال
0300-8393553

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً (الحدیث)

درجہ ثانویہ عامہ بنین وبنات کے نصاب میں داخل حدیث کی مشہور
کتاب زاد الطالبین کی آسان اُردو شرح

مختار الطالبین

شرح اردو

زاد الطالبین

مکمل اعراب | آسان لفظی ترجمہ | حلِ لغات
ترکیبِ نحوی | مختصر تشریح | شانِ ورود

مرتب:

اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ
اُستاذ الحدیث دارُ العُلوم عیدگاہ کبیروالا

برائے رابطہ **مولانا محمد مُرسلین صاحب** اُستاذ الحدیث جامعة الحسنین
وخطیب جامع مسجد القریش
شیر شاہ روڈ ملتان Mob. 0300-7307166

ناشر **ادارۃ التصنیف** دارُالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع خانیوال
0300-8393553

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب : مختار الطالبین شرح زاد الطالبین

مرتب : حضرت مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

0300,8393553

تاریخ طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی ۲۰۰۹ء

کمپوزنگ : مولوی محمد عمران طارق جھنگوی

ناشر : ادارۃ التصنیف دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

برائے رابطہ : مولانا محمد مرسلین صاحب مدظلہ

0300,7307166

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆......ملنے کے پتے......☆

☆ مکتبہ دار العلوم نزد دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ☆ مکتبہ علویہ
نزد دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ☆ مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
☆ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ ملتان ☆ عتیق اکیڈمی ملتان ☆ مکتبہ
اشاعت الخیر ملتان ☆ مکتبہ رحمانیہ لاہور ☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور
☆ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ☆ کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی ☆ دار الاشاعت
اردو بازار کراچی ☆ مکتبہ فتحیہ نواب شاہ

آئینۂ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	طلبۂ حدیث کی فضیلت	15	20	تین مفید باتیں	72
2	خطبہ	17	21	علم بلا عمل کی مثال	74
3	**الباب الاول**	17	22	افضل ذکر	75
4	ہجرتِ ظاہرہ وباطنہ	21	23	**نوع آخر منها**	76
5	**الجملة الاسمية**	22	24	رہبانیت کیا ہے؟	80
6	مومن ومنافق میں فرق	27	25	**الجملة الاسمية التي دخلت عليها حرف ”ان“**	81
7	مسواک کے فوائد	30	26	ریاکاری شرک ہے	83
8	غیبت ایک سنگین گناہ	34	27	سچ اور جھوٹ کا اثر	85
9	منافق کی پہچان	42	28	رزق اور موت بندے کو ڈھونڈتے ہیں	87
10	نیکی اور برائی کی پہچان	44	29	صدقہ کے فوائد	92
11	حقیقی مسلمان	45	30	فضیلت کا معیار	93
12	حقیقی مجاہد	46	31	چار رحمت والے اعمال	101
13	حقیقی مہاجر	47	32	سات چیزیں صدقۂ جاریہ ہیں	103
14	تمام مسلمان یکجان ہیں	51	33	قیامت کی ایک نشانی	105
15	**نوع آخر منها**	53	34	سوال کرنا جہالت کو دور کرتا ہے	106
16	دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے	60	35	قبر کے احوال	108
17	استغفار کا فائدہ	63	36	**الجملة الفعلية**	109
18	حقیقی توبہ	65	37	سب سے اچھا دوست نیک عمل ہے	116
19	حقیقی روزہ	66	38	**نوع آخر من الجملة الفعلية**	118

آئینۂ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
39	کتے اور تصویر کی نحوست	123	58	حقیقی مالداری	162
40	حب رسول ﷺ	124	59	جھوٹ اور اسکی جائز اقسام	163
41	قطع تعلقی کی شرعی حیثیت	125	60	**الشرط والجزاء**	165
42	بدبخت رحمت سے محروم ہوتا ہے	126	61	طریقِ سنت معیارِ عمل ہے	172
43	**صیغ الامر والنهی**	128	62	فضائلِ درود شریف	175
44	استقامت بہت بڑی چیز ہے	130	63	تکمیلِ ایمان کے چار اجزاء	188
45	تین نصیحتیں	132	64	طلبِ علم کی فضیلت	190
46	سفید بال نور ہیں	135	65	جمعہ چھوڑنے پر وعید	192
47	دنیا سے بے رغبتی	136	66	چار اہم ارشادات	199
48	دنیا مسافر خانہ ہے	136	67	اطاعتِ رسول اطاعتِ خداوندی ہے	204
49	داڑھی کی شرعی حیثیت	139	68	غیر اللہ کی قسم کھانا	210
50	مونچھوں کی شرعی حیثیت	139	69	بالوں کا مسنون طریقہ	216
51	عیش پرستی سے بچو!	143	70	بالوں کا منڈوانا	216
52	تربیت اولاد	145	71	**نوع آخر منها**	217
53	قرآن پاک بھولنے کی مثال	147	72	علامتِ قیامت	218
54	مظلوم کی بددعا سے بچو!	148	73	قصہ	220
55	جانوروں کے حقوق	151	74	**ذکر بعض المغیبات**	228
56	پانچ قابلِ قدر چیزیں	156	75	سود کی مذمت	233
57	**لیس الناقصة**	157	76	**الباب الثانی فی الواقعات والقصص**	261

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو
محسنِ کائنات سید الکونین سرتاجِ انبیاء

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اور

حضراتِ محدثین رحمہم اللہ

جنھوں نے اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کر کے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ضبط کیا
اور پھر امتِ مسلمہ تک پہنچا کر عظیم احسان فرمایا

اپنے اساتذۂ کرام و مشائخ عظام ادام اللہ فیوضھم

کی طرف منسوب کرتا ہے جن کی خصوصی توجہ و تربیت سے تعلیم و تدریس
اور تصنیف کی سعادت حاصل ہوئی

رائے گرامی

ولی کامل، مجاہدِ اسلام، پیرِ طریقت حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی
خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجرِ مدنی نور اللہ مرقدہٗ
و مہتمم دار العلوم زکریا اسلام آباد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین امابعد!

عزیز گرامی حضرت مولانا م۔ اختر صاحب زیدہ مجدہ نے خاتم النبین امام الانبیاء والمرسلین اپنے آقا نبی اکرم ﷺ کی مبارک احادیث کے ایک گلدستہ ''زاد الطالبین'' کی شرح ''مختار الطالبین'' لکھی ہے جس کو علمی حلقوں میں مقبولیت ہوئی ہے طلباء علوم نبوت کے لئے یہ شرح بہت مفید ہے اور عام مسلمانوں کے لئے بھی کہ حضور اقدس ﷺ کے ارشادات میں بے حد انوار وبرکات ہوتے ہیں۔

زاد الطالبین ایک دینی اور علمی خدمت ہے کہ'' دار العلوم کبیر والا'' درسی خدمات کے حوالہ سے اپنی مثال آپ ہے اور مولانا زید مجدہ اسی دار العلوم کے فاضل اور فیض یافتہ ہیں اور جہاں وہ ذی علم اور بہترین مدرس ہیں وہاں الحمد للہ وہ صاحبِ نسبت مجاز ہیں اور باطنی نور سے بھی منور ہیں انہوں نے طالب علمی کا زمانہ پاکیزہ گزارا ہے ابھی ابتدائی طالب علم تھے ہمارے برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے مبارک اور مقبول سلسلے میں داخل ہو گئے تھے اس راہِ سلوک میں بھی مگن اور اتباع وانقیاد کے ساتھ محنت کرتے رہے اسی علمی اور روحانی ذوق کا ثمر ''مختار الطالبین'' ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر طرح قبولیت نصیب فرمائے اور سب کو اس مبارک کتاب سے فیض یاب فرمائے۔ عزیز محترم کے لئے صدقہ جاریہ اور شفاعت کا ذریعہ بنائے اور ان کے مبارک کاموں میں مجھ سیاہ کار کا بھی حصہ بنائے ہم سب کو جب تک زندہ ہوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

طرح یریدون وجهه اور یبتغون فضلا من الله کے زمرہ میں شامل رکھے اور آخر وقت میں اپنی رضا کے لئے شہادت کی موت نصیب فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی الله علیه واله واصحابه اجمعین

فقیر محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

پیرِ طریقت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نواز صاحب سیال مدظلہ العالی

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ قادریہ حنفیہ صادق آباد ملز ملتان

الحمد لولیه والصلوة علی نبیه اما بعد

میں نے عزیزم مولانا محمد اختر صاحب (مدرس دارالعلوم کبیر والا) کی تالیف ‘‘مختار الطالبین’’ کو دیکھا اور پڑھا۔ عزیزم کی یہ بہت ہی حوصلہ افزا خدمت دین ہے۔ مولف نے اس شرح میں ترجمہ اور ترکیب کا پورا اہتمام کیا ہے اور احادیث کی وضاحت نہایت ہی سہل انداز میں بہت ہی مختصر کی ہے جو کہ مبتدی طلباء کے لئے بے حد مفید ہے اللہ تعالی مولانا کی اس پر خلوص سعی کو طالبانِ علوم کے لئے نافع بنائے اور بارگاہِ ایزدی میں شرف قبولیت بخشے (آمین)

محمد نواز

جامعہ قادریہ حنفیہ

صادق آباد ملز خانیوال روڈ ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

راس الاتقیاء، ولی کامل حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہ العالی

شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم عید گاہ کبیر والا

پیش نظر کتاب مختار الطالبین درس نظامی میں داخل حدیث کی مشہور اور مقبول عام کتاب ''زاد الطالبین'' کی مختصر اور جامع شرح ہے جو جامعہ دار العلوم عید گاہ کبیر والا کے استاذ الحدیث حضرت مولنا محمد اختر صاحب زیدہ مجدہ نے ترتیب دی ہے اس شرح کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(۱) ہر حدیث پر اعراب کا اہتمام

(۲) مطالبِ حدیث سمجھنے کے لئے آسان لفظی ترجمہ

(۳) بابِ اول کی تمام احادیث کی ترکیب نحوی

(۴) الفاظ حدیث کی بالاختصار لغوی اور صرفی تحقیق

(۵) ہر حدیث کی مختصر اور جامع تشریح

(٦) بعض احادیث کا شانِ ورود

(۷) باب ثانی کی احادیث پر اعراب اور ان کا مطلب خیز ترجمہ

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے حق تعالی شانہ شرح مذکور کو شرف قبولیت بخشے اور عزیز مولف کے لئے فلاح دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

ارشاد احمد

خادم دار العلوم عید گاہ کبیر والا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء فخر المدرسین حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث دار العلوم رحیمیہ ملتان و مہتمم جامعہ حفصہ لبنات الاسلام مظفر گڑھ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد

عزیز القدر حضرت مولانا محمد اختر صاحب زید علمہ ملک کے عظیم دینی یونیورسٹی جامعہ دار العلوم عید گاہ کبیر والا کے ہونہار و باصلاحیت مدرس ہیں فراغت کے بعد سے ہی اپنے مادر علمی میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ''مختار الطالبین'' کے نام سے ''زاد الطالبین'' کی ایک عمدہ شرح تصنیف فرمائی ہے بندہ نے مختلف مقامات سے مطالعہ کیا ہے ہر اعتبار سے جامع پایا صرف و نحو و ادب و حدیث کا حسین امتزاج ہے مبتدی اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے یہ شرح نعمت عظیمہ اور تحفہ ثمینہ ہے اس شرح مبارک کی تصنیف پر مولف موصوف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں دعا ہے کہ حق تعالی شانہ اس شرح مبارک کو قبولیت تامہ و عامہ نصیب فرمائے۔ اور عزیز مولف زیدہ علمہ کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے آمین

حررہ
عبد الرحمٰن جامی
مقیم دار العلوم رحیمیہ ملتان
یوم الاربعاء ۶/۳/۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

عالم باعمل، ماہرِ صرف ونحو حضرت مولانا عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونصلی علی حبینا وشفیعنا وسیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امابعد

''زاد الطالبین'' مبتدی طلباء کے لئے زادراہ ہونے کے ساتھ ساتھ تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بھی ہے کیونکہ احادیث مبارکہ جو اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں وہ زندگی کے مختلف حالات میں اصولی راستہ متعین کرتی ہیں تو طلباء کرام میں سے جو اردو میں حل کتاب کو ترجیح دیتے ہیں یا پسند کرتے ہیں ان کے لئے خصوصا اور عالم مسلمانوں کے لئے عموما یہ تشریح بہت مفید ہوگی جو طلباء حل لغات اور حل تراکیب اور صرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کے خواہاں ہوں ان کو اس کتاب میں کافی وافی زاد (توشہ) بآسانی حاصل ہو جائے گا اصل کامیابی یہ ہوگی کہ صاحبِ کلام خیر الانام علیہ افضل الصلوات والسلام کی شفاعت نصیب ہو جائے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

فلھذا نسال اللہ تعالی تقدس ان یجعل ھذا الشرح وسیلة الی شفاعة شفیع المذنبین یوم الدین ویصوننا من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا

کتبہ

عبدالحمید عفی عنہ

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴/۳/۱۴۳۰ھ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رائے گرامی

استاذ العلماء عمدۃ المدرسین حضرت مولانا بشیر احمد الہٰ ابادی صاحب مدظلہ العالی

جامعہ خیرالعلوم مکیہ ٹھل حمزہ ضلع رحیم یار خان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

مدارس عربیہ کی دنیا میں دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے جو کہ اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں بہر وجہ دارالعلوم کے اکثر فضلاء درس و تدریس کے میدان میں شاہسوار ثابت ہوئے۔

انہیں فضلاء میں مولانا محمد اختر صاحب زیدہ مجدہ ہیں جو اپنے مادر علمی میں استاد و مدرس ہیں انہوں نے حدیث کی کتاب ''زادالطالبین'' کی شرح ''مختارالطالبین'' کے نام سے تصنیف کی ہے بندہ نے چند چیدہ چیدہ مقامات کو غور سے دیکھا تو اس کو طلبہ اور اساتذہ کے لئے نہایت ہی مفید پایا لغت اور ترکیب کے حل نے شرح کو مزید چار چاند لگا دیے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ جل شانہ کو جملہ طلاب علوم کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنائے

والسلام بشیر احمد

خادم جامعہ خیرالعلوم مکیہ ٹھل حمزہ ضلع رحیم یار خان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

ولی کامل، ماہرِ علومِ عقلیہ ونقلیہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

مدرس جامعہ محمدیہ وجامعہ مدنیہ جدید لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

اللہ تعالی اپنے دین مبین کو قیامت تک باقی رکھیں گے انشاء اللہ تعالی عالم اسباب میں اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا انتظام یوں فرمایا ہے کہ اپنے دین مبین کے مختلف شعبوں کی حفاظت کے لئے اپنے خاص بندوں کو منتخب فرمایا ہے جو دین حق کی شمع کو قیامت کی صبح تک روشن کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالی

انہیں سعادت مند ہستیوں میں سے ہمارے ملک کے معروف عظیم دینی علمی روحانی مرکز دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال کے نیک مخلص اساتذہ میں سے ایک عظیم استاذ حضرت مولانا محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے مدارس دینیہ میں پڑھائی جانے والی حدیث شریف کی ایک مبارک کتاب ''زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین'' کی بہت ہی عمدہ انداز سے شرح لکھی ہے جس کا نام ماشاء اللہ ''مختار الطالبین'' تجویز فرمایا ہے جس کا مطالعہ جملہ قارئین کے لئے اپنے قلب وجگر کو منور اور روشن کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت استاذ محترم کی اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور دارین میں اپنی رضاء وخوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنادے آمین

محتاج دعا

محمد حسن عفی عنہ

صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیشِ لفظ

مدارسِ عربیہ کے درسِ نظامی میں مبتدی طلباء وطالبات کے لئے ہزاروں احادیث کے ذخیرہ سے منتخب ایک جامع ترین مجموعہ ''زاد الطالبین'' مؤلفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب نور اللہ مرقدہ کو بڑی اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے، راقم السطور کو متعدد بار اپنے مادر علمی جامعہ دار العلوم عیدہ گاہ کبیر والا میں یہ کتاب پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، اگر چہ اردو زبان میں اس کتاب کی متعدد شروح موجود ہیں اور الحمد للہ ہر شرح اپنی نوعیت کے اعتبار سے مفید اور قابل قدر ہے مگر بعض شروح طویل اور بعض حد سے زیادہ مختصر ہیں جس کی وجہ سے سہل پسند اور قلیل الاستعداد طلباء کے لئے ان سے استفادہ مشکل ہے اس لئے فی زمانا طلبہ وطالبات کی زوال پذیر استعداد کو سامنے رکھ کر آسان ترجمہ، مختصر تشریح اور زبان وبیان کی سادگی کے ساتھ ''مختار الطالبین'' مرتب کی گئی ہے جو نہ زیادہ طویل ہے اور نہ ہی بالکل مختصر۔

دورانِ تالیف جن کتب وشروح کی طرف مراجعت رہی وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) شرح زاد الطالبین مؤلفہ حضرت مولانا عبد القادر بہاولپوری۔ اس میں ترکیب ولغات ہیں تشریح نہیں ہے۔

(۲) ہدیۃ الطالبین مؤلفہ محمد انوار الحق قاسمی نائب مہتمم مدرسہ عالیہ ڈھاکہ بنگلہ دیش۔ اس میں لغات ہیں، ترکیب وتشریح نہیں ہے۔

(۳) ارشاد الطالبین مؤلفہ صاحبزادہ مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب۔ اس شرح میں تشریح وترکیب بعض المغیبات تک ہے اور راقم نے لغات، تشریح وترکیب باب ثانی تک لکھی ہے جبکہ باب ثانی میں ترجمہ اور اعراب پر اکتفاء کیا ہے، اس طرح یہ کتاب ان تینوں شروحات کا خلاصہ ہے اور مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

(۱) ہر حدیث پر اعراب کا اہتمام۔

(۲) مطالبِ حدیث سمجھنے کے لئے آسان لفظی ترجمہ۔

(۳) باب اول کی تمام احادیث کی ترکیب نحوی۔

(۴) الفاظ حدیث کی بالاختصار لغوی اور صرفی تحقیق۔

(۵) ہر حدیث کی مختصر اور جامع تشریح۔

(۶) احادیث کا شانِ ورود۔

(۷) باب ثانی کی احادیث پر اعراب اور ان کا مطلب خیز ترجمہ۔

پروردگارِ عالم سے دعا ہے کہ وہ اساتذہ اور مخلصین کی دعاؤں کی برکت سے اس کاوش کو طلبہ وطالبات کے لئے نفع بخش بنائیں اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں، آمین۔

اظہارِ تشکر

حضرات اساتذہ واکابرین کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کو اپنی قیمتی آراء سے مزین فرمایا اور اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی

جزاهم الله تعالی احسن الجزاء فی الدارین۔

اور ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا اس کتاب میں کسی بھی درجہ کا تعاون شامل ہے، بالخصوص استاذ الحدیث صاحبزادہ حضرت مولانا سراج الحق صاحب مدظلہ جن کی تحریک وتعاون سے کام شروع ہوا، اور مولانا عبد القدوس صاحب مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، مولوی محمد عمران طارق جھنگوی، مولوی محمد اویس ڈیروی، مولوی محمد معاویہ مخدومپوری، مولوی ریاض احمد بھکروی، مولوی فرحان کبیر والوی فضلائے دار العلوم کبیر والا جنہوں نے کمپوزنگ اور تصحیح وغیرہ میں بھرپور تعاون کیا۔

محمد اختر عفی عنہ

مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

طلبۂ حدیث کی فضیلت

از افادات درسِ بخاری: شیخ الحدیث حضرت مولانا علی محمد صاحب نور اللہ مرقدہ

جمع کنندہ: عالمِ ربانی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ

(۱) حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلباء کے اسفار سے اس امت کی بلیات کو دفع کرتے ہیں۔

(۲) حضرتِ عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں السائمون کا مصداق طلبۂ حدیث ہیں۔

(۳) شیخ ابوبکر فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ طلبۂ حدیث اجرِ جمیل وجزیل کے مستحق ہیں۔

(۴) حضرت وکیع فرماتے ہیں علمِ حدیث کا ادنیٰ نفع یہ ہے کہ علمِ حدیث عقائدِ قبیحہ سے بچاتا ہے۔

(۵) امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ حدیث پڑھتے ہیں، لکھتے ہیں لیکن انکی حالت اچھی نہیں یعنی دینداری نظر نہیں آتی جواب دیا مَالُهٗ خَيْرٌ وَبَرَكَةٌ (اس کا انجام بھلائی اور برکت ہے۔

(۶) امامِ ایوب کے بارے میں منقول ہے کہ جب انکو عالمِ حدیث کی موت کی اطلاع ملتی تو اتنا مغموم ہوتے کہ کسی زاہد کی موت سے اتنا غمزدہ نہ ہوتے تھے۔

(۷) امامِ وکیع بن الجراح فرماتے ہیں کہ کوئی عبادت حدیث کی درس وتدریس سے افضل نہیں اور وہی فرماتے ہیں اگر روایتِ حدیث کی فضیلت نوافل ومستحبات پر نہ ہوتی تو میں روایت میں مشغول نہ ہوتا۔

(۸) حضرتِ عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ **مشتغل بالحدیث کانہ فی الصلوٰۃ** (حدیث میں مشغول ہونے والا گویا کہ نماز میں ہے)

(۹) محدثین کا فرمان ہے کہ ایک حدیث کا لکھنا مکمل رات کی نماز سے افضل ہے

(۱۰) ابو علی زاغونی ایک محدث ہیں وفات کے بعد خواب میں ان سے پوچھا گیا **بای شیء نجوت** (آپ نے کس وجہ سے نجات پائی) آپ نے ایک کتاب کی طرف اشارہ کیا جو صحیح مسلم کی ایک جز تھی۔

(۱۱) محدث یزید بن ہارون سے سوال کیا گیا کہ برزخ میں آپ سے کیا معاملہ ہوا جواب دیا فرشتوں نے مجھ سے سوال کیا تو میں نے کہا کہ سات سال تک حدیث پڑھائی مجھ سے سوال کرتے ہو؟ فرشتوں نے فرمایا **ھٰذا صادق** (یہ سچا ہے) پھر فرمایا **نم کنومۃ العروس** (سو جا دلہن جیسی نیند)

(۱۲) کسی بزرگ سے وفات کے بعد پوچھا گیا کہ کیسے نجات ہوئی جواب دیا طلبِ حدیث کیلئے اسفار کی وجہ سے۔

(۱۳) حضرت خلف فرماتے ہیں میرا ایک ساتھی طالبِ حدیث تھا اسکی وفات ہوگئی میں نے خواب میں اسکو سبز کپڑوں میں خوش وخرم دیکھا پوچھا کیا وجہ ہوئی فرمایا کہ میں کتابت حدیث کے وقت حضور کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا۔ اسکی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جو فتح الملہم میں ہے کہ جو شخص اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھے گا ملائکہ اسکے لئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک صلی اللہ علیہ وسلم اس میں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ تمام پڑھنے پڑھانے والوں کو ان فضائل سے مالا مال فرمائے۔

آمین بحق سید المرسلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

خطبہ:۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں عزت بخشی تمام امتوں پر اس ذات کی پیغمبری کے ساتھ جس کو خاص کیا ہے لوگوں کے درمیان میں سے جامع کلمات اور حکمت کے موتیوں کے ساتھ، اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے صحابہ پر اور برکت ہو اور سلامتی ہو جب تک زبان ان کی تعریف بولتی رہے اور قلم لکھتا رہے لیکن حمد وصلوۃ کے بعد تو یہ ایک مختصر کتاب ہے جو چنی گئی ہے معزز سفارش کرنے والے کی کلام سے۔ میں نے اس کو حاصل کیا ہے ایسی کتاب سے جو چمکدار اور روشن ہے جو مشہور ہے مشکوۃ المصابیح کے نام کے ساتھ۔ اور میں نے اس کا نام رکھا زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین، یعنی طلبہ کا توشہ ہے جو رسول رب العالمین کے کلام سے ماخوذ ہے۔ جس کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی زیادہ ہیں۔

تروتازہ ہو اس کی وجہ سے وہ شخص جو اس کو پڑھے اور یاد کرے اور خوش ہو وہ جو اس کو پڑھائے اور اس کو سنے اور میں نے اس کو ترتیب دیا ہے دو بابوں پر، ان کا نفع عام ہو دونوں جہانوں میں اور اللہ ہی سے میں سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کو خالص بنائے اپنی کریم ذات کے لئے اور اس کو ذریعہ بنائے جنت میں داخل ہونے کا کیونکہ وہی کشادہ بخشش والے ہیں اور بے شک وہی بڑے فضل والے ہیں۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ جَوَامِعِ الْکَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِکَمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

ترجمہ:۔ پہلا باب جامع کلمات اور دانائیوں کے چشمے اور اچھے وعظوں میں ہے۔

لغات۔۔ **جوامع** جمع ہے جامع کی، "الکلام الجامع" وہ کلام جو لفظ کے اعتبار سے مختصر اور معنی کے اعتبار سے بہت وسیع ہو، از باب فتح جَمْعًا، اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ **الکلم** کلمہ کی جمع ہے، وہ با معنی لفظ جو انسان بولے، از ن، ض زخم کرنا، چونکہ بات سے بھی دوسروں کو زخم پہنچتا ہے اس لئے اس کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ **منابع** جمع ہے مَنْبَعٌ کی بروزن مَفْعَلٌ پانی نکلنے کی جگہ، چشمہ از باب ن، س، نَبْعًا نُبُوْعًا نَبْعَانًا چشمہ سے پانی نکلنا۔ **الحکم** حکمۃ کی جمع ہے، عدل، علم، دانائی، بردباری ہر وہ کلام جو حق کے موافق ہو قرآن میں ہے "وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا" از باب ک، حِكْمَةٌ، دانا ہونا۔ **المواعظ** جمع ہے مَوْعِظَةٌ کی از ض عِظَةٌ نصیحت کرنا، ایسی بات کہنا جس سے دل نرم ہو جائے، اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ" واعظ نصیحت کرنے والے کو کہتے ہیں، جمع وَاعِظُوْنَ، وُعَاظٌ۔ **اَلْحَسَنَةُ** حَسَنٌ کا مونث ہے، یعنی صفت کا صیغہ ہے جمع حِسَانٌ، حَسَنَات اور حسن مذکر کی جمع صرف حِسَان آتی ہے، از باب ن، ک، حُسْنًا خوبصورت ہونا، اچھا ہونا۔

ترکیب: ۔ الباب موصوف، الاول صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، فی حرف جار، جوامع مضاف، الکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، منابع مضاف، الحکم مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، المواعظ موصوف، الحسنہ صفت، دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا، پھر یہ متعلق ہوئے ثابت محذوف کے، ثابت صیغہ صفت، ھو ضمیر اس کا فاعل، ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

لغات:۔ قال از باب ن قَوۡلًا، مَقَالًا کہنا، بولنا، بات کرنا۔ **النبی** خدا تعالی کی طرف سے بھیجا ہوا، پیغمبر، جمع اَنۡبِیَاء، نَبِیُّوۡن. انباء جمع نبا کی بمعنی خبر، تَنَبُّئاً نبوت کا جھوٹا دعوی کرنا۔ **الاعمال** الاعمال جمع عمل کی بمعنی کام از باب س، **عملاً** کام کرنا۔ **النیات** نیۃ کی جمع، ارادہ، قصد، عزم از باب ض، نیة ارادہ کرنا۔ **امریٔ** مرد، اس کی مونث امراۃ ہوتی ہے۔ **ھجرته** ہجرت کا معنی ترک وطن، از باب ن ھِجۡرا ھِجۡرانا چھوڑنا، قطع کرنا۔ **دنیا** موجودہ زندگی، جمع دُنٰی، نسبت کے لئے دنیوی یا دنیاوی، از باب ن دُنُوًّا قریب ہونا، اگر از باب ف ہو تو مصدر دَنَاءَۃ گھٹیا ہونا، ردی ہونا۔ **یصیبھا** باب افعال اصابۃ لینا، از باب ضرب صیبا نشانہ پر لگنا۔ **یتزوجھا** باب تفعل تزوج امراۃ نکاح کرنا، تزویج باب تفعیل نکاح کرانا۔ **ھاجر** باب مفاعلہ ہجرت کرنا۔

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک اعمال کا دارومدار نیات ہی کے ساتھ ہے اور بے شک انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس شخص کی ہجرت ہو اللہ اور اس کے رسول کی طرف تو پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت ہو دنیا کی طرف کہ اس کو پالے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

ترکیب:۔ قال فعل، النبی فاعل، صلی فعل، لفظ اللہ اس کا فاعل، علی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا صلی کے، صلی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، سلم فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا، انما کلمہ حصر، الاعمال مبتداء، باء حرف جار، النیات مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے معتبرۃ محذوف کے، معتبرۃ صیغہ اسم مفعول ہی ضمیر نائب فاعل، صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰی

ترکیب:۔ واؤ عاطفہ، انما کلمہ حصر، لام حرف جار، امری مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت میں ھو ضمیر اس کا فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ما موصولہ، نوی فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء موخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر اجمال، ف تفصیلیہ، من موصولہ، کانت فعل از افعال ناقصہ، ھجرت مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا کانت کا، الی حرف جار، لفظ اللہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رسول مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر مقصودۃ کے متعلق ہوا، مقصودۃ صیغہ اسم مفعول کا، ہی ضمیر اس کا نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، ف جزائیہ ہجرۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، الی حرف جار، لفظ اللہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رسول مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مقبولۃ کے، مقبولہ صیغہ اسم مفعول، ھی ضمیر اس کا نائب فاعل، یہ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر قائم مقام جزا، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ، من موصولہ، کانت فعل از افعال ناقصہ، ھجرت مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر اسم ہوا کانت کا، الی حرف جار، دنیا موصوف، یصیب فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او حرف عطف، امراۃ موصوف، یتزوج فعل، ھو ضمیر مستتر ضمیر فاعل، ہا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوا، جار

مجرور مل کر متعلق ہوئے مقصودۃ کے، مقصودۃ صیغہ اسم مفعول کا، ہی ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، ف جزائیہ، ھجر ت مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، الی حرف جار، ما موصولہ، ھاجر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ھاجر کے، ھاجر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بن کر قائم مقام جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تفصیل، اجمال تفصیل مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مقولہ (مفعول بہ) ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث کا بنیادی مقصد ہر کام میں نیت واخلاص کی اہمیت واضح کرنا ہے کہ ہر عمل بغیر نیت خالص بے جان جسم ہے۔ محدثین کی عادت ہے کہ اپنی کتابوں کا آغاز زیادہ تر اسی حدیث سے کرتے ہیں، اشارہ اس بات کیطرف کرنا ہوتا ہے کہ حدیث کے ہر طالب کو چاہیے کہ اس علم کو شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ کے لئے کرے ورنہ اس کی ساری کوشش اللہ کے نزدیک ذرہ کے برابر قدر و قیمت نہیں رکھے گی۔

ہجرت:۔ ہجرت کا معنی ترک کرنا۔ اصطلاح شریعت میں ہجرت دو قسم پر ہے ظاہرہ و باطنہ۔

(۱) ظاہرہ:۔ یہ ہے کہ دار الکفر سے دار الاسلام میں منتقل ہونا۔

(۲) باطنہ:۔ یہ ہے کہ گناہوں کا ترک کرنا۔

اشکال:۔ شرط اور جزاء میں تغایر ہوتا ہے یعنی اتحاد نہیں ہوتا یہاں تو دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

جواب:۔ شرط میں قصد کی قید ہے اور جزاء میں ثواب کی قید ہے یعنی اگر قصد اور نیت درست ہے تو آخرت میں بھی ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔

فَهِجْرَتُه' اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

اشکال:۔ اس پر اشکال ہے کہ پہلے جملہ میں ''فہجرتہ الی اللہ ورسولہ'' کا اعادہ کیا گیا ہے تو اسی طرح دوسرے جملے میں بھی **فهجرته الى دنيا يصيبها او امراة يتزوج** ہونا چاہیے تھا اس کی بجائے اجمال کے طور پر صرف فہجرتہ الی ما ھاجر الیہ کیوں فرمایا؟

جواب:۔ دنیا اور عورت اس قابل نہیں ہیں کہ بلا ضرورت ان کا نام لیا جائے بخلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کہ ان کا نام محبوب اور لذیذ ہے اس لئے لذت حاصل کرنے کے لئے اس کا تکرار کیا گیا ہے اور دنیا اور عورت کا تکرار نہیں کیا گیا تا کہ ان کی حقارت و مذمت ظاہر ہو۔

الجملة الاسمية

(۲) اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ .

ترجمہ:۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔

لغات:۔ **الدين** مذہب وملت جمع ادیان۔ ایک دوسرا لفظ آیا ہے دَین اس کا معنی قرض کا ہوتا ہے اس کی جمع دُیون، دائن قرض خواہ، مدیون مقروض۔ **النصيحة** اسم مصدر ہے اسم مصدر وہ ہوتا ہے کہ معنی حدثی پر دلالت کرے مگر مشتق منہ واقع نہ ہو اس کی جمع نصائح از ف نَصْحاً و نَصَاحَةً خیر خواہی کرنا، خیر وصلاح کی طرف بلانا۔ **توبة نصوحا** خالص توبہ، جس کے بعد گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد ہو۔

تشریح:۔ دین خیر خواہی کا نام ہے اس عبارت میں بہت اختصار ہے اور جملہ جوامع الکلم میں سے ہے اس تعبیر کے لئے اس سے بہتر کوئی جملہ نہیں ہے نصیحت ہر اس قول و فعل میں چلتی ہے جس

میں کامیابی کی طرف رہنمائی ہو۔ یہ مسلمان کے حقوق میں سے ہے اور تمام مخلوق کو عام ہے کہ مخلوق میں سے ہر ایک کے حقوق کی رعایت کی جائے۔

(۳) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ.

مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔

ترکیب:۔ المجالس مبتداء، بالامانۃ، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابتۃ کے، ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل ھی ضمیر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغات:۔ **المجالس** جمع ہے مجلس کی، بیٹھنے کی جگہ، کچہری کو بھی مجلس کہا جاتا ہے۔ از باب ض جُلُوْسًا مَجْلِسًا بیٹھنا۔ **الامانۃ** اس کی جمع امانات از باب ض، س اَمْنًا اعتماد کرنا، محفوظ رہنا۔

تشریح:۔ یعنی جو بات مجلس میں کی گئی ہو، باہر والوں کو بتلانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ بعض باتیں پردہ کی ہوتی ہیں باہر کرنے سے انسان بے پردہ ہو جاتا ہے اور کسی کو بے پردہ کرنا جائز نہیں ہے لہذا جو بات مجلس میں ہو اس کو امانت کی طرح سمجھنا چاہیے کہ جس طرح امانت کسی کو نہیں دیجاتی اسیطرح مجلس کے اندر جو خاص بات کی جائے وہ بھی باہر نہیں بتانی چاہیے ہاں البتہ اگر کسی مجلس میں دوسرے مسلمان کو ایذاء پہنچانے کا مشورہ ہو تو دوسرے کو بتانا ضروری ہو جاتا ہے مثلاً زید کے خلاف مشورہ ہوا کہ اس کو قتل کیا جائے یا اس کا مال چھینا جائے وغیرہ ایسی حالت میں وہ بات باہر زید کو بتائی جائے تو یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہوگا۔

(۴) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا نچوڑ ہے۔

ترکیب:۔ الدعا مبتداء، مخ مضاف، العبادۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ سمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق:۔ **الدعا** یہ مصدر ہے باب نصر ینصر سے اس کا معنی ہے پکارنا۔ **مخ** ہڈی کا گودا، مغز، بھیجا جمع مِخاخ ۔ **العبادۃ** بندگی از باب ن عِبادۃً عُبودِیۃً اللہ کو ایک جاننا۔

تشریح:۔ دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے کیونکہ عبادت کی حقیقت عاجزی اور انکساری ہے اور یہ معنی پورے طور پر دعا میں پایا جاتا ہے کہ اللہ جل شانہ کے سامنے بندہ عاجزانہ طور پر اپنی حاجت کا اظہار کرتا ہے اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے۔

(۵) اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ترکیب:۔ الحیاء مبتداء، شعبۃ موصوف، من حرف جار، الایمان مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کائنۃ محذوف کے، کائنۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر ،مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق:۔ **حیاء** شرمندگی، حیات زندگی۔ از باب س حَیَاۃً زندہ رہنا، باب تفعیل تحیۃ سلام کرنا۔ **شعبۃ**. اس کا معنی ہے فرقہ گروہ شاخ جمع **شُعَب شُعاب** ۔

تشریح:۔ حیاء کو ایمان کا شعبہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ حیاء کرنے والا اپنے حیاء کیوجہ سے گناہوں سے بچتا ہے لہذا جو چیز گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہو وہ ایمان کی شاخ ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایمان کے ستر سے کچھ زائد شعبے ہیں اور ادنی شعبہ یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے۔

(۶) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

ترکیب:۔ المرء مبتداء، مع ظرف مضاف، من موصولہ، احب فعل ماضی، ہو ضمیر اس کا فاعل، فعل

اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق:۔ احب باب افعال سے ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے۔

تشریح:۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک صحابی حاضر ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی آپ ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے نہ زیادہ نفلی نمازیں پڑھی ہیں نہ زیادہ روزے رکھے ہیں ہاں ایک بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا المرء مع من احب

(۷) اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ

شراب گناہوں کو جمع کرنے والی ہے۔

ترکیب:۔ الخمر، مبتدا، جماع مضاف، الاثم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق:۔ **خمر** مونث سماعی ہے انگوری شراب، خِمر کینہ، خُمار شراب کی وجہ سے دردسر، از باب ن، ض خَمراً چھپانا، خِمارٌ دوپٹہ۔ **جماع** جیم کے کسرہ کے اور میم مشدد کے ساتھ بہت جامع کرنے والا، جامع کا مبالغہ ہے، اسی طرح جیم کے ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جُمّاع.

تشریح:۔ شراب پینے کے بعد انسان بہت سے گناہ کر بیٹھتا ہے اس لئے شراب کو گناہوں کی جڑ بتایا گیا ہے اس سے لڑائی ہوتی ہے، حادثات ہوتے ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ، اسی لئے اس کی سزا بھی سخت ہے وہ یہ ہے کہ شراب پینے والے کو ۸۰ اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں۔

(۸) اَلْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ

ترجمہ:۔ بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

ترکیب:۔ الاناءۃ مبتدا، من حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، العجلۃ مبتداء، من حرف جار، الشیطن مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ہی ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

صرفی ولغوی تحقیق:۔ الاناۃ بردباری، وقار از باب ض، س اَنْیاً دیر کرنا۔ **العجلۃ** جلدی از باب س عَجَلًا عَجَلَۃ جلدی کرنا **العِجل** بچھڑا **العاجل** جلد باز۔ **الشیطن** جمع شیاطین از باب ن شَطَنا مخالفت کرنا، دور کرنا۔

تشریح:۔ ہر کام سکون ووقار سے کرنا چاہیے سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے اور استخارہ کر کے کرنا چاہیے جو کام ایسا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اللہ تعالیٰ کی تائید اس کو شامل ہوگی۔ اور جو جلد بازی میں ہوگا وہ شیطان کی طرف سے ہوگا اس میں اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں ہوگی۔

(۹) اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ

ترجمہ:۔ مومن بھولا بھالا شریف ہے اور منافق چالباز اور کمینہ ہے۔

ترکیب:۔ المومن مبتداء، غر خبر اول، کریم خبر ثانی، مبتدا دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، الفاجر مبتداء، خب خبر اول، لئیم خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی وصرفی تحقیق:۔ غر نا تجربہ کار، بھولا جس کو تجربہ نہ ہو، جمع اغرار از باب س غَرَارَۃً شریف ہونا، نا تجربہ کار ہونا۔ **کریم** درگزر کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے، رجل

کریم سخی مرد۔ **فاجر** حق سے تجاوز کرنے والا، خوب گناہ کرنے والا، زناء کرنے والا، جھوٹ بولنے والا، جمع فَجَرَۃٌ فُجَّارٌ ازباب ن فُجُور اتجاوز کرنا، گناہ کرنا۔ **خب** مکار، دغاباز، دھوکہ دینے والا از باب س خَبًّا مکار ہونا، دھوکہ باز ہونا۔ **لئیم** کمینہ، ذلیل جمع لِئَامٌ از باب کرم لُؤمًا کمینہ ہونا۔

تشریح:۔ مومن بے چارہ سیدھا ساذھا ہوتا ہے، بھولا بھالا ہوتا ہے، کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اگر احسان نہیں کرتا تو کسی کو تکلیف بھی نہیں دیتا، اس کے مقابلہ میں جو منافق ہوتا ہے وہ دھوکہ دیتا رہتا ہے اور کمینگی اختیار کرتا ہے اور مومن اپنی موت کی فکر میں لگا رہتا ہے، آخرت کی تیاری کے لئے ہر وقت مشغول رہتا ہے اور جنت کا امیدوار رہتا ہے۔ اسکے برخلاف جو فاجر ہوتا ہے وہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

(۱۰) اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ:۔ ظلم قیامت کے دن بہت سے تاریکیاں ہیں

ترکیب:۔ الظلم مبتداء، ظلمات موصوف، یوم مضاف، القیٰمۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کائنۃ محذوف کا، کائنۃ صیغہ صفت اسم فاعل، ھی ضمیر اس کا فاعل، کائنۃ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تحقیق لغوی وصرفی:۔ **ظلمات** جمع ظُلْمَۃٌ کی تاریکی از باب س رات کا تاریک ہونا۔ **القیامۃ** موت کے بعد اٹھنے کا نام ہے۔

تشریح:۔ جس طرح نیک اعمال کی وجہ سے انسان کو ایک نور دیا جائے گا۔ اسی طرح جو شخص دنیا میں کسی پر ظلم کرتا ہے اس ظلم کی وجہ نور سے محروم ہوگا اس کے لئے ظلم کے سبب سے تاریکی ہی تاریکی ہوگی۔

(۱۱) اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبَرِ

ترجمہ:۔ سلام سے ابتداء کرنے والا تکبر سے بری ہوتا ہے۔

ترکیب:۔ البادی صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر اس کا فاعل ہے، ب حرف جار، السلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، بری صیغہ صفت مشبہ، ہو ضمیر اس کا فاعل، من حرف جار، الکبر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صفت کے، صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صیغوی تحقیق:۔ البادیٔ اسم فاعل پہل کرنے والا از باب ف، بَدْأً شروع کرنا۔ **السلام** یہ مصدر ہے باب سمع سے **بری** صفت مشبہ کا صیغہ ہے از باب س، ف، ک بری ہونا نجات پانا بَرِئَ مِنَ الْعَیْبِ عیب سے نجات پانا۔ **الکبر** غرور گھمنڈ از باب ک کَبَارَۃً مرتبہ میں بڑا ہونا۔

تشریح:۔ جو پہلے سلام کرتا ہے اس میں بڑائی نہیں ہوتی کیونکہ سلام میں پہل وہی کرے گا جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھے گا جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہ سلام میں پہل نہیں کرتا کیونکہ اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ دوسرے مجھے سلام کریں اس لئے فرمایا گیا کہ جو سلام میں ابتدا کرتا ہے وہ بڑائی سے بری ہوتا ہے۔

(۱۲) اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ

ترجمہ:۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

ترکیب:۔ الدنیا مبتداء، سجن مضاف، المومن مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، جنۃ مضاف، الکافر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی وصرفی تحقیق:۔ الدنیا اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔ **سجن** قید خانہ، جیل، جمع سجون از

باب ن سَجناً قید کرنا۔ جنۃ بہشت، باغ، جمع جِنَانٌ جَنَّاتٌ از باب ن جُنُوناً دیوانہ ہونا۔ **الکافر** اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا از باب ن چھپانا۔

تشریح:۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ کی طرح ہے آزاد نہیں ہے بلکہ پابند ہے وہ اس سے نکل کر آخرت میں جانا چاہتا ہے۔ دنیا میں ہر قسم کی لذت حاصل کرنا نہیں چاہتا، اس کے برخلاف دنیا کافر کے لئے جنت ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ یہیں مجھے ساری لذتیں حاصل ہو جائیں، اس لئے دنیا مومن کے لئے قید خانہ کی طرح ہے۔ اور کافر کے لئے جنت کی طرح ہے۔

(۱۳) اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

ترجمہ:۔ مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔

لغات:۔ السواک مصدر ہے جمع سُوُکٌ، مسواک کی جمع مساویک، دانت صاف کرنے کی لکڑی از باب ن سَوْکاً رگڑنا۔ مَطْهَرَةٌ مصدر میمی بھی پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے کیونکہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہوگا، مِطْهَرَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ مسواک منہ کو صاف کرنے کا آلہ ہے۔ فم منہ اصل وضع کے لحاظ سے فَوْهٌ ہے اس کا تثنیہ فَمَانِ اور جمع اَفْوَاهٌ ہے از باب ن فَوْهاً منہ سے بولنا۔ مرضاۃ خوشنودی حاصل کرنے کی جگہ از باب س رِضیً راضی ہونا، خوش ہونا یہاں مصدر میمی بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

ترکیب:۔ السواک مبتداء، مطہرہ مصدر بمعنی اسم فاعل، اس میں ہی ضمیر اس کا فاعل، لام جار، فم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مطہرۃ کے، مطہرۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مرضاۃ مصدر بمعنی اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل، لام جارہ، رب مجرور، جار مجرور کر مل متعلق ہوئے مرضاۃ کے، مرضاۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مسواک کے اس حدیث پاک میں دو فائدے ذکر کئے گئے ہیں۔ ایک دنیوی، دوسرا اخروی۔ دنیوی فائدہ یہ ہے کہ دانت صاف رہتے ہیں، کسی کو منہ سے بدبو نہیں آتی اور اخروی فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی مسواک کرنے والے سے راضی ہوتے ہیں۔ ایک جگہ لکھا ہوا ہے کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں ادنی فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے اور افیون میں ستر نقصانات ہیں ادنی نقصان یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت بھول جائے گا۔

(۱۴) اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

ترجمہ:۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

لغات:۔ الید ہاتھ، اس کی اصل یَدَیٌ ہے اس کا تثنیہ یدان ہے اور اس کی جمع ایدی ہے۔ العلیا بلند، مونث ہے اعلی کی، ہر اونچی جگہ کو کہا جاتا ہے از باب ن عُلُوٌّ از باب س عَلاءٌ بلند و بالا ہونا۔ السفلی اسفل کا مونث ہے پست، نیچا از باب ن، س، ک پست ہونا۔

ترکیب:۔ الید موصوف، العلیا صفت، موصوف صفت ملکر مبتداء، خیر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل، من جار، الید موصوف، السفلی صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

شان ورود:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ منبر پر صدقہ کے بارے میں ذکر فرماتے ہوئے اور مانگنے کا ذکر فرماتے ہوئے الید العلیا والید السفلی کی وضاحت فرما رہے تھے وہ یہ کے الید العلیا سے مراد خرچ کرنے والا اور دینے والا ہاتھ ہے اور الید السفلی سے مراد لینے والا اور مانگنے والا ہاتھ ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس ایک دن کے کھانے پینے کا سامان ہو پھر اس کو مانگنے پر دیا جائے تو دونوں گناہ گار ہوں گے ایسی صورت میں لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔

(۱۵) اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

ترجمہ:۔ غیبت زیادہ سخت ہے زنا سے

لغات:۔ الغیبة پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا، از باب ض غیبت کرنا، باب افتعال اِغْتِیَابٌ غیبت کرنا۔ اشد اسم تفضیل کا صیغہ ہے از باب ض شِدَّۃً قوی ہونا، سخت ہونا۔ الزناء از باب ض زنا کرنا، بدکاری کرنا۔

ترکیب:۔ الغیبة مبتداء، اشد صیغہ اسم تفضیل کا، من جار، الزنا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اشد کے، اشد اپنے فاعل ہو ضمیر اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غیبت زیادہ سخت ہے زنا سے تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیسے غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالی معاف فرما دیتے ہیں مگر غیبت کرنے والا جب تک توبہ کے ساتھ جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی نہ مانگ لے تو معاف نہیں ہوتا۔ نیز غیبت اس لئے بھی زنا سے بڑا گناہ ہے کہ انسان اولا تو غیبت کو گناہ ہی نہیں سمجھتا اگر سمجھتا ہے تو ہلکا گناہ سمجھتا ہے حالانکہ غیبت بڑا گناہ ہے اور جب بڑا گناہ بار بار کیا جائے تو خود ہی زنا سے بڑھ جاتا ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کا ایسا عیب بیان کیا جائے جو واقعی اس میں پایا جاتا ہو اور بیان کرنا اس کو ناپسند ہو نا گوار ہو۔

(۱۶) اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

ترجمہ:۔ صفائی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

لغوی تحقیق:۔ شطر جز، نصف حصہ، از باب ن شُطُوْراً جدا ہونا۔

ترکیب:۔ الطہور مبتداء، شطر مضاف، الایمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء

خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

تشریح:۔ شطر کے دو معنی ہیں (۱) نصف (۲) حصہ، اگر دوسرا معنی مراد لیا جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ صفائی ایمان کا حصہ ہے عقل بھی اس کو تسلیم کرتی ہے لیکن اگر پہلا معنی مراد لیا جائے تو اشکال ہوگا کہ نماز کو آدھا ایمان نہیں فرمایا طہارت کو کیوں فرمایا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ دو طہارتیں مقصود ہوتی ہیں۔ ایک ظاہر کی دوسری باطن کی طہارت سے ظاہر کی صفای ہوتی ہے اور ایمان سے باطن کی صفائی ہوتی ہے۔

(۱۷) اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ

ترجمہ:۔ قرآن تیرے لئے حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے

لغوی صرفی تحقیق۔ **القرآن** اللہ تعالی کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی ہوئی کتاب از باب ض قَرْناً ملانا از باب ف قِرَائَةً پڑھنا۔ **حجة** دلیل برہان جمع حُجَجٌ از باب ن حَجاًدلیل میں غالب آنا۔

ترکیب:۔ القرآن مبتداء، حجۃ مصدر بمعنی اسم فاعل، لام جار، ک مجرور، دونوں مل کر معطوف علیہ ،او عاطفہ، علی جار، ک مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق ہوا حجۃ مصدر کے، مصدر بمعنی اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

تشریح:۔ اگر قرآن کے مطابق عمل کیا تو قیامت کے دن تیرے لئے ایمان کی دلیل ہوگا نجات کا باعث ہوگا اور اگر عمل قرآن کے خلاف کیا تو یہی قیامت میں تیرے خلاف دلیل ہوگا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قرآن کو یاد کر کے بھلانا کبیرہ گناہ ہے۔

(۱۸) اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ

ترجمہ:۔ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

لغات:۔ **الجرس** گھنٹہ جمع اَجْرَاسٌ ۔ **مزامیر** **مِزْمَارٌ** کی جمع ہے گھڑیال، بانسری۔

ترکیب:۔ الجرس مبتداء، مزامیر مضاف، الشیطان مضاف الیہ، دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے، جہاں گھنٹی بجتی ہے وہاں شیطان خوش ہوتا ہے، اس سے مراد ہر وہ گھنٹی ہے جس کو بغیر ضرورت بجایا جائے۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور اقدس ﷺ سے فرماتے ہوئے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔

(۱۹) اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ

ترجمہ:۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

لغات:۔ **حبائل** جمع ہے **حَبَالَةٌ** کی پھندا از باب ن حَبْلًا رسی سے باندھنا **نساء** جمع ہے اِمْرَاَةٌ کی اس کی اور بھی جمعیں آتی ہیں مثلاً نِسْوَةٌ نُسْوَةٌ۔

ترکیب:۔ النساء مبتداء، حبائل مضاف، الشیطان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں، مردوں کے سامنے مزین ہو کر آتی ہیں، شیطان مردوں کے دل میں ڈالتا ہے کہ ان کی طرف دیکھو، ان سے بات کرو، دوستی لگاؤ وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی (بے پردگی اور غیبت کی وجہ سے)

(۲۰) اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

ترجمہ:۔ کھانے والا شکر گزار صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔

لغات:۔ **الطاعم** از باب ف طَعْمًا کھانا، طعام۔ **الشاکر** از باب ن شُکُوْرًا شکر کرنا، بھلائی واحسان پر تعریف کرنا۔ **الصائم** روزہ دار جمع صَائِمُوْنَ، صُوَّامٌ از باب ن صَوْمًا روزہ رکھنا

۔ **الصابر** برداشت کرنے والا از باب ض صَبْرًا دلیری کرنا، بہادری کرنا، اَلصَّبِرُ ایلوا۔

ترکیب:۔ الطاعم موصوف، الشاکر صفت، دونوں مل کر مبتدأ ہوئے، کاف حرف جار، الصائم موصوف، الصابر صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابت کے، پھر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی کھانے والا آدمی اگر شکر ادا کرتا ہے تو اس کا ثواب اس روزے دار کی طرح ہے جو روزہ میں صبر کرنے والا ہوتا ہے بھوک وغیرہ کی وجہ سے ہائے ہائے نہیں کرتا جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے جتنا ثواب اس روزے دار کو ملتا ہے اتنا ہی اس کھانے والے کو ملے گا۔

(۲۱) اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفْقَةِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ

ترجمہ:۔ خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی معیشت ہے۔

لغات:۔ **الاقتصاد** باب افتعال کا مصدر ہے اس کا معنی ہے میانہ روی اختیار کرنا از باب ن قصد کرنا یعنی ارادہ کرنا۔ **النفقة** خرچ جمع نَفَقَات ۔ **نصف** کسی چیز کا آدھا جمع اَنْصَافٌ از باب ض آدھے تک پہنچنا از باب ن آدھا لینا **المعیشة** زندگی کا ذریعہ زندگی کے گزران کی چیزیں جمع مَعَایِش از باب ض عَیْشاً وَمَعِیْشَةً زندہ رہنا زندگی گزارنا۔

ترکیب:۔ الاقتصاد مصدر فی النفقہ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مصدر کے مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتداء نصف مضاف المعیشۃ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتداء اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تشریح:۔ یعنی خرچہ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے جس طرح آمدنی ہو اس کے مطابق خرچہ ہونا چاہیے ایسا نہ ہو کہ خرچہ آمدنی سے بڑھ جائے جتنی تنخواہ ہو اس کے مطابق خرچ پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہیے یہی آدھی معیشت ہے اور زندگی گذارنے کا آدھا حصہ ہے اور بڑا مجرب طریق ہے۔

(۲۲)وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

ترجمہ:۔ اور لوگوں کی طرف محبت کرنا آدھی عقل ہے۔

لغات:۔ التودد باب تفعل کا مصدر ہے دوستی کرنا از باب س وُدّاً، مَوَدَّۃٌ محبت کرنا چاہنا وَدُوْدٌ محبت کرنے والے کو کہتے ہیں اور یہ مذکر و مونث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے العقل وہ نور جس سے غیر حسی چیزیں معلوم کی جاتی ہیں سمجھ، دل جمع عُقُوْلٌ از باب ض عَقْلاً سمجھدار ہونا۔

ترکیب:۔ والتوددو، او عاطفہ، التودد مصدر، الی الناس جار مجرور مل کر متعلق ہوئے التودد کے، پھر یہ مبتداء، نصف العقل مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو گیا۔

تشریح:۔ جب آدمی لوگوں کے ساتھ محبت کرے گا تو لڑائی جھگڑے گالی گلوچ وغیرہ سے بچا رہے گا۔ لوگوں کے ساتھ ایسے طور پر رہنا چاہیے کہ لڑائی جھگڑے سے بچا رہے یہی آدھی عقل ہے پوری عقل اس وقت ہوتی ہے جبکہ دین پر پورا پورا عمل ہو۔

(۲۳) وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

ترجمہ:۔ اچھا سوال آدھا علم ہے۔

لغات:۔ حسن جمال، خوبصورتی جمع مَحَاسِنُ. اَلْحَسَنَۃ نیکی، بھلائی جمع حَسَنَاتٌ از باب ن، خوبصورت ہونا۔ **السوال** از باب ف، مصدر ہے سوال کرنا، پوچھنا، سائل پوچھنے والا، مانگنے والا۔

ترکیب:۔ حسن السوال مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، نصف العلم یہ بھی مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے کہ جب مفتی جواب دے گا تو پورا علم ہو جائے گا۔

(۲۴) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہ'

ترجمہ:۔ توبہ کرنے والا گناہوں سے مثل اس شخص کے ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

لغات:۔ التائب اسم فاعل کا صیغہ ہے از باب ن تَوْباً تَوْبَۃً گناہ چھوڑ کر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونا۔ **الذنب** گناہ جمع ذُنُوبٌ از باب ض، ن پیچھے لگے رہنا۔

ترکیب:۔ التائب اسم فاعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، من حرف جار، الذنب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے التائب کے پھر یہ مبتداء، کاف حرف جار، من موصول، لائے نفی جنس، ذنب اس کا اسم، لام حرف جار، ہ ضمیر مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے موجود کے، موجود اپنے نائب فاعل ھو ضمیر سے مل کر خبر، لائے جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابت کے، ثابت اپنے فاعل ھو ضمیر سے اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تشریح:۔ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ پہلے والے گناہوں پر ندامت ہو آئندہ نہ کرنے کا عزم ہو پھر خدانخواستہ اگر گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرلے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی مانند ہے جس کا سرے سے کوئی گناہ ہی نہ ہو گناہ توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں جو اللہ کا حق ہیں لیکن اگر کسی کا مال کھایا تھا یا کسی کو تکلیف پہنچائی تھی جب تک ان کو راضی نہیں کرے گا توبہ مکمل نہیں ہوگی۔

(۲۵) اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہ' وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہ' ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ

ترجمہ:۔ عقل مند آدمی وہ ہے جس نے تابع کیا اپنے نفس کو اور کام کیا اس کے لئے جو موت کے بعد ہے اور بے وقوف وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے کرے اور اللہ تعالی پر امید باندھے۔

لغات:۔ الکیس دانا، سمجھدار، عقلمند، ہوشیار جمع اَکْیَاسٌ از باب ض کَیْساً وَ کِیَاسَۃً ذہین ہونا، ایک لفظ کِیْسٌ اس کا معنی تھیلی، بٹوہ۔ **دان** از باب ض دینا ذلیل کرنا، تابع کرنا۔ **عمل** از باب س کام کرنا، محنت کرنا۔ **الموت** از باب ن مَوْتاً مرنا پھر جو موت قتل سے واقع ہوا سے اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ کہتے ہیں جو طبعی یا اچانک ہوا سے اَلْمَوْتُ الْاَبْیَضُ کہتے ہیں اور جو گلا گھونٹنے سے واقع ہوا سے اَلْمَوْتُ الْاَسْوَدُ کہتے ہیں۔ **العاجز** قدرت نہ رکھنے والا، احمق بے وقوف، از باب ض عِجْزاً عاجز ہونا۔ **الھوی** خواہش نفسانی اتبع از باب س، پیچھے چلنا، اتباع از افعال پیچھے لانا۔

تشریح:۔ عقلمند اور دانا آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے اس کا مقابلہ کرے نفس کو اللہ تعالی کے احکام کا فرمانبردار بنائے نفس کو بدلہ دیتا رہے تا کہ گناہوں کے قریب نہ جاے اور موت کی تیاری کرے اور بے وقوف وہی ہے کہ نفس جو خواہش کرے اس کو پورا کرے یہ نہ دیکھے کہ اس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی پر امید باندھے کہ وہ میری مغفرت کرے گا۔

(۲۶) اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلاَ خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلاَ یُؤْلَفُ

ترجمہ:۔ مومن محبت کی جگہ ہے ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے۔

لغات:۔ مالف (ظرف) دوستی ومحبت کی جگہ مرغوب و مانوس از باب س اَلْفاً مانوس ہونا محبت کرنا اس سے الفت ہے۔ اس کا معنی دوستی محبت، تالیف (کتاب) مُؤلِّف (مصنف) اَلْفٌ (ہزار) اَلِف (حروف تہجی کا پہلا حرف)

ترکیب:۔ المومن مبتدا، مالف خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واو استینافیہ، لائے نفی جنس، خیر اس کا اسم، فی حرف جار، من موصولہ، لا یالف فعل نفی مضارع معلوم، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل

فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، لا یولف فعل نفی مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف، دونوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی لائے نفی جنس کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ مسلمان محبت کی جگہ ہے یعنی اس کے ساتھ محبت اور نرمی اور اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے کسی سے بات کرے تو پیار سے ہنس کر ہو غصہ کا اظہار نہ کرے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی سے ملو یعنی ہنس کر ملو ایسے طور پر نہ ملو کہ منہ اور ماتھے پر تیوریں لگی ہوئی ہوں۔ آگے واضح طور فرما دیا کہ ایسا شخص جو نہ کسی سے محبت رکھتا ہے اور نہ کوئی اس سے محبت رکھتا ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

(۲۷) اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ

ترجمہ:۔ گانا پیدا کرتا ہے نفاق دل میں جیسا کہ اگاتا ہے پانی کھیتی کو۔

لغات:۔ **الغناء** گیت، گانا از باب س غِنَاءً غِنیً مالدار ہونا غَنِیٌّ مالدار جمع اَغْنِیَاءُ۔ **ینبت** از باب افعال اگانا از باب ن نَبْتاً نَبَاتاً اُگنا۔ **النفاق والمنافقة** باب مفاعلہ کا مصدر ہے از باب ن ختم ہونا، کم ہونا، مفاعلہ کا معنی ہے دل میں کفر چھپانا۔ **القلب** دل، جمع قُلُوْبٌ از باب ض قَلْباً الٹ پلٹ کرنا۔ **الماء** اصل میں مَوْہٌ ہے اس کی صغیر مُوَیۃٌ از باب ن مَوْھاً پانی پلانا۔ **الزرع** کھیتی جمع زُرُوْعٌ از باب ف زَرْعاً بونا، بیج ڈالنا۔

ترکیب:۔ الغنا مبتدا، ینبت فعل مضارع، ھو ضمیر اس کا فاعل، النفاق مفعول بہ، فی حرف جار، القلب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، ک حرف جار، ما مصدریہ، ینبت فعل، الماء فاعل، الزرع مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار

مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ گانے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے اسی طرح گانا دل میں نفاق کو بڑھاتا ہے گانا گانا اور سننا دونوں شریعت میں حرام ہیں ناجائز ہیں اور بڑے گناہوں میں سے ہیں بار بار گناہ کرنے سے ایمان کے چھن جانے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

(۲۸) اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ

ترجمہ:۔ تاجر قیامت کے دن سخت گناہ گار اٹھائے جائیں گے مگر جو ڈرا اور نیکی اختیار کی اور سچ بولا

لغات:۔ **التجار** جمع ہے تاجر کی، سوداگر، از باب ن، تِجَارَۃً تجارت کرنا، سوداگری کرنا۔ **یحشرون** از باب ن، ض حَشْرًا جمع کرنا اسی سے یَوْمُ الْحَشْرِ ہے قیامت کا دن مَحْشَرٌ جمع ہونے کی جگہ۔ **التقی** افتعال اِتِّقَاءً پرہیزگار ہونا از ض، وِقیٌ وِقَایَۃً حفاظت کرنا۔ **بر** از باب ض، س سچ بولنا بَرٌّ نیکوکار کو کہتے ہیں جمع اَبْرَارٌ، بِرٌّ نیکی، اطاعت، سچائی۔

ترکیب:۔ التجار مبتدا، یحشرون فعل، واؤ ضمیر ذوالحال، یوم القیامہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فجارا مستثنیٰ منہ، الا حرف استثناء، من موصولہ، اتقی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، بر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، واؤ عاطفہ صدق فعل، ھو ضمیر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، معطوف علیہا دونوں معطوف جملوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ ملکر حال ہوا ذوالحال کا، حال ذوالحال مل کر نائب فاعل ہوا یحشرون کا، یحشرون اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر خبر التجار مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ تاجر قیامت والے دن بدکار بنا کر اٹھائے جائیں گے ہاں وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہیں جو حرام چیزوں سے بچتے رہے سامان کے اندر جو عیب تھا اس پر گاہک کو مطلع کر دیا ان سے دھوکہ نہ

کیا ناپ تول میں کمی بیشی نہ کی اور قسموں سے بچے رہے بات کرنے میں بھی سچ بولتے رہے ایسے تاجر قیامت والے دن انبیاء وصدیقین صالحین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

(۲۹) اَلتَّاجِرُ الصُّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ

ترجمہ:۔ سچا امانت دار تاجر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

لغات:۔ **الصدوق** مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ **النبین** نبی کی جمع ہے **الصدیقیین** **اَلصِّدِّیْق** کی جمع ہے بہت سچا، سچائی میں کامل، عمل سے اپنی بات کو سچ کر دکھانے والا **اَلصَّدَقَۃُ** خیرات جمع **صَدَقَات الصِّدَاقُ** مہر۔ **الشھداء** شہید کی جمع ہے، حاضر، اللہ کی راہ میں مقتول از باب س حاضر ہونا از باب کرم، گواہی دینا۔

ترکیب:۔ التاجر موصوف، الصدوق صفت اول، الامین صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتداء، مع مضاف، النبیین معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الصدیقین معطوف اول، واؤ عاطفہ، الشھداء معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کائن محذوف کا، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، التاجر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ پہلی حدیث میں غلط تاجر کی برائی بیان کی گئی تھی۔ اور اچھے تاجر کی تعریف کی طرف اشارہ تھا اس حدیث میں واضح طور پر سچے امانت دار جو دھوکہ نہیں کرتا اس کے بارے میں فرمایا کہ ایسا تاجر قیامت والے دن نبیوں صدیقوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

(۳۰) آیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ:۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔

لغات:۔ حدث باب تفعیل سے ماضی کا صیغہ ہے بیان کرنا، خبر دینا، از باب ن حُدُوْثاً کسی امر کا واقع ہونا۔ اَلْحَدَثُ نئی چیز، وضو یا غسل کی حاجت ہونا، جمع اَحْدَاث۔ **وعد** از باب ض وَعْداً مَوْعِداً وعدہ کرنا۔ **اخلف** باب افعال سے ہے وعدہ خلافی کی ہے، از باب س خَلَفاً بائیں ہتھا ہونا، بھینگا ہونا، بیوقوف ہونا **خلوف فم الصائم** روزہ دار کے منہ کی بو، از باب ن خَلْفَةً جانشین ہونا۔ **اوتمن** باب افتعال سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے، امین بنایا گیا، از کرم اَمَانَةً امانت دار ہونا، از ض اَمْناً اعتبار کرنا، از س اَمْناً مطمئن ہونا۔ **خان** از باب ن خَوْناً خِیَانَةً امانت میں خیانت کرنا اسی سے اَلْخَانُ بمعنی دوکان، سرائے، خان کی جمع خَانَاتٌ اور اسی سے ہے خُوَانٌ خِوَانٌ بمعنی دسترخوان، اس کی جمع ہے اَخْوِنَۃٌ۔

ترکیب:۔ آیۃ مضاف، المنافق مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، ثلث مبدل منہ، اذا کلمہ شرط، حدث فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، کذب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا شرط، وعد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اخلف فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ، واؤ عاطفہ، اذا شرط، اوتمن فعل، ھو ضمیر اس کا نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، خان فعل، ھو ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، جملہ معطوفہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا،

تشریح:۔ اس حدیث میں منافق کی تین بڑی نشانیاں ذکر کی گئی ہیں کہ جب بھی بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب بھی وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب بھی اپنے پاس امانت رکھتا ہے تو خیانت کرتا ہے:

سوال:۔ منافق اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ظاہری طور پر اسلام کا اقرار کرے اور دل میں کفر کو چھپائے ہوئے ہو معلوم ہوا کہ منافق مسلمان نہیں ہو سکتا تو جو جھوٹ بولنے والا ہے اور امانت میں خیانت کرنے والا ہے غرض گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا ہے وہ مسلمان نہیں۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ صرف کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہے کسی نہ کسی وقت میں جنت میں ضرور جائے گا۔

جواب:۔ گناہ کبیرہ کرنے والا شخص ایمان سے نہیں نکلتا بلکہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے یہاں جو گناہ ذکر کئے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنیوالا منافق جیسا ہو جاتا ہے۔

(۳۱) اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ

ترجمہ:۔ گناہ کبیرہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے اور جان کو قتل کرنا ہے اور جھوٹی قسم ہے۔

لغات:۔ الكبائر جمع ہے كَبِيْرَةٌ کی اس کا معنی ہے بڑا گناہ۔ **الاشراک** باب افعال کا مصدر اس کا مجرد باب س سے آتا ہے شَرَكاً شِرْكَةً شریک ہونا۔ **عقوق** از باب ن عُقُوْقاً نافرمانی کرنا۔ **الوالدین** ماں باپ اَلْوَلَدُ بچہ، مذکر، مونث دونوں پر بولا جاتا ہے۔ اَلْوَلِيْد پیدا شدہ بچہ اَلْمَوْلِدُ پیدائش کی جگہ مِيْلَادَ پیدائش کا وقت از باب ض لِدَةً وِلَادَةً جننا۔ **قتل** از باب ن قتلا مارڈالنا مفاعلہ مُقَاتَلَةً جنگ کرنا، اَلْقَتِيْل مقتول۔ **اليمين** قسم اس کی جمع اَيْمَانٌ اَيْمُنٌ آتی ہے اسی سے ہے يُمْنٰى دائیں طرف، دایاں عضو۔ **الغموس** صفت مشبہ کا صیغہ ہے از باب ض غَمْساً غوطہ لگانا اس کی جمع غُمُسٌ آتی ہے۔

ترکیب:۔ الکبائر مبتدا، الاشراک مصدر، ب حرف جار، لفظ اللہ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے مصدر کے، پھر یہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، عقوق الوالدین مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول،

واوٴ عاطفہ، قتل مضاف، النفس مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف ثانی، واوٴ عاطفہ، الیمین موصوف، الغموس صفت، دونوں مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں چند بڑے بڑے گناہ شمار کیے گئے ہیں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے دوسرا یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی کی جائے لیکن یہ نافرمانی تب ہوگی جب جائز کام میں ان کی بات نہ مانی جائے لیکن اگر کسی گناہ کا حکم کریں تو اس وقت ان کی بات ماننا حرام ہوگا۔

سوال:۔ کیا گناہ کبیرہ یہی ہیں جو اس حدیث میں بیان کیے گئے ہیں حالانکہ اس کے علاوہ بھی کبیرہ گناہ ہیں؟

جواب (۱) کبیرہ گناہ تو بہت زیادہ ہیں مگر جس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی س موقع پر اتنے بیان کرنا ہی مناسب تھے۔

جواب (۲) یہ بڑے گناہ ہیں جن کو اکبر الکبائر کہا جاتا ہے۔

(۳۲) اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ

ترجمہ:۔ نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ اس پر لوگ مطلع ہوں۔

لغات:۔ **حسن** خوبصورتی اور جمال، حسن کی جمع قیاس کے خلاف **مَحَاسِن** آتی ہے۔

حاک از باب ن حَوْکًا، تردد میں ڈالنا، کھٹکنا۔ **صدر** ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ، سینہ از باب ن، ض صَدْرًا مَصْدَرًا عَنْ مَکَانٍ واپس ہونا، تَصْدِیْر باب تفعیل واپس کرنا، آگے بڑھانا

تَصَدُّرٌ صدر مجلس میں بیٹھنا۔ **کراہت** از باب س کَرِہَ کُرْھاً کَرَاھَۃً ناپسند کرنا۔ **یطلع** باب افتعال اچانک آنا۔

ترکیب:۔ البر مبتداء، حسن الخلق مرکب اضافی ہوکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الاثم مبتدا، ما موصولہ، حاک فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، فی صدرک جار مجرور مل کر متعلق ہوئے حاک فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کرہت فعل با فاعل، ان مصدریہ، یطلع فعل، علیہ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یطلع فعل کے، الناس فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر کے مفعول بہ ہوا کرہت فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ نیکی کیا ہے تو حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ نیکی اخلاق کا اچھا ہونا ہے یعنی اخلاق رذیلہ سے دل بالکل صاف ہو اور اخلاق حمیدہ (اچھے اخلاق) سے دل آراستہ ہو یعنی اچھے اخلاق دل میں ہوں اور برے اخلاق دل سے نکال دیں تو نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے یعنی تردد اور شک پیدا ہو اور دل میں اطمینان نہ رہے کہ پتہ نہیں یہ کیسا کام ہے۔ اور دوسری علامت نیکی پہنچاننے کی یہ ہے کہ تو ناپسند سمجھے اس بات کو کہ لوگ مطلع ہوں، آگاہ ہوں تیرے کام پر اور وہ یہ کہیں کہ کیا کر رہا ہے۔

(۳۳) اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

ترجمہ:۔ مخلوق اللہ تعالیٰ کے متعلقین ہیں پس مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے متعلقین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

لغات:۔ **عیال** عَیِلٌ (بروزن جَیِّد) کی جمع ہے، گھر کے لوگ جن کا نان ونفقہ واجب ہو ازباب ض عَیلاً عَیلَۃً محتاج ہونا، اسی سے ہے العائل بمعنی محتاج جمع عَالَۃٌ۔

ترکیب:۔ الخلق مبتداء، عیال اللہ خبر، فاتفریعیہ، احب الخلق مبتداء، الی اللہ جار مجرور متعلق احب اسم تفضیل کے، من موصول، احسن فعل، ھو ضمیر فاعل، الی عیالہ جار مجرور متعلق ہوئے احسن فعل کے، فعل، فاعل، متعلق مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مخلوق اللہ تعالی کا کنبہ ہے اور اس کے متعلقین ہیں۔ اللہ تعالی کو وہی محبوب اور پیارا ہوگا جو اللہ کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ مخلوق میں جانور بھی آ جاتے ہیں یعنی صرف انسانوں سے اچھا سلوک کرنا مراد نہیں بلکہ حیوانوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔ انسان بہر حال اچھا سلوک کرنے میں مقدم ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے کہ جو گھر والوں کیساتھ اچھا سلوک کرے۔

(۳۴) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ترجمہ:۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ترکیب:۔ المسلم مبتداء، من موصولہ، سلم المسلمون فعل بافاعل، من حرف جار، لسانہ معطوف علیہ واؤ عاطفہ، یدہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے سلم فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں مطلب یہ ہے کہ کسی عضو سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ باقی رہا کہ یہاں تو صرف ہاتھ اور زبان کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر ایذا کیونکہ انہیں دو اعضاء سے ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر ان کا ذکر کر دیا پھر زبان کا ذکر پہلے اس وجہ سے کیا کہ زبان کیوجہ سے جو زخم ہوتا ہے جلدی ختم نہیں ہوتا دل میں بیٹھا رہتا ہے اور ہاتھ سے جو زخم ہوتا ہے وہ جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(۳۵) اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَاءِ هِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

ترجمہ:۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ محفوظ رہیں اپنے خونوں اور مالوں پر۔

لغات:۔ دِماءٌ جمع ہے دَمٌ کی، اس کا معنی خون، اس کی اصل دَمْیٌ یا دَمْوٌ. **اموال** جمع مال کی، از باب ن مَوْلاً مالدار ہونا، تفعیل تَمْوِیْلٌ مالدار بنانا۔

ترکیب:۔ المومن مبتداء، من موصولہ، امن فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، الناس فاعل موخر، علی حرف جار، دمائہم معطوف علیہ، اموالہم معطوف، دونوں مل کر مجرور ہوئے حرف جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے امن فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حقیقی وکامل مومن وہی ہے کہ جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ رہیں جس سے لوگ محفوظ نہ ہوں گویا کہ وہ حقیقی مومن نہیں ہے۔

(۳۶) وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَه فِیْ طَاعَةِ اللهِ

ترجمہ:۔ اور مجاہد وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔

لغات:۔ المجاهد باب مفاعلہ کا اسم فاعل ہے مُجَاهَدَةً جِهَاداً پوری طاقت صرف کرنا، از باب ف جُهْداً بہت کوشش کرنا، اَلْجِهَاد دین کی حفاظت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے، جنگ **طاعة** از باب ن اطاعت کرنا، فرمانبرداری کرنا۔

ترکیب:۔ المجاہد مبتدا، من موصولہ، جاہد فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، نفسہ مفعول بہ، فی طاعۃ اللہ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے جاہد کے، جاہد فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر خبر مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حقیقی مجاہد وہی ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا رہے، اللہ کی اطاعت میں ہر خواہش ں

کی اطاعت نہ کرے تمام لوگ نفس سے جہاد کرتے ہیں لیکن اللہ کی اطاعت میں نہیں بلکہ دنیا کے سامان کے حاصل کرنے میں اور کامیابی کے راستہ پر وہی ہے جو اللہ کی اطاعت میں جہاد کرتا ہے۔ اور اس کو مجاہد حقیقی اس لئے کہا گیا ہے کہ ایسی چیز کے حصول میں جہاد کرتا ہے جو اس وقت نظروں سے اوجھل ہے غائب ہے اور جو اس دنیا میں حاصل نہیں ہوسکتی یعنی ثواب۔

(۳۷) وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ

ترجمہ:۔ اور مہاجر وہ ہے جو چھوٹے اور بڑے گناہ چھوڑ دے۔

لغات:۔ الخطایا جمع ہے خَطِیْئَة کی، گناہ، از باب س خَطَأً غلطی کرنا، خَاطِیٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے غلطی کرنے والا۔

ترکیب:۔ المہاجر مبتدا، من موصولہ، ہجر فعل، ہو ضمیر اس کا فاعل، الخطایا معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، الذنوب معطوف، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حقیقی مہاجر وہی ہے کہ جس نے مکمل طور پر گناہ چھوڑ دیئے چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے لغت میں ہجرت ترک کو کہا جاتا ہے اور محبوب ہجرت وہی ہے جو اللہ کو راضی کر دے جس سے اللہ راضی ہو جائے چاہے وطن کو چھوڑنا پڑے یا کسی اور چیز کو چھوڑنا ہو اور وطن کو چھوڑنا گناہوں کے چھوڑنے سے زیادہ آسان ہے اس لئے ان کو چھوڑنے والے کو حقیقی مہاجر کہا گیا ہے۔ ایک صحابی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ **ای الھجرۃ افضل** یعنی کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا **ان تھجر ما کرہ ربک** یعنی وہ چیز چھوڑ دے جو تیرے رب کو ناپسند ہو۔

(۳۸) اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

ترجمہ:۔ گواہ دعوی کرنے والے پر ہیں اور قسم اس پر ہے جس پر دعوی کیا گیا ہے۔

لغات:۔ بینۃ دلیل وحجت گواہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے جمع بَیِّنَاتٌ بیان کا معنی ہے فصیح گفتگو، البین جدائی، ازض بَیَاناً تِبْیَاناً ظاہر ہونا، بان ازض بَیْناً بَیْنُوْنَۃً جدا ہونا۔ **المدعی** ادعاء کا اسم فاعل ہے اس کا معنی ہے حق یا باطل کا دعوی کرنا۔

ترکیب:۔ البینۃ مبتداء، علی جار، المدعی مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثابتۃ کے، ثابتۃ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الیمین مبتداء، علی حرف جار، المدعی صیغہ اسم مفعول، ضمیر مستتر ھو نائب فاعل، علی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتۃ کے، ثابتۃ اسم فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف پھر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں احکام شریعت کا ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز پر دعوی کرے گا کہ یہ میری ہے تو اس کے ذمہ ہوگا کہ وہ گواہ پیش کرے اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکا تو دوسرے شخص سے قسم لی جائے گی اور وہ چیز اسی کو دی جائے گی۔ مثلاً زید دعوی کرتا ہے کہ یہ سائیکل میری ہے، بکر کہتا ہے کہ سائیکل اس کی نہیں ہے۔ اب اگر زید کے پاس گواہ ہوئے تو قاضی اس کے حق میں فیصلہ کر دے گا ورنہ خالد سے قسم لے کر سائیکل اس کے حوالہ کر دے گا۔

سوال:۔ مدعی مدعی علیہ کا پتہ کیسے چلے گا کیونکہ ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرتا ہے کہ یہ چیز میری ہے؟

جواب:۔ جو چیز کا قابض ہوگا وہی مدعی علیہ اور منکر ہوگا۔ اس کے بر خلاف دوسرا مدعی کہلائے گا

(۳۹) اَلْمُؤْمِنُ مِرْأَۃُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ:۔ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے۔

لغات:۔ مِرْاٰۃٌ آئینہ، جمع مِرَاءٌ و مَرَایا، الرِّیَاءُ دکھلاوا، اَلرُّوْیَۃُ آنکھ یا دل سے دیکھنا۔

ترکیب:۔ المومن مبتداء، مراۃ مضاف، المومن مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے لئے شیشہ ہے اگر کسی مسلمان کو عیب میں دیکھو تو تمہیں چاہیے کہ وہ عیب اس سے دور کردو ایک مسلمان جب دوسرے کو عیب زدہ دیکھے تو اس کے عیب کو جہاں تک ہو سکے دور کرلے جس طرح شیشے کے اندر انسان اپنی شکل دیکھتا ہے تو جو چیز اس کو ناپسند ہوتی ہے اس کو اپنے چہرہ سے دور رکھتا ہے تو اسیطرح دوسرے مسلمان کے لئے بھی شیشہ بن کر رہنا چاہیے۔

(۴۰) اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَه‘ وَیَحُوْطُ مِنْ وَّرَائِهٖ

ترجمہ:۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے روکتا ہے اس سے اس کے نقصان کو اور حفاظت کرتا ہے اس کے پیچھے۔

لغات:۔ اخ بھائی، ساتھی، دوست تثنیہ اَخَوَان جمع اِخْوَۃٌ اسی سے اخت ہے بہن، جمع اخوات ازن بھائی یا دوست بننا۔ **یکف** ازن کَفًّا کَفَافَۃً رکنا، روکنا، لازم بھی ہے اور متعدی بھی ہے۔ کَافَّۃُ النَّاسِ سب لوگ۔ **ضیعتہ** جائیداد، ازض ضیعا ضائع ہونا، ہلاک ہونا، بیکار رہنا۔ **یحوط** ازن حَوْطًا نگرانی کرنا، حفاظت کرنا۔ **ورائہ** یہ ظرف مکان ہے پیچھے اور کبھی آگے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور علاوہ کے معنی میں بھی آتا ہے، قرآن پاک میں آتا ہے فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذٰلِکَ یعنی جو شخص اس کے علاوہ چاہے۔

ترکیب:۔ المومن مبتداء، اخو مضاف، المومن مضاف الیہ، دونوں ملکر خبر اول، یکف فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عن جار، ہ ضمیر مجرور، دونوں ملکر متعلق فعل کے، ضیعۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ

، دونوں ملکر مفعول ،فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یحوط فعل ،ھو ضمیر فاعل، من جار، وراء مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ثانی، المومن مبتداء اپنے دونوں خبروں سے ملکر جملہ خبر یہ ہوا۔

تشریح:۔ یہ حدیث اور پہلے والی حدیث ایک ہی موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائیں مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کو نقصان سے بچائے رکھتا ہے اور اس کی جائیداد کی بھی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ گھر پر نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے اس کے مال واسباب بیوی بچوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ کامل مسلمان کی شان بیان کی گئی ہے۔

(۱۴) اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُه‘ اِشْتَكٰى كُلُّه‘
وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُه‘ اِشْتَكٰى كُلُّه‘

ترجمہ:۔ مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ بیمار ہوتی ہے تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے اور اگر اس کا سر بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے۔

لغات:۔ **اشتکی** از باب ن شِکْوًا شِکَایۃ شکایت کرنا۔ از افتعال بیمار ہونا، الیہ اس کا صلہ ہو تو پھر شکایت کرنا، شکایت پہنچانا۔

ترکیب:۔ المومنون مبتداء، ک حرف جار، رجل موصوف، واحد صفت، موصوف صفت ملکر مجرور دونوں ملکر متعلق ہوئے کائنون کے، کائنون صیغہ اسم فاعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، کائنون اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا، ان حرف شرط، اشتکی فعل، عین مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اشتکی فعل کل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط و

جزا ملکر جملہ شرطیہ مبینہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان حرف شرط، اشتکی فعل، راسہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اشتکی فعل، کل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ مبینہ ہوا۔

تشریح:۔ تمام مسلمان ایک آدمی کے اعضاء کی طرح ہیں ظاہر میں تو یہ جملہ خبریہ ہے مگر جملہ انشائیہ کے معنی میں ہے مطلب یہ ہوگا کہ سارے مسلمان ایک آدمی کے اعضاء کی طرح ہو جاؤ جب کسی آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو اس کا اثر سارے جسم کو پہنچتا ہے یعنی سارا جسم تکلیف والا ہوتا ہے۔ اس طرح اگر انسان کے سر میں تکلیف ہو تو اسکا اثر بھی سارے جسم پر پڑتا ہے تو اس طرح ایک مسلمان کو اگر تکلیف ہو تو سب پر اس کا اثر ہونا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرنا چاہیے۔

(۴۲) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ

ترجمہ:۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم میں سے ایک کو اس کی نیند اور اس کے کھانے اور اس کے پینے سے پس جب پورا کرلے تم میں سے کوئی ایک اپنی حاجت کو اس کے طریقہ سے پس چاہیے کہ جلدی کرے اپنے گھر کی طرف۔

لغات:۔ **السفر** از ن سَفَراً سفر کے لئے روانہ ہونا اَلسُّفْرَۃ مسافر کا کھانا، زاد سفر، اسی سے ہے السفر بڑی کتاب، جمع اسفار **قطعہ** چیز کا حصہ جمع قِطَعٌ از ف قَطْعاً کاٹنا، جدا کرنا۔ **العذاب** ہر وہ چیز جو انسان کے لئے باعث مشقت ہو، جمع اَعْذِبَۃ از باب ض عَذْباً سخت پیاس کی وجہ سے کھانا چھوڑ دینا، از باب کرم عَذُوبَۃً میٹھا، خوشگوار ہونا۔ **یمنع** از باب ف روکنا۔ **نومہ** از باب ف نَوْماً وَنِیَاماً اونگھنا یا سونا، النوم نیند۔ **شرابہ** الشراب ہر ایک پینے کی چیز، جمع اَشْرِبَۃ از س پینا۔ **قضی** از باب ض پورا کرنا۔ **نہمتہ** حاجت، کسی چیز کی خواہش۔ **فلیعجل** از باب س

عَجَلًا و عَجَلَۃً جلدی کرنا، العاجل جلد باز۔

ترکیب:۔ السفر مبتداء، قطعۃ موصوف، من حرف جار، العذاب مجرور، دونوں ملکر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھی ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت ملکر خبر اول، یمنع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، احد مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول اول، نوم مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، طعام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، واؤ عاطفہ، شرابہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مفعول ثانی، یمنع فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فاء تفریعیہ، اذا کلمہ شرط، قضی فعل، احد مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل، نہمۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول، من حرف جار، وجہ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے قضی کے، قضی فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، فا جزائیہ، لیعجل فعل امر، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، اھل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ سفر ایک تکلیف کی چیز ہے کیونکہ سفر میں انسان کی جو طبعی ضرورتیں ہین وہ پوری نہیں ہوتیں نہ نیند پوری ہوتی ہے۔ اور نہ مزاج کے مطابق کھانا ملتا ہے۔ اسیطرح بعض اوقات سواری نہیں ملتی اگر مل جائے تو کبھی سیٹ کا مسئلہ ہوتا ہے اس لئے فرمایا جب سفر سے مقصود جو چیز تھی حاصل ہوگئی تو پھر جلدی اپنے گھر لوٹ آنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوع آخر منہا

ترکیب:۔ نوع موصوف، آخر اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، ھا مجرور دونوں ملکر متعلق ہوئے آخر اسم تفضیل کے، آخر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت ملکر خبر ہوئی مبتداء محذوف ہذا کی، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴۳) قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

ترجمہ:۔ لوٹنا جہاد سے جہاد کی طرح ہے۔

لغات:۔ **قفلۃ** از باب ن، ض **قَفْلاً قُفُوْلاً** سفر سے لوٹنا، واپس ہونا، اسی سے قافلہ ہے بمعنی کارواں، سفر سے لوٹنے والے۔ **غزوۃ** از ن غزوا جہاد کے لئے نکلنا۔

ترکیب:۔ قفلۃ نکرہ مخصوصہ مبتداء، ک حرف جار، غزوۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنۃ کے، کائنۃ اپنے فاعل ضمیر مستتر ھی اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مجاہد جب جہاد سے واپس ہوتا ہے تو اس کو ایسے اجر ملتا ہے جیسے جانے کے وقت اجر ملتا ہے واپس ہونے کے وقت یہ نہ سمجھے کہ اب اس کے ثواب سے محروم ہو گیا ہے۔

(۴۴) مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

ترجمہ:۔ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

لغات:۔ **مطل** از ن **مَطْلاً** ٹال مٹول کرنا۔ **الغنی** مالدار جمع اغنیاء۔

ترکیب:۔ مطل مضاف، الغنی مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، ظلم خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ایک آدمی نے کسی سے قرض لیا پھر امیر ہو گیا لیکن قرض خواہ کو قرضہ واپس نہیں کرتا وہ مانگتا ہے تو یہ ٹال مٹول سے کام لیتا ہے آج دوں گا کل دوں گا ایسا کرنا یہ ظلم ہے۔

(۴۵) سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمْ

ترجمہ:۔ سفر میں قوم کا سرداران کا خادم ہے۔

لغات:۔ سَیِّدٌ کا معنی سردار، سَیِّدٌ بھی ایک لغت ہے، از باب نصر سِیَادَۃً شریف ہونا، بزرگ ہونا، سردار ہونا از س سَوَدًا کالا ہونا۔ **خادمھم** از باب ض، ن خِدْمَۃً خدمت کرنا جمع خُدَّامٌ، استخدام از استفعال خادم بنانا۔

ترکیب:۔ سید مضاف، القوم مضاف الیہ، دونوں ملکر ذوالحال، فی حرف جار، السفر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، کائنا اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر حال، ذوالحال حال ملکر مبتداء، خادم مضاف، ھم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قوم کے سردار کو چاہیے کہ سفر میں قوم کی خدمت کرے اسی طرح جماعت کے امیر کو چاہیے کہ سفر میں اپنے لوگوں کی خدمت کرے بعض علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو سفر میں خدمت کریگا وہی ان کا سردار ہوگا

(۴۶) حُبُّکَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ

ترجمہ:۔ کسی شے سے تیرا محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔

لغات:۔ یعمی باب افعال میں سے ہے اندھا کرنا از س عَمًی اندھا ہونا، الاعمی اندھا، جمع عُمْیٌ عُمْیَانٌ. **یصم** از افعال بہرا کرنا، از باب س صَمًّا بہرا ہونا صفت اَصَمُّ آتی ہے جمع صُمٌّ

ترکیب:۔ حب مصدر مضاف، ک ضمیر فاعل، مضاف الیہ، الشئی مفعول بہ، مصدر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مبتداء، یعمی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، واؤ عاطفہ، یصم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بواسطہ

عطف خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جب کسی چیز سے انسان محبت کرتا ہے تو پھر اس کی نظر اس کے عیوب میں نہیں ہوتی اپنے محبوب کے عیوب سے اپنے آپ کو اندھا کر دیتا ہے اس کا کوئی عیب اس کو نظر نہیں آتا اور نہ ہی اپنے محبوب کی کوئی برائی سنتا ہے کہ اس سے بھی اپنے کو بہرا بنا دیتا ہے۔

(۴۷)طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ:۔ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

لغات:۔ **فریضۃ** بمعنی مفروضہ از ض فرض کرنا، معین کرنا۔

ترکیب:۔ طلب مصدر مضاف، العلم مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، فریضۃ بمعنی مفروضہ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، علی حرف جار، کل مضاف، مسلم مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مفروضۃ کے، مفروضۃ صیغہ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ہر مسلمان پر چاہے مرد ہو یا عورت اتنے مسائل جاننے ضروری ہیں جن کی زندگی گزارنے میں اس کو ضرورت ہوتی ہے چوبیس گھنٹے میں پیش آنے والے مسائل کا حل ہو سکے۔ اس حدیث میں اگرچہ مسلمہ کا لفظ نہیں ہے اور صحیح احادیث میں یہ ثابت نہیں البتہ مراد ضرور ہے۔ کہ جیسے مرد پر مسائل کا سیکھنا فرض ہے اسیطرح عورت پر بھی پر فرض ہے۔

(۴۸)مَاقَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى

ترجمہ:۔ جو چیز کم ہو اور پوری ہو جائے بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

لغات:۔ **کفی** از ض کِفَایَۃً کافی ہونا۔ **الھی** از افعال غافل کرنا، قرآن پاک میں ہے الھاکم التکاثر از ن لہوا کھیلنا، از س محبت کرنا۔

ترکیب:۔ ما موصولہ، قل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کفی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، دونوں ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ ملکر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفصیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، ما موصولہ، کثر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الھی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خیر کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو چیز یا مال تھوڑی مقدار میں ہو اور اس سے گزارہ چل جائے تو یہ اس مال سے بہتر ہوتا ہے جو مقدار میں زیادہ ہو لیکن اللہ تعالی کی یاد سے غفلت میں ڈالنے والا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ تھوڑے مال پر قناعت کرنی چاہیے صبر کرنا چاہیے جس کے پاس مال زیادہ ہوتا ہے اس کو سکون حاصل نہیں ہوتا پھر اس کے بڑھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

(۴۹) اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ

ترجمہ:۔ خوابوں میں سے زیادہ سچا سحری کے وقت کا خواب ہے۔

لغات:۔ **الرویا** خواب، جمع روی۔ **الاسحار** جمع ہے سحر کی، صبح صادق، ساحر جادوگر، جمع سحرۃ

ترکیب:۔ اصدق مضاف، الرویا مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، با حرف جار، الاسحار مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ صبح سحری کے وقت جو آدمی خواب دیکھتا ہے وہ سب سے زیادہ سچا ہوتا ہے لیکن قطعی اور حجۃ پھر بھی نہیں ہوتا کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو خواب شریعت کے کسی بھی اصول کے خلاف ہو اگرچہ سحری کیوقت کیوں نہ دیکھا اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۵۰) طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ

ترجمہ:۔ حلال کمائی طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔

لغت:۔ کسب از ض کمانا اسی سے ابو کاسب ہے یعنی بھیڑیا۔ الحلال جائز از باب ن حلّا کھولنا از ض حلّا، حَلَلا، حُلو لا اترنا۔

ترکیب:۔ طلب مضاف، کسب مضاف، الحلال مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا طلب مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتداء، فریضۃ موصوف، بعد مضاف، الفریضہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا کائنۃ محذوف کا، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، فریضۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جیسے نماز روزہ فرض ہے اسی طرح حلال کمائی حاصل کرنا بھی ایک فرض ہے لیکن یہ اس شخص کے لئے ہے جس کے لئے کوئی اور کمائی کرنے والا نہ ہو اگر اس کے لئے اور کوئی کمائی کرنے والا ہے تو اس شخص کے لئے علیحدہ کمائی کرنا فرض نہیں ہے۔

(۵۱) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

ترجمہ:۔ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے۔

لغات:۔ تعلم از تفعل سیکھنا اور از تفعیل علم سکھانا **القران** مصدر ہے باب نصر و فتح سے قرائۃ پڑھنا۔

ترکیب:۔ خیر مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، من موصولہ، تعلم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، القرآن مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، علم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف، معطوف

معطوف علیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ضرورت دین پر عمل کرنے کے لئے قرآن کو سیکھنا فرض عین ہے مثلاً صحیح تلفظ کے ساتھ نماز میں پڑھنا فرض عین ہے قرآن سیکھ کر آگے دوسروں کو سکھانا بھی فرض کفایہ ہے یعنی عالم بننا فرض کفایہ ہے قرآن یاد کرنا اور حفظ کرنا فرض نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

(۵۲) حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ:۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

ترکیب:۔ حب مضاف، الدنیا مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء راس مضاف کل مضاف، خطیئۃ مضاف الیہ سب ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ آدمی سے جو گناہ ہوتا ہے اس کا سبب دنیا کی محبت ہی ہوتی ہے دنیا کے معنی یہ ہیں کہ جو چیز اللہ تعالی سے غافل کر دے اور ہر گناہ اللہ تعالی سے غفلت کے بعد ہوتا ہے اور غافل کرنے والی دنیا ہے تو معلوم ہوا کہ ہر گناہ کا سبب دنیا ہی ہے۔

(۵۳) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ

ترجمہ:۔ سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال اللہ کے ہاں ہمیشہ والے اعمال ہیں اگر چہ وہ تھوڑے ہوں

لغت:۔ **ادومھا** از باب ن دَوْمًا، دَوَامًا ہمیشہ رہنا، ادوم صیغہ اسم تفضیل کا ہے۔

ترکیب:۔ احب صیغہ اسم تفضیل مضاف، الاعمال مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے صیغہ اسم تفضیل احب کے، احب اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مبتداء، ادوم صیغہ اسم تفضیل مضاف، ھا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ تعالی کے ہاں پسندیدہ وہ اعمال ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ مقدار میں تھوڑے ہوں بنسبت ان اعمال کے کہ ہوں تو زیادہ مقدار میں لیکن کبھی کبھی انکو کیا جائے، مثلا ایک آدمی ایک دن میں پانچ پارے تلاوت کرتا ہے پھر چھوڑ دیتا ہے دوسرا آدمی روزانہ ایک پاؤ پڑھتا ہے اس میں ناغہ نہیں کرتا تو یہ پاؤ جس پر ہمیشگی کی جائے اللہ تعالی کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔

(۵۴) اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا

ترجمہ:۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو پیٹ بھر دے کسی بھوکے کا۔

لغات:۔ تشبع باب افعال سے ہے اشباعا کسی کا شکم سیر کرنا، از باب س **شَبَعا** شکم سیر ہونا۔ **کبد** جگر کلیجہ، پہلو، مذکر و مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جمع اکباد۔ **جائعا** از باب ن جُوْعًا بھوکا ہونا، جائع اسم فاعل کا صیغہ ہے جمع جِیْعَانٌ۔

ترکیب:۔ افضل اسم تفضیل مضاف، الصدقۃ مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، ان مصدریہ، تشبع فعل مضارع، انت ضمیر مستتر فاعل، کبدا موصوف، جائعا صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ صدقہ کی کئی قسمیں ہیں لیکن سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کا پیٹ بھرا جائے اسی طرح صدقہ کے کئی مستحق ہوتے ہیں مگر سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو بھوکا ہو اور لوگوں سے مانگتا نہ ہو۔

(۵۵) مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا

ترجمہ:۔ دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حریص کہ اس سے پیٹ نہیں بھرتا اور ایک دنیا

کا حریص کہ اس سے پیٹ نہیں بھرتا۔

لغات:۔ منھوم از باب س نَھَماً حریص ہونا۔ منہوم بالمال اس شخص کو کہتے ہیں جو مال کا انتہائی حریص ہو۔

ترکیب:۔ منہو مان (نکرہ مخصوصہ) مبتداء، لایشبعان فعل مضارع، ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر مفسر، منہوم صیغہ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فی حرف جار، العلم مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا منہوم کے، منہوم اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مبتداء، لایشبع فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے لایشبع کے، لایشبع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر خبر ہوا احدہا مبتداء محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر معطوف علیہ (وھکذا الجملۃ الثانیۃ) معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر تفسیر، مفسر تفسیر ملکر جملہ تفسیر یہ ہوا۔

تشریح:۔ دو لالچی ایسے ہیں کہ ان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ ایک علم کا لالچی وہ چاہتا ہے کہ میں اور علم حاصل کروں جتنا علم حاصل کریگا اتنا اور زیادہ شوق بڑھے گا اسی لئے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ علم ماں کی گود سے قبر تک حاصل کرو۔ اسی طرح دوسرا لالچی دنیا کا ہے چاہے جتنی دنیا حاصل کر لے دل چاہتا ہے کہ مزید حاصل کروں کبھی حرص پوری نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ انسان کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے ورنہ اسکی لالچ کبھی ختم نہیں ہوتی۔

(٥٦) اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

ترجمہ:۔ افضل جہاد اس شخص کا جہاد ہے جو ظالم بادشاہ کے پاس حق بات کہے۔

لغات:۔ سلطان اس کے کئی معانی آتے ہیں (١) دلیل وحجت (٢) قدرت (٣) اقتدار (۴) بادشاہ اس کا مادہ سلط ہے از باب ک، س سَلَاطَةً زبان دراز ہونا۔ **جائر** از باب ن اسم فاعل کا صیغہ ہے جَوْرًا، ظلم کرنا، اسی سے ہے اَلْجِوَار پڑوس، جارٌ بمعنی پڑوسی۔

ترکیب:۔ افضل صیغہ اسم تفضیل مضاف، الجہاد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، من موصولہ، قال فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، کلمۃ مضاف، حق مضاف الیہ، دونوں ملکر مقولہ، عند مضاف، سلطان موصوف، جائر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مقولہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ہوا جہاد محذوف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ بادشاہ کے سامنے حق بات کہنی بڑی مشکل ہوتی ہے اکثر آدمی ایسی جرات نہیں کرتے اس لئے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔

(۵۷) لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا

ترجمہ:۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح کو جانا یا ایک شام کو جانا دنیا اور اس کے اندر کی نعمتوں سے بہتر ہے

لغات:۔ غدوۃ از باب ن غُدُوًّا صبح کو جانا، صابر کے معنی میں بھی آتا ہے اور صبح کو غدوۃ کہتے ہیں۔ روحۃ از باب ن رواحا شام کے وقت جانا۔

ترکیب:۔ ل ابتدائیہ، غدوۃ موصوف، فی حرف جار، سبیل مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنۃ مقدر کے، کائنۃ اپنے فاعل ھی اور متعلق سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف علیہ، او عاطفہ، روحۃ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، الدنیا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ما موصولہ، فی حرف جار ھا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت مقدر کے، ثبت فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اسم تفضیل خیر کے، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء لغدوۃ کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ایک صبح اور ایک شام اللہ کے راستہ میں لگا دینا اس کا ثواب دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ دنیا کی نعمتیں زائل ہونے والی ہیں فنا ہونے والی ہیں لیکن اللہ کے راستہ میں نکلنے کا جو ثواب ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اس کے اندر کوئی فنا نہیں ہے۔

(۵۸) فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

ترجمہ:۔ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔

لغات:۔ فقیہ بمعنی عالم علم فقہ جاننے والا جمع فقہاء، از باب س فَقَها از ک فَقَاهَةً سمجھنا فقیہ ہونا ۔ تَفَقَّهَ فقیہ ہو گیا۔ **عابد** از باب ن عبادت کرنا جمع عَبِيْد ۔**الشیطان** جمع شیاطین از باب ن شَطَنًا مخالفت کرنا، دور کرنا۔

ترکیب:۔ فقیہ موصوف، واحد صفت، دونوں ملکر مبتداء، اشد اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، علی حرف جار، الشیطان مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول ہوا اشد کا، من حرف جار، الف ممیّز مضاف، عابد تمیز مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر اشد کا متعلق ثانی، اشد اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر خبر مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ہزار عابد شیطان پر اتنے بھاری نہیں ہوتے جتنا کہ ایک فقیہ ہوتا ہے شیطان کیلئے عابدوں کو پھسلانا آسان ہے وجہ یہ ہے کہ جو فقیہ ہوتا ہے اس کو علم ہوتا ہے کہ شیطان اپنے جال میں کس طرح لوگوں کو پھنساتا ہے اس لئے اس کے جال میں وہ نہیں پھنستا بخلاف عابد کے کہ وہ بیچارہ عبادت میں لگا رہتا ہے اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ شیطان اس طریقہ سے پھسلائے گا۔

(۵۹) طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

ترجمہ:۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے پایا اپنے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار۔

لغات:۔ طوبی خوشخبری، سعادت، رشک از باب ض طِيْبًا اچھا ہونا، طَابَ عَيْشُهٗ، آرام میں

ہونا، طوبیٰ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اطیب کا مونث ہے۔ **صحیفۃ** ورق، لکھا ہوا کاغذ، مراد نامہ اعمال جمع صَحَائِفُ، صُحُفُ اسی سے مُصْحَفٌ ہے قرآن پاک کو کہتے ہیں جمع مَصَاحِفُ **استغفار** باب استفعال کا مصدر ہے گناہ کی بخشش مانگنا از باب ض، س چھپانا اسی سے الغفار، الغفور بہت بخشنے والا۔

ترکیب:۔ طوبیٰ مبتداء، ل حرف جار، من موصولہ، وجد فعل معروف، ہو ضمیر مستتر فاعل، فی حرف جار، صحیفۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق وجد فعل کے استغفارا موصوف، کثیرا صفت، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنۃ مقدر کے، کائنۃ اپنے فاعل ھی اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جب یہ شخص مرے گا اور نامہ اعمال دیکھے گا تو اس وقت اس کو بہت خوشی ہوگی اسی وجہ سے ہمارے لئے بھی خوشی حاصل کرنے کا موقع ہے کہ ہم زیادہ استغفار کریں۔ آنحضرت ﷺ روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتے تھے یہ صرف ہم کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا ورنہ آپ ﷺ کو استغفار کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

(۶۰) رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَ سَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

لغات:۔ **رِضَى** یہ مصدر ہے باب سمع سے اسی طرح رِضْوَانًا بھی مصدر آتا ہے خوش ہونا، اَلرِّضَا رضا مندی۔ **سخط** از باب س سَخَطًا ناراض ہونا، غصہ ہونا۔

ترکیب:۔ رضی مضاف ، الرب مضاف الیہ ، دونوں ملکر مبتداء ، فی حرف جار ، رضی مضاف ، الوالد مضاف الیہ ، دونوں ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائن مقدر کے ، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر ، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، سخط مضاف ، الرب مضاف الیہ ، دونوں ملکر مبتداء ، فی جار ، سخط مضاف ، الوالد مضاف الیہ ، دونوں ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائن مقدر کے ، کائن اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر ، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ تعالی اس وقت راضی ہوتے ہیں جب ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی ہوں اور حقوق العباد کو بھی ادا کیا جائے ، خاص طور پر والدین کو راضی کیا جائے ان کے حقوق ادا کئے جائیں ، یہاں صرف والد کا ذکر ہے والدہ کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کو راضی کرنے میں بھی اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے جب والد کا ذکر کیا تو والدہ کا ذکر بھی تبعا آ جائیگا۔

(۶۱) حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

ترجمہ:۔ بڑے بھائی کا حق چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے والد کا حق اپنی اولاد پر ہے۔

لغات:۔ **حق** کے کئی معانی آتے ہیں سچائی ، یقین ، انصاف ، دوست ، حق کی جمع حُقُوْقٌ ہے۔ از باب ن ، ض ، س ثابت ہونا واجب ہونا۔ **کبیر** بڑا جمع کبار ، کبیر اللہ تعالی کے اسماء حسنی میں سے ہے۔ الکبیرۃ کبیر کا مونث ہے بڑا گناہ جمع کبیرات ، کبائر ، از س کَبَرًا عمر رسیدہ ہونا ، از ن کَبَرًا فلانا بالسن کسی سے بڑا ہونا (عمر میں)

ترکیب:۔ حق مضاف ، کبیر مضاف ، الاخوۃ مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا ، دونوں ملکر ذو الحال ، علی حرف جار ، صغیر مضاف ، ھم مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنا مقدر کے ، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر اور متعلق سے ملکر حال ، ذو الحال حال ملکر مبتداء ، حق مضاف ، الوالد مضاف الیہ ، مضاف

مضاف الیہ ملکر ذوالحال، علی حرف جار، ولد مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ دونوں ملکر مجرور جار مجرور متعلق ہوئے کائنا مقدر کے، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر حال، ذوالحال حال ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ بڑے بھائی کو چاہئے کہ چھوٹے بھائی کا اس طرح خیال رکھے جیسے باپ بیٹے کا خیال رکھتا ہے کہ تربیت وغیرہ کرتا ہے اسی طرح چھوٹے بھائی کو بھی چاہئے کہ بڑے بھائی کا ایسے احترام کرے جس طرح باپ کا احترام کیا جاتا ہے۔

(٦٢) کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ

ترجمہ:۔ تمام اولاد آدم گناہ گار ہیں اور بہترین گناہ گار خوب توبہ کرنے والے ہیں۔

لغات:۔ آدم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کا اسم گرامی ہے اس کے معنی گندمی رنگ کے ہیں از باب ض، س، ک گندمی رنگ والا ہونا، اسی سے ہے ادام بمعنی سالن۔ **خطاء** مبالغہ کا صیغہ ہے بہت گناہ کرنے والا از باب س خَطَأٌ غلطی کرنا، خاطی، مخطی غلطی کرنے والا۔

ترکیب:۔ کل مضاف، بنی مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہو مضاف اول کا، دونوں ملکر مبتداء، خطاء خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، خیر مضاف، الخطائین مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، التوابون خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ہر انسان سے کوئی نہ کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے لیکن سب سے بہتر غلطی کرنے والے وہ ہیں جو اس کے بعد توبہ کرتے ہیں حقیقت توبہ گزشتہ پر ندامت فی الحال گناہ سے پرہیز اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ۔ البتہ اگر ایسا گناہ کیا ہے جس کا تعلق بندوں کے ساتھ ہے تو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوگا جب تک صاحب حق سے معاف نہ کروائے۔

(٦٣) كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاءُ وَ كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ

ترجمہ:۔ بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ نہیں ان کے لئے ان کے روزوں سے مگر پیاس اور بہت سے کھڑے ہونے والے ایسے ہیں کہ نہیں ان کے لئے ان کے کھڑے ہونے سے مگر جاگنا

لغات:۔ الظماء پیاس از باب س ظَمَاً پیاسا ہونا۔ **السھر** شب بیداری از باب س سَهُراً ساری رات جاگنا، ساہر اور سہران جاگنے والے کو کہتے ہیں۔

ترکیب:۔ کم ممیز مضاف، من زائدہ، صائم تمیز مضاف الیہ، ممیز تمیز ملکر مبتدا، لیس فعل از افعال ناقصہ، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول ہوا کائنا مقدر کا، من حرف جار، صیام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر خبر ہوا لیس کی، الا حرف استثناء لغو، الظماء لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، وکم من قائم الخ (بحسب ترکیب سابق) معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ روزہ اخلاص کے ساتھ نہیں رکھتے یعنی اللہ کی رضاء مقصود نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کو دکھلانا مقصود ہوتا ہے ایسے روزے دار کو کوئی ثواب حاصل نہیں ہوگا بس پیاس ہی اس کے لئے ہوگی اسی طرح ایک آدمی رات کو قیام کرتا ہے یہاں بھی مقصود اللہ کی رضاء نہیں ہے لوگوں کو دکھلانا مقصود ہے تو کوئی اجر و ثواب نہیں دیا جائیگا۔ اس کے لئے بھی صرف جاگنا ہوگا۔

(٦٤) مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

ترجمہ:۔ انسان کے اسلام کی خوبی میں سے ہے اس چیز کا چھوڑنا جو اسے نفع نہ دے۔

لغات:۔ ترکہ ترک مصدر ہے از باب ن تَرْكًا چھوڑنا اسی سے ہے الترکۃ چھوڑی ہوئی چیز۔

یعنیہ از باب ض عِنَایَۃ مشغول ہونا۔

ترکیب:۔ من حرف جار، حسن مضاف، اسلام مضاف، المرء مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حسن مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، ترک مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ فاعل، ما موصولہ، لا یعنی مضارع منفی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصولہ صلہ ملکر مفعول بہ ہوا مصدر کا، مصدر مضاف اپنے فاعل ضمیر اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مبتداء موخر، مبتداء موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ آدمی کے اسلام میں خوبی اس وقت آئیگی جب فضول لایعنی باتوں کو چھوڑ دے اسی طرح فضول کام کو چھوڑ دے یا فضول سوچ ہو تو اس کو بھی ترک کر دے یعنی ہر بلا مقصود کام کو ترک کر دے۔

(۶۵) اَلا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ

ترجمہ:۔ خبردار تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم سب اپنی نگرانی کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔

لغات:۔ راع اسم فاعل چرواہا۔ نگران۔ جمع رُعاۃ، رعاء مونث کے لئے راعیۃ، از باب ف رَعیا مویشی کا گھاس چرنا، یا چرانا۔ الرعیۃ کسی حاکم کے ماتحت رعایا۔

ترکیب:۔ الا حرف تنبیہ، کل مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، راع خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کل مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، مسئول صیغہ اسم مفعول، ہو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، عن جار، رعیۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوا مسئول کے، مسئول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ ہر آدمی محافظ اور نگہبان ہوتا ہے جہاں تک اس کی نگرانی ہوتی وہاں تک اس کے بارے میں آنے سے پوچھ گچھ ہوگی ہر ایک کی کوئی نہ کوئی ذمہ داری ہوتی ہے تو قیامت والے دن سوال ہوگا کہ کسنے اپنی ذمہ داری کا خیال کیا تھا کس نے نہیں کیا تھا۔

(٦٦) اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا

ترجمہ:۔ شہروں کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں اللہ کے ہاں مسجدیں ہیں اور شہروں کی سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں ان شہروں کے بازار ہیں۔

لغات:۔ ابغض بہت ناپسندیدہ از باب ن، ک، س بَغَاضَۃً دشمنی کرنا، مبغض دشمنی رکھنے والا۔ **اَسْوَاقٌ** جمع سُوْقٌ کی ہے بمعنی بازار، مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہے۔

ترکیب:۔ احب صیغہ اسم تفضیل مضاف، البلاد مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے احب صیغہ اسم تفضیل کے، احب مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مبتداء، مساجد مضاف، ھا ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ابغض صیغہ اسم تفضیل مضاف، البلاد مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، دونوں ملکر متعلق ہوئے ابغض کے، ابغض صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مبتداء، اسواق مضاف ھا مضاف الیہ، دونوں ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ سب جگہوں سے زیادہ پیاری جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں کیونکہ ان میں انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے نیکی کا ماحول ہوتا ہے اور جگہوں میں سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں کیونکہ ان میں طرح طرح کے گناہ ہوتے ہیں، نیز مساجد رحمت اور فرشتوں کی جگہیں ہیں اور بازار غضب اور شیطان کی جگہیں ہیں؛۔

(٦٧) اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ

ترجمہ: ۔ تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔

لغات: ۔ **وحدة** تنہائی، جمع وحدات ایک ہونا، اکیلا ہونا۔ **جلیس** ہم نشین ۔ **السوء** برائی، رجل سوء برا آدمی۔

ترکیب: ۔ الوحدة مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، جلیس مضاف، السوء مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خیر اسم تفضیل کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ، الجلیس موصوف، الصالح صفت، دونوں ملکر مبتداء، خیر اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، الوحدة مجرور، جار مجرور ملکر متعلق خیر کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح: ۔ اس حدیث کا شان ورود یہ ہے کہ عمران راوی فرماتے ہیں کہ میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو مسجد میں پایا، مسجد میں کالا کمبل اوڑھ کر اکیلے بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا، اے ابوذر کیا بات ہے اکیلے کیوں بیٹھے ہو اس پر ابوذر غفاری نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تنہائی بہتر ہوتی ہے بری صحبت سے اور نیک صحبت بہتر ہوتی ہے تنہائی سے۔

(٦٨) وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ

ترجمہ: ۔ اچھی بات بتانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بری بات بولنے سے۔

لغات: ۔ **املاء** مصدر ہے، بول کر لکھوانا، گفتگو کرنا از باب ن، س ملا، ملالا تنگ دل ہونا، **السکوت** از باب ن سکتا خاموش ہونا۔ **الشر** خیر کا مقابل برائی، جمع شرور از باب ن، ض، س

شرا، شرارت کرنا، شریر ہونا، شریر شرارت کرنے والا جمع اشرار۔

ترکیب:۔ واؤ استینافیہ، املاء مضاف، الخیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، السکوت مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خیر کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، السکوت مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، املاء مضاف، الشر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خیر کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ خاموش رہنے سے بہتر یہ ہے کہ آدمی کوئی خیر کی بات کہے یا لکھوائے اس میں وقت کا ضائع ہونا نہیں ہے بلکہ ثواب ہی ثواب ہے جتنا الفاظ لکھوائے گا اتنا ہی ثواب ملے گا ہاں البتہ اگر بری بات لکھوانی ہے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ خاموش رہے۔

(۶۹) تُحۡفَةُ الۡمُؤۡمِنِ الۡمَوۡتُ

ترجمہ:۔ مسلمان کا تحفہ موت ہے۔

لغات:۔ تحفة بمعنی ہدیہ قیمتی چیز، جمع تحائف آتی ہے، از باب افعال ہدیہ کرنا، تحفہ پیش کرنا۔

ترکیب:۔ تحفۃ مضاف، المومن مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، الموت خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ موت مسلمان کا تحفہ ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اگر موت نہ آئے تو جنت کی طرف وصول نہیں ہو سکتا لہذا مومن کو جنت میں داخل کرنے سے پہلے ایک تحفہ دیا جاتا ہے ویزے کے طور پر جب مسلمان جنت کا ویزا حاصل کر لیتا ہے تو پھر جنت میں جا سکتا ہے۔ (وہ ویزہ موت کا تحفہ ہے)

(۷۰) یَدُاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ

ترجمہ:۔ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

ترکیب:۔ ید مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، علی جار، الجماعۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، کائنۃ اپنے متعلق اور فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مکمل حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے اور اللہ کا ہاتھ (امداد) جماعت پر ہے اور جو الگ ہو جماعت سے وہ الگ ہوگا جہنم میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجموعہ امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی ہاں جو حق سے اعراض کرے گا باطل فرقہ بن جائیگا۔

(۷۱) کُلُّ کَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ

ترجمہ:۔ انسان کی ہر بات اس پر وبال ہے اس کے لئے نافع نہیں سوائے اچھائی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے اور ذکر اللہ کے۔

لغات:۔ **کلام** از باب ن، ض **کَلْماً** بمعنی زخمی کرنا اسی سے کلمہ ہے، جمع کلمات **معروف** ہر نیک کام اس کا مقابل منکر ہے، برا کام۔ **امر** از باب ن اَمْراً ، اَمَاراً، حکم دینا، از باب س، ک اَمَراً اِمَارا، امیر ہونا، امیر قوم کا سردار **معروف** مشہور، احسان، از باب ض پہچاننا، از باب ک چوہدری ہونا، معرفۃ حقیقت کو پالینا۔ اَعْرَاف جنت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ۔ **نھی** از باب ض روکنا، **النھی** نہیہ کی جمع ہے عقل۔ **منکر** وہ قول یا فعل جو اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف ہو جمع منکرات و مناکر از باب س، ک نَکَراً نَکَارۃً کسی چیز سے ناواقف ہونا، النُّکر سخت برا کام۔

ذکــر شہرت، تعریف، دعا، از باب ن اللہ تعالیٰ کی پاکی و بزرگی بیان کرنا، **ذُکــر** یادداشت، ذِکریٰ، یاددہانی، ذَکَر مرد، ذَکَرٌ آلہ تناسل۔

ترکیب:۔ کل مضاف، کلام مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف اپنے تینوں مضاف الیہ سے ملکر مبتداء، علی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا واقعٌ کے، واقع صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور اپنے متعلق سے ملکر معطوف علیہ، لا عاطفہ، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، امر مصدر، بالمعروف جار مجرور ملکر متعلق مصدر کے، امر مصدر اپنے متعلق سے ملکر معطوف علیہ، او عاطفہ، نہی مصدر، عن منکر جار مجرور ملکر متعلق مصدر کے، نہی مصدر اپنے متعلق سے ملکر معطوف اول، او عاطفہ، ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ انسان کی ہر بات اس کیلئے نقصان دہ ہے۔ البتہ تین باتیں ایسی ہیں جو فائدہ مند ہیں (۱) اچھی بات کرنا (۲) بری بات سے روکنا (۳) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا قرآن پاک پڑھنا تین قسموں کو شامل ہے لہذا جتنا ہو سکے قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہئے، حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کلام کی فضیلت باقی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت مخلوق پر۔

(۷۲) مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَ الْمَیِّتِ

ترجمہ:۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو یاد نہیں کرتا مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

لغات:۔ **مثــل** شبیہ، نظیر، مشابہت، اس کے ہم معنی مِثل، دونوں کی جمع امثال ہے از باب ن، ض، ک مانند ہونا۔ **حی** زندہ از باب س بمعنی حیاۃ، زندہ رہنا۔ **المیت** مردہ، قریب المرگ، میت

مردہ از باب ن موتا بمعنی مرنا اَلْمَوَات یعنی وہ زمین جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

ترکیب:۔ مثل مضاف، الذی موصول، یذکر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، رب مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الذی موصول، لا یذکر فعل مضارع منفی، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ ہو مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، مثل مضاف، الحی معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، المیت معطوف ، دونوں ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ زندگی ہر شخص کو محبوب ہے اور مرنے سے ہر شخص ہی گھبراتا ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردہ کے حکم میں ہے اسکی زندگی بھی بے کار ہے بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ دل کی حالت کا بیان ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اسکا دل مرجاتا ہے۔

(۷۳) مَثَلُ الْعِلْمِ لَا یُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اس علم کی مثل جس سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے مثل اس خزانے کے ہے جو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کیا جائے۔

لغات:۔ **ینتفع** باب افتعال سے ہے مجہول کا صیغہ ہے نفع اٹھانا از باب ف نفعا فائدہ دینا۔

کنز خزانہ، دفینہ، ذخیرہ کی ہوئی چیز، جمع کنوز از باب ض کنزا جمع کرنا، قرآن پاک میں ہے وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ (اور جو لوگ سونے کا ذخیرہ کرتے ہیں)

ترکیب:۔ مثل مضاف، علم موصوف، لا ینتفع فعل مضارع مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل، با جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، ک جار، مثل مضاف،

کنز موصوف، لا ینفق فعل مضارع منفی مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، من جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول ہوا فعل کا، فی جار، سبیل مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی فعل ہو فعل کا، فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائن مقدر کا، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جس طرح آدمی کے پاس مال ہو اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرتا ہو جیسے یہ سزا کا مستحق ہے کہ آخرت میں زکوۃ نہ دینے والے کے گلے میں سانپ کی شکل میں مال جائیگا تو اسی طرح آدمی عالم ہو لیکن اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھاتا ہو یعنی اپنے اس علم پر عمل کر کے جنت حاصل نہ کرتا ہو تو وہ بھی اس مالدار کی طرح ہے جو خرچ نہیں کرتا یعنی سزا کا مستحق ہے۔ قرآن پاک میں عمل نہ کرنے والے علماء کی مثال گدھے کے ساتھ بیان کی گئی ہے جس طرح گدھا بہت علمی کتابیں اٹھائے پھرتا ہو مگر خود جاہل ہوتا ہے اسی طرح بعض علم اٹھائے پھرتے ہیں مگر عمل نہ ہونے کی وجہ سے بالکل جاہل ہوتے ہیں۔

(۷۴) اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ:۔ افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور افضل دعاء الحمد للہ ہے۔

ترکیب:۔ افضل مضاف، الذکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، لا نفی جنس، الہ نکرہ مفرد مبنی بر فتحہ موصوف، الا بمعنی غیر مضاف، اللہ مضاف الیہ محلا مجرور، مضاف مضاف الیہ ملکر صفت موصوف صفت ملکر اسم ہوا لا نفی جنس کا، اس کی خبر موجود محذوف، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ عاطفہ، افضل مضاف، الدعاء مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، الحمد مبتداء، لام حرف جار، لفظ اللہ

مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوا، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ:۔ اگر الحمد للہ کو کلمۃ کی تاویل میں لیا جائے تو یہ مجموعہ خبر بن جائیگا۔

تشریح:۔ لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لا الہ کہنے سے غیر اللہ کا خیال دل سے نکل جاتا ہے اور الا اللہ کہنے سے اللہ تعالی کا خیال دل میں پختہ ہو جاتا ہے لہذا ہر ایسا ذکر کہ جس میں اللہ تعالی کی محبت کا اظہار ہو اور غیر اللہ سے توجہ دور کی جاتی ہے۔ سب سے اچھا طریقہ ذکر کا اور افضل ذکر کہلائیگا۔ الحمد للہ کو افضل دعاء کہنے کہ وجہ یہ ہے کہ دعاء کی تعریف ہے کہ اللہ تعالی کو یاد کرنا اور اس سے مانگنا تو الحمد للہ میں یہ دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں کیونکہ الحمد للہ کہتے ہیں اللہ تعالی کو یاد بھی کیا جاتا ہے اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکریہ بھی ادا کیا جاتا ہے۔

(۷۵) اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

ترجمہ:۔ سب سے پہلے جن کو بلایا جائیگا جنت کی طرف قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالی کی تعریف کرتے ہیں خوشی میں اور غمی میں۔

لغات:۔ **الجنۃ** درختوں سے بھرا ہوا باغ، جمع جَنَّات از باب ن جَنًّا جُنُونا پاگل ہونا، ڈھانپنا اسی سے ہے الجن۔ **اَلسَّرَّاء** خوشحالی، خوشی، اس کا مقابل ضراء آتا ہے اس کا معنی ہے بدحالی، از باب ن سرورا مسرۃ خوش کرنا، اسی طرح ضراء بھی باب ن سے آتا ہے معنی ہے تکلیف دینا۔

ترکیب:۔ اول مضاف، من موصولہ، یدعٰی فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الی جار، الجنۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، یوم مضاف، القیمۃ مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ہوا اول

مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، الذین موصول، یحمدون فعل مضارع، واؤ ضمیر بارز فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فی جار، السراء معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الضراء معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائیگا وہ ہونگے جو خوشی اور غمی میں نفع اور نقصان ہر حال میں اللہ تعالی کی حمد اور تعریف کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف مصیبت کے وقت اللہ کو یاد کریں راحت و آرام کے وقت اللہ کو بھول جائیں۔

نوع آخر منہا

(٧٦) لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَه‘ وَ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَه‘

ترجمہ:۔ کوئی ایمان نہیں ہے اس شخص کے لئے جس کے لئے کوئی امانت نہیں ہے اور کوئی دین نہیں ہے جس کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے۔

لغات:۔ عهد وعدہ و میثاق، قول و قرار، وصیت، ذمہ، جمع عہود، از باب س عہد احفاظت کرنا۔

ترکیب:۔ لا حرف نفی جنس، ایمان نکرہ مفرد مبنی بر فتحہ لا کا اسم، لام حرف جار، من موصولہ، لا حرف نفی، امانۃ لا کا اسم، لام جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتۃ کے، ثابتۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، ثابتۃ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر لا کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر لائے اول کی خبر، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، **لا دین لمن لا عهد له** حدیث کا یہ جملہ پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب یکساں ہے۔

تشریح:۔ جو شخص امانت کو امانت نہیں سمجھتا اس کو محفوظ نہیں رکھتا اور اس میں خیانت کرتا ہے اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ اسی طرح جو شخص وعدہ کا پابند نہیں ہے یعنی وعدہ کرتا ہے پھر اس کو پورا نہیں کرتا یا قسم اٹھاتا ہے پھر اس کو پورا نہیں کرتا ایسے شخص کا بھی کوئی دین نہیں یعنی مسلمان تو کہلائیگا مگر صحیح یا کامل مسلمان نہیں کہلائیگا۔

(۷۷) لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَ لَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

ترجمہ:۔ کوئی بردبار نہیں ہے مگر لغزش کھانے والا اور کوئی حکیم نہیں ہے مگر تجربہ والا۔

لغات:۔ حلیم بردبار، از باب ن حُلما، حَلما خواب دیکھنا، از باب ک حِلما درگذر کرنا، بردبار ہونا، حلیم اللہ تعالے کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ **عثرۃ** لغزش جمع عثرات، از باب ن عَثرا و عثورا مطلع ہونا **العثور** بہت گرنے والا، بہت پھسلنے والا، العثیر مٹی، غبار۔ **حکیم** دانا، عالم، فلاسفر جمع حکماء **تجربۃ** باب تفعیل کا مصدر ہے آزمانا، امتحان لینا، تجربہ کرنا، از باب س جَرْباً کھجلی والا ہونا، الجراب چمڑے کا برتن، اسی سے ہے المُجَرَّب امتحان لیا ہوا، الجورب بمعنی جراب۔

ترکیب:۔ لا حرف نفی جنس، حلیم لا کا اسم، الا حرف استثناء لغو، ذو مضاف، عثرۃ مضاف الیہ، دونوں ملکر لا کی خبر، لا حرف نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ولا حکیم الا ذو تجربۃ یہ جملہ پہلے جملہ پر معطوف ہے، ترکیب ایک سی ہے۔

تشریح:۔ آدمی صحیح بردبار اس وقت بنتا ہے جب کسی جگہ پھسل جائے اور غلطی ہو جائے پھر بڑوں سے مشائخ سے معافی مانگے اور وہ معاف کر دیں پھر کامل طور پر صفت حلم سے آراستہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں پھر جب یہ خود بڑا بن جائیگا یا بادشاہ بن جائیگا تو دوسروں کی غلطیاں بھی معاف کر دیگا۔ کیونکہ سوچے گا کہ کبھی میں بھی اسی طرح معافی مانگا کرتا تھا اس وقت حلم کا پتہ چلتا ہے اور کامل حلیم

بنتا ہے۔ اس حدیث کے دوسرے جملہ کا معنی یہ ہے کہ تجربہ کے بغیر کوئی آدمی حکیم نہیں بن سکتا خواہ کتنی ہی کتابیں کیوں نہ پڑھا ہوا ہو جب تک تجربہ نہ ہو، کامل عاقل اور کامل حکیم نہیں بن سکتا کسی بھی فن میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تجربہ لازمی ہے۔

(۷۸) لَاعَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَ لَا وَرْعَ كَالْكَفِّ وَ لَا حَسْبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

ترجمہ:۔ کوئی عقل نہیں تدبیر جیسی اور کوئی تقوی نہیں ہے مثل رکنے کے اور کوئی شرافت نہیں ہے اچھے اخلاق جیسی۔

لغات:۔ **عقل** از باب ن، ض، س **عَقْلًا عُقُولًا** سمجھدار ہونا۔ **التدبیر** باب تفعیل کا مصدر ہے انتظام کرنا، التدبر کسی معاملے کے نتائج پر غور وفکر کرنا۔ **اَلدُّبُر** ہر چیز کا پچھلا حصہ، جمع ادبار، مُدَّبَر وہ غلام جس کو آقا یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔ **ورع** پرہیز گاری، از باب س، ف، ک **وَرْعًا** پرہیز گار ہونا۔ **حسب** خاندانی شرافت، از باب ک **حَسَبًا** نسبی شرافت والا ہونا۔

ترکیب:۔ لا حرف نفی جنس، عقل لا کا اسم، ک جار، التدبیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (**ھو** ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **و لا ورع کالکف** پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب بھی وہی ہے۔ **و لا حسب کحسن الخلق** پہلے جملہ پر معطوف ہے، ترکیب بھی وہی ہے۔

تشریح:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں ہے یعنی جو کام تدبیر کے ساتھ کیا جائیگا وہی عقلمندی کا کام ہوتا ہے۔ بغیر تدبیر کے کام کرنا کوئی کمال یا عقلمندی کا کام نہیں ہے۔ اور لوگوں کو تکالیف دینے سے رکنا اس جیسا کوئی تقوی نہیں

ہے یا زبان کو گناہوں سے روکنا اس جیسا بھی کوئی تقوی نہیں ہے یعنی لوگوں کو قول کے ساتھ تکلیف دینے اور عمل کے ساتھ تکلیف دینے سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا اس سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں ہے۔ تیسرے جملہ میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ اچھے اخلاق جیسی بھی کوئی شرافت نہیں ہے یعنی آدمی کے اخلاق اچھے ہوں یہ سب سے بڑی شرافت ہے اس سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں ہے۔

(۷۹) لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

ترجمہ:۔ کوئی اطاعت نہیں ہے مخلوق کی خالق کی نافرمانی میں۔

لغات:۔ طاعة باب افعال کا مصدر ہے، اطاعۃ بھی آتا ہے از باب ف، ن تابعداری کرنا، **معصیة** نافرمانی کرنا، دشمنی کرنا، از باب ض عَصْیًا، مَعْصِیَۃً نافرمانی کرنا، دشمنی کرنا، عصیان گناہ مَعْصِیَۃ کی جمع معاصی، اسی سے ہے عَصًا بمعنی لاٹھی۔

ترکیب:۔ لا حرف نفی جنس۔ طاعۃ لا کا اسم۔ لام حرف جار۔ مخلوق مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثابتۃ محذوف کا۔ فی حرف جار۔ معصیۃ مضاف۔ الخالق مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ثانی، ثابتۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر فاعل) اور دونوں متعلقوں سے ملکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جہاں اللہ تعالی کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا ناجائز اور حرام ہے لہذا کوئی پیر، مرشد کوئی استاد یا والدین اگر ناجائز کام کا امر کرتے ہوں مثلا داڑھی منڈوانے کا کہتے ہوں یا رشوت وسود لینے کا کہتے ہوں تو ان کی اطاعت کرنا حرام ہے نافرمانی کرنا واجب ہے

(۸۰) لَا صَرُورَةَ فِی الْاِسْلَامِ

ترجمہ:۔ اسلام میں قطع تعلق نہیں ہے۔

لغات:۔ صرورة، صرارۃ، صرورۃ، وہ شخص جو نکاح نہ کرے اور حج نہ کرے، از باب ن تھیلی کو

باندھنا، اسی سے الصرۃ بمعنی تھیلی ہے۔

ترکیب:۔ لاحرف نفی جنس، صرورۃ نکرہ مفرد مبنی برفتحہ لا کا اسم، فی حرف جار، الاسلام مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے یعنی لوگوں سے الگ تھلگ ہوکر زندگی گزارنا اور اپنی طرف سے عبادتیں کرنا رہبانیت کہلاتی ہے اور اسلام میں رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس حدیث کے دو مطلب بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) پہلا مطلب یہ ہے کہ ایسے طریقہ سے لوگوں سے دنیا سے الگ تھلگ ہو جائے کہ شادی ہی نہ کرے یہ اسلام میں جائز نہیں اسلام میں شادی ہے ترک نکاح نہیں۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ ترک حج کرے ایسے طریقہ سے دنیا سے قطع تعلقی کرنا کہ حج نہ ہو یہ بھی رہبانیت ہے اور صرورۃ ہے اور یہ اسلام میں نہیں ہے۔

(۸۱) لَابَأْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ:۔ اس شخص کے غنی ہونے میں کوئی حرج نہیں جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہو۔

لغات:۔ بأس خوف، عذاب، از باب ک مضبوط اور بہادر ہونا، اگر سمع سے ہو تو معنی ہوگا بہت مفلس ہونا، حاجت مند ہونا۔

ترکیب:۔ لاحرف نفی جنس، باس نکرہ مفرد مبنی برفتحہ اسم، با جار، الغنی مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول ہوا ثابت مقدر کا، لام جار، من موصول، اتقی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ ذوالحال، عز فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، جل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر حال، حال ذوالحال ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور ہوا جار، جار مجرور

مل کر ثابت کا متعلق ثانی، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مجلس میں تھے کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے آپ کے سر مبارک پر پانی کے اثرات تھے یعنی غسل فرما کر تشریف لائے تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کو بڑا خوش دیکھ رہے ہیں کیا بات ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں تو لوگوں نے امیری اور مالداری کے بارے گفتگو شروع کر دی اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ امیر ہونے میں، مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ تقویٰ اختیار کیا جائے یعنی انسان چاہے کروڑوں پتی بن جائے اگر اللہ کی نافرمانی نہ کرتا ہو اللہ کا خوف کرتا ہو مال کے حقوق ادا کرتا ہو یعنی زکوۃ وغیرہ تو یہ امیری اس کو ذرہ برابر نقصان نہیں دے گی۔

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ الَّتِیْ دَخَلَتْ عَلَیْھَا حَرْفُ اِنَّ

ترجمہ:۔ وہ جملہ اسمیہ جس پر حرف اِنَّ داخل ہوتا ہے۔

ترکیب:۔ الجملۃ موصوف، الاسمیہ صفت اول، التی موصول، دخلت فعل، علی حرف جار، ھا مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل کے، حرف مضاف، لفظ اِنَّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر خبر ہوئی مبتداء محذوف ہذہ کی، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸۲) اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْراً، اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً

ترجمہ:۔ بے شک بعض بیان البتہ جادو ہوتے ہیں، بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

لغات:۔ **بیان** فصیح گفتگو، جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے، از باب ض بَیَاناً، تِبْیَاناً ظاہر ہونا، واضح ہونا بَیِّن واضح ہونے والا، از باب ض بَیْناً، بَیْنُونَةً جدا ہونا، بائن جدا ہونے والا۔ **السحر** جادو،

دھوکہ، باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کرنا، از باب ف سِحر ا جادو کرنا۔ **الشعر** از باب ن، ک شعر پڑھنا، محسوس کرنا، جاننا اگر سمع سے ہو تو لمبے اور زیادہ بالوں والا ہونا، شعر کی جمع اشعار ہے اسی سے شاعر ہے، شاعر بمعنی شعر کہنے والا، شعیر جَو۔ **حکمة**، دانائی اور سمجھ بوجھ۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، من جار، البیان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، لام تاکید، سحرا ان کا اسم موخر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ان من الشعر حکمة کی ترکیب بعینہ حسب سابق)

تشریح وشان ورود:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو آدمی مشرق سے آئے اور آ کر تقریر کی تو ان کا بیان لوگوں کو بہت اچھا لگا تو اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بعض بیان تاثیر والے ہوتے ہیں گویا کہ وہ جادو ہیں۔ دوسرا جملہ دوسرے راوی سے مروی ہے کہ بعض شعروں میں بڑی کام کی باتیں ہوتیں ہیں سب اشعار برے نہیں ہوتے بلکہ بعض اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں ان میں علم وحکمة کی باتیں ہوتی ہیں۔

(۸۳) اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا

ترجمہ:۔ بے شک بعض علم جہالت ہیں بے شک بعض باتیں بوجھ ہیں۔

ترکیب:۔ اسکی پہلے کی طرح ہے۔

نوٹ:۔ لغت سب الفاظ کی پیچھے گزر چکی ہے۔

تشریح:۔ جس علم پر عمل نہ کیا جائے وہ علم کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ جہالت ہے لہذا وہ شخص عالم نہیں ہے بلکہ جاہل ہے عالم ہو کر گناہ کا ارتکاب کرے یہ سب سے بڑی جہالت ہے۔ دوسرے جملہ میں ارشاد ہوا کہ ہر بات اچھی نہیں ہوتی بلکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اپنے اوپر وبال بن جاتی ہیں مثلاً جو شخص غیبت کرتا ہے اس کی نیکیاں لوگوں کے نامہ اعمال میں چلی جاتی ہیں دوسروں

کے گناہ اپنے پاس آجاتے ہیں۔

(۸۴)اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ

ترجمہ:۔ بے شک تھوڑا سا ریاء بھی شرک ہے

لغات:۔ **یسیر** از باب ک کم ہونا، یسیر کا معنی کم، نرم۔ **الریا** حقیقت کے خلاف، دکھاوا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، یسیر مضاف، الریا مضاف الیہ، دونوں ملکر ان کا اسم، شرک خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن حضور ﷺ کی مسجد کی طرف نکلے تو روضہ اقدس ﷺ کے پاس معاذ بن جبل بیٹھے رو رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون سی چیز آپ کو رلا رہی ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز رلا رہی ہے جو میں نے حضور ﷺ سے سنی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھوڑا سا دکھلاوا شرک ہے اور ریا کو شرک اس لیے کہا جاتا ہے کہ اعمال سے مقصود اللہ تعالی کو راضی کرنا ہوتا ہے اس کو دکھلانا ہوتا ہے اور یہ دوسروں کو دکھانے کیلئے کر رہا ہے تو گویا اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کر دیا۔

(۸۵)اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ

ترجمہ:۔ بے شک نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچایا گیا ہو۔

لغات:۔ **السعید** صیغہ صفت ہے، از باب س، ف **سَعْدًا سَعَادَۃً** نیک بخت ہونا، خوش نصیب ہونا، **جنب** از باب تفعیل ماضی مجہول کا صیغہ، دور کیا گیا، بچایا گیا، اسی سے **اَلْجُنُبُ** بمعنی جنبی ہے، از باب افتعال اجتناب دور رہونا۔ **الفتن** جمع فتنہ کی، آزمائش، گمراہی، از باب ض فتنۃ گمراہ کرنا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، السعید اس کا اسم، لام برائے تاکید، من موصولہ، جنب فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الفتن مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر

جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ خوش بخت وہ شخص ہے جو فتنوں میں پڑنے سے بچایا گیا ہو اور بچنا بھی اللہ تعالی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ فتنوں سے مراد ہر قسم کا فتنہ ہے خواہ فتنہ قادیانیت ہو یا فتنہ تحریف اسلام ہو۔

(۸۶) إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

ترجمہ:۔ بے شک جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔

لغات:۔ المستشار یہ اسم مفعول ہے باب استفعال سے ہے اس کا معنی ہے جس سے مشورہ لیا جائے۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، المستشار ان کا اسم، الموتمن خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ شان ورود حضور ﷺ نے ابوالہیثم سے پوچھا کہ تمہارے لیے کوئی خادم ہے انہوں نے کہا نہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آؤ تو دو لائے گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پسند کرلو اپنے لیے ان دو میں سے تو ابوالہیثم نے کہا حضرت آپ میرے لیے پسند فرمائیں اس موقع میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ان المستشار موتمن کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے تو اس غلام کو لے لے بیشک میں دیکھتا ہوں اس کو کہ نماز پڑھتا ہے۔

(۸۷) إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ

ترجمہ:۔ بے شک اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہے۔

لغات:۔ مبخلة باعث بخل، از باب س، ک کنجوس ہونا، اسی سے بخیل ہے بمعنی کنجوس، بخیل کی جمع بخلاء۔ **مجبنة** باعث بزدلی، از باب ک جَبَانَةً بزدل ہونا، اسی سے ہے جَبان بزدل، جمع جبناء۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الولد اسم، مبخلة خبر اول، مجبنة خبر ثانی، ان اپنے اسم اور دونوں

خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھاگے رسول اللہ ﷺ کی طرف تو حضور ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور فرمایا کہ بے شک بیٹا بخل اور بزدلی کا باعث اور سبب ہوتا ہے۔ یہ کمال محبت کی نشانی ہے یعنی بیٹے کے ساتھ اتنی محبت ہوتی ہے کہ آدمی اس کے لئے مال بچاتا رہتا ہے اور بچوں کی خاطر لڑائی وغیرہ میں زیادہ حصہ نہیں لیتا لہذا بیٹا بخل اور بزدلی کا سبب ہوا۔

(۸۸) اِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَ اِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ

ترجمہ:۔ بے شک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور بیشک جھوٹ بے قراری ہے۔

ترکیب:۔ واضح ہے۔

تشریح:۔ سچ بولنے کے بعد انسان مطمئن رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کے بعد بے قراری ہی بے قراری ہوتی ہے انسان کو چین نہیں ملتا ایک جھوٹ بول لیا تو اس کو برقرار رکھنے کے لئے کئی جھوٹ اور بولنے پڑتے ہیں۔ صدق اور کذب جس طرح اقوال میں مستعمل ہوتے ہیں اسی طرح افعال میں بھی مستعمل ہوتے ہیں یعنی کسی کام میں شک ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہئے اس میں اطمینان ہوگا اور جس میں شک نہ ہو اس کو اختیار کر لینا چاہئے تاکہ دل مطمئن رہے۔ سچ بولنا شریعت پر عمل کرنا ہے اور جو شریعت پر عمل کرتا ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا لہذا سچ بولنے والا کبھی پریشان نہ ہوگا۔

(۸۹) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہیں جمال کو پسند کرتے ہیں۔

لغات:۔ **جمیل** خوبصورت، ازباب ن جَمْلًا جمع کرنا، ازباب ک جَمَالًا خوبصورت ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ موصوف، تعالیٰ فعل، ہو ضمیر فاعل، فعل فاعل ملکر صفت، موصوف صفت ملکر ان کا اسم، جمیل موصوف، یحب فعل، ہو ضمیر فاعل، الجمال مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اچھے کپڑے اور عمدہ جوتے پہننے کو پسند کرتا ہو؟ تو جواب میں فرمایا ان اللہ جمیل یحب الجمال کہ اللہ تعالیٰ خود انتہائی خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند بھی فرماتے ہیں۔ متکبر تو وہ ہوتا ہے کہ جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو ذلیل سمجھے۔

(۹۰) اِنَّ لِكُلِّ شَیءٍ شِرَّةً وَّلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً

ترجمہ:۔ ہر شے کے لئے تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لئے سستی بھی ہوتی ہے۔

لغات:۔ شِرۃ برائی، تیزی، چستی۔ فَتْرَۃٌ کمزوری، سستی، جمع فَتَرَاتٌ، از باب ن فَتْرَۃً ضعیف ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لام جار، کل مضاف، شئ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ثابتۃ کے متعلق ہوا، ثابتۃ اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) سے ملکر خبر مقدم ان کی، شرۃ اسم، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واؤ عاطفہ، لکل شرۃ بذریعہ عطف ان کی خبر، فترۃ بذریعہ عطف ان کا اسم۔

تشریح:۔ جب بندہ عبادت میں چستی دکھاتا ہے یعنی بہت زیادہ عبادت کرتا ہے تو بالآخر سست ہوجاتا ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے دین میں نہ افراط ہے نہ تفریط ہے بلکہ ہمارے دین میں توسط ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے اعتدال کے ساتھ کام کیا جائے نفلی عبادت کم کی جائے لیکن ہمیشہ کی جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ عبادت تو کثرت سے کرے لیکن ہمیشہ نہ کرے۔

(۹۱) اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ

ترجمہ:۔ بلاشبہ رزق انسان کو ضرور طلب کرتا ہے جیسے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔

لغات:۔ الرزق مفرد ہے بمعنی روزی جمع اَرْزَاقٌ، از باب ن رَزْقًا روزی پہنچانا۔ **اجلہ** مفرد ہے اس کی جمع اٰجَالٌ بمعنی موت، وقت، مدت۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الرزق ان کا اسم، یطلب فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، العبد مفعول بہ، ک جار، ما مصدریہ، یطلب فعل مضارع، ہ ضمیر مفعول بہ، اجل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل یطلب ثانی کے، یطلب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق یطلب اول کے، یطلب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جس جگہ آدمی کا رزق لکھا ہوتا ہے وہیں اس کو مل کر رہے گا۔ جس طرح موت جہاں لکھی ہوتی ہے وہیں مقررہ وقت پر آتی ہے۔ فارسی کی کتاب میں کسی طالب علم نے پڑھا (بزوری برسد) روزی زبردستی پہنچ جاتی ہے، اس کو آزمانا چاہا اور کہا کہ آج میں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر دیکھتا ہوں کہ روزی کیسے زبردستی پہنچتی ہے وہ طالب علم باہر جنگل کی طرف چل دیا یہاں تک کہ ایک قبرستان سے گذر ہوا وہاں ایک قبر پر مٹھائی تھی اس کو دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا قریب ہی چند آدمیوں نے اسے پکڑ لیا اور کہا اچھا تو ہمیں دیکھ کر مٹھائی میں زہر ملا کر بھاگ رہا ہے چل ہمارے ساتھ اور کھا مٹھائی۔

خلاصہ یہ ہے کہ زبردستی اسے مار مار کر مٹھائی کھلائی گئی۔ موت بھی مقررہ وقت پر ہی آتی ہے۔ ملک شام میں ایک مجلس کے اندر حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ عزرائیل علیہ السلام آئے اور سلیمان علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ ایک منٹ میں ایک جگہ اور دوسرے منٹ میں ہزاروں میل دور کئی آدمیوں کی

جان کس طرح نکالتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ساری دنیا کی روحیں نکالنا میرے لئے ایسے ہی ہیں جیسے ایک پلیٹ سے انار کے دانے نکالنا کہ جتنے چاہوں نکال لوں اس گفتگو کے دوران عزرائیل علیہ السلام ایک آدمی کی طرف بار بار دیکھ رہے تھے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب عزرائیل علیہ السلام چلے گئے تو وہ آدمی آگے ہوا کہنے لگا کہ یہ کون تھا بار بار میری طرف دیکھ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ عزرائیل علیہ السلام تھے تو پھر وہ آدمی ڈر گیا کہ میری طرف جو بار بار دیکھ رہے تھے کہیں میری جان ہی نہ نکال لیں اس لئے آپ ایسا کریں کہ بذریعہ ہوا مجھے ہندوستان پہنچا دیں چنانچہ وہ ہندوستان پہنچ گیا۔

دوسرے دن اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا تو سلیمان علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بات تھی انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو یہ شخص آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں اس کو اسلئے دیکھ رہا تھا کہ اس کی جان نکالنے کا مجھے حکم ہوا تھا ہندوستان میں اس کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ یہ آدمی وہی ہے یا کوئی اور ہے لگتا تو وہی تھا لیکن یہ آرام سے شام میں بیٹھا ہے ایک دن میں ہندوستان میں کیسے پہنچ سکے گا تو بہر حال عزرائیل علیہ السلام کا دیکھنا ہی مقررہ وقت پر جان نکلنے کا سبب بن گیا۔

(۹۲) إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

ترجمہ:۔ بے شک شیطان انسان میں خون جاری ہونے کی طرح چلتا ہے۔

لغات:۔ یجری باب ضرب سے چلنا، جاری ہونا۔ **الانسان** مفرد ہے اس کی جمع ناس ہے، نسیان سے ماخوذ ہے از باب علم نسیانا بھولنا۔ **مجری** مصدر میمی ہے یا ظرف کا صیغہ ہے۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان اسم، یجری فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، من جار، الانسان مجرور، دونوں ملکر متعلق فعل کے، مجری صیغہ ظرف مضاف، الدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان

اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ شیطان انسان کے اندر اس طرح چلتا ہے جس طرح خون اپنی رگوں میں چلتا ہے یعنی شیطان وسوسے ڈالتا ہے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح خون کے دوڑنے کا پتہ نہیں چلتا اسی طرح شیطان کے وسوسوں کا بھی پتہ نہیں چلتا۔

(۹۳) اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ

ترجمہ:۔ بے شک ہر امت کے لئے آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

لغات:۔ کوئی نیا لفظ نہیں ہے جس کی لغت لکھی جائے۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لام جار، کل مضاف، امۃ مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ مقدر کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، فتنۃ اسم، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، فتنۃ مضاف، امۃ مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا فتنہ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، المال خبر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیۃ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ اس امت کی آزمائش مال ہے مال کم ہونے کی صورت میں آیا اس پر گذارہ کرتے ہیں یا نہیں اگر مال زیادہ ہے تو اس صورت میں آیا اس کو صحیح استعمال کرتے ہیں یا غلط، ٹی وی، وی سی آر یا زناء میں اس کو استعمال کرنا اس کو غلط استعمال کرنا ہوا اسی طرح اس مال کا جو حق ہے وہ ادا کرتے ہیں یا نہیں اس کا حق زکوۃ یا عشر ہے۔

(۹۴) اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

ترجمہ:۔ قبولیت کے اعتبار سے زیادہ تیز وہ دعاء ہے جو غائب کی غائب کیلئے ہو۔

لغات:۔ **اسرع** اسم تفضیل کا صیغہ ہے از باب س، ک سُرعۃ جلدی کرنا۔ **اجابۃ** باب افعال

کا مصدر ہے جواب دینا، اسی سے ہے مجیب جواب دینے والا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، اسرع مضاف، الدعاء مضاف الیہ، دونوں ملکر ممیّز، اجابۃ تمیز، ممیّز تمیز ملکر اسم، دعوۃ مضاف، غائب موصوف، لام جار، غائب مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ دعوۃ کا، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہوتی ہے جو آدمی غیر موجود شخص کے لئے دعا کرے۔ خاص طور پر فرض نماز کے بعد کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ فرائض کے بعد اور تہجد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور خاص طور پر جمعہ والے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس کا علم واضح طور پر مخلوق کو نہیں دیا گیا کہ وہ کونسی ساعت ہے زیادہ راجح قول یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک یہ ساعت ہوتی ہے۔

(۹۵) اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہ‘

ترجمہ:۔ بے شک آدمی البتہ محروم کیا جاتا ہے رزق سے گناہ کی وجہ سے جسکو وہ کرتا ہے۔

لغات:۔ یحرم از باب ض، س مضارع مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے محروم کرنا، از باب ک حرام ہونا۔ **یصیب** افعال سے مضارع کا صیغہ ہے درست کرنا، اسی سے الصواب ہے ٹھیک، درست، حق کے لائق۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الرجل ان کا اسم، ل تاکید، یحرم فعل مضارع مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الرزق مفعول بہ، ب حرف جار، الذنب ذوالحال، یصیب فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یحرم کے، یحرم اپنے نائب فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ پوری حدیث یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی شے رد نہیں کرسکتی اور نیکی کے علاوہ عمر میں زیادتی بھی کوئی شئی نہیں کرسکتی اور بے شک گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے اور جب رزق سے محروم ہوگیا تو موت آئے گی۔

(۹۶) إِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

ترجمہ:۔ بے شک کسی جان کو ہرگز موت نہ آئیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، نفسا ان کا اسم، لن تموت فعل مضارع منفی موکد بلن، ھی ضمیر مستتر فاعل، حتی جار، تستکمل فعل مضارع معروف، ھی ضمیر مستتر فاعل، رزق مضاف، ھا مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ پوری حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والے چیز صرف میرا حکم ہے کہ جو میں کرنے کو بتلاؤں تو کرنا ہوگا اور اگر روک دوں تو رکنا ہوگا۔ پھر فرمایا ہر جاندار اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق مکمل نہ کرلے یعنی جب رزق پورا ہوگا تو موت آئیگی۔

(۹۷) إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

ترجمہ:۔ بے شک صدقہ بجھاتا ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو اور دور کرتا ہے بری موت کو۔

لغات:۔ تطفی باب افعال سے ہے مضارع کا صیغہ ہے آگ بجھانا، از باب س بجھنا۔ **مِطفَاۃ** فائر بریگیڈ ئیر، جمع مطافی۔ **تدفع** از باب ف دور کرنا، رد کرنا۔ **میتۃ** اصل میں موتۃ تھا جو کہ مصدر ہے میتۃ کا معنی ہے دیوانگی، مرگی۔ **السوء** مصدر ہے از باب ن بمعنی برا ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الصقۃ ان کا اسم، ل تاکید، تطفی فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر

فاعل، غضب مضاف، الرب مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تدفع فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، میتۃ مضاف، السوء مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ صدقہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم ہوجاتی ہے اور غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بری موت سے آدمی بچ جاتا ہے اور خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے اور یہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اگر مال ہو تو پیسوں سے صدقہ ہوتا ہے اگر نہ ہو تو تو کوئی چیز خواہ ایک چھوہارہ ہی کیوں نہ ہو صدقہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایک مرفوع حدیث میں یہاں تک آیا ہے کہ کسی کو اچھی بات بتادینا بھی صدقہ ہے۔

(۹۸) اِنَّکَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَ لَا اَسْوَدَ اِلَّا
اَنْ تَفْضُلَہٗ بِتَقْوٰی

ترجمہ:۔ تو کسی سرخ رنگ والے یا کالے رنگ والے سے زیادہ بہتر نہیں ہے مگر تقوی کے ذریعہ اس پر فضیلت پالے۔

لغات:۔ **احمر** سرخ رنگ والا، جمع احامر، از باب ن، س سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ **اسود** کالے رنگ والا جمع سُودٌ۔ **تفضلہ** از باب ن، س باقی رہنا، زائد ہونا۔ **تقویٰ** باب افتعال سے مصدر ہے یعنی پرہیزگاری اختیار کرنا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، ک ضمیر منصوب ان کا اسم، لست فعل از افعال ناقصہ، ضمیر بارز اس کا اسم ب جار، خیر صیغہ اسم تفضیل، من جار، احمر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، اسود معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق خیر اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے ملکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو

ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، لست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مستثنی منہ، الاحرف استثناء، ان تفضل فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر اس کا فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، ب جار، تقوی مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مستثنی، مستثنی منہ اپنے مستثنی سے ملکر خبر ہوئی ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ فضیلت کا دارومدار کسی رنگ پر نہیں ہے کہ کسی رنگ کی وجہ سے کسی کو فضیلت دی جائے فضیلت کا سبب صرف تقوی ہے جو شخص اللہ سے ڈرنے والا ہے وہی فضیلت کے لائق و مستحق ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالے سے ڈرے اور حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور جن گناہوں سے روکا گیا ہے ان سے رک جائے پس وہی افضل ہے، اللہ تعالے فرماتے ہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقَاکُمْ. (تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو)

(۹۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف اور لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

لغات:۔ **ینظر** از باب ن سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، دیکھنا، اسی سے ہے نظارہ بمعنی دوربین، عینک۔ نظیر، مساوی۔ **قلوب** قلب کی جمع بمعنی دل۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ ان کا اسم، لا ینظر فعل مضارع منفی ہو ضمیر فاعل، الی حرف جار، صور مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اموال مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ

زائدہ، لکن استدراکیہ، ینظر فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی جار، قلوب مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اعمال مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ استدراکیہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ تعالیٰ ہماری شکلوں کو نہیں دیکھتے کہ کس رنگ کی ہیں گوری ہیں، کالی ہیں یا شوخ ہیں، اسی طرح ہمارے مالوں کو نہیں دیکھتے کہ تھوڑا مال ہے یا زیادہ مال ہے بلکہ وہ ہمارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں کہ دلوں میں اخلاص ہے یا نہیں؟ اسی طرح اعمال میں وزن ہے یا نہیں؟ اخلاص کے ساتھ عمل کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ چونکہ سب سے زیادہ اخلاص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں تھا اس لئے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ اگر اللہ کے راستے میں جو کا دانہ خرچ کریں اور بعد میں آنے والا احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے ان کے جو کا مقابلہ نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا اخلاص صحابہ کرام میں تھا بعد میں کسی کے اندر ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۱۰۰) اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

ترجمہ:۔ بے شک نیکی میں سے یہ ہے کہ تو ملے اپنے بھائی سے خوش چہرے کے ساتھ۔

لغات:۔ **المعروف** باب ض سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا معنی خیر، نیکی، احسان، مشہور۔ **تلقی** از باب س لقاء ملاقات کرنا۔ **طلق** کشادہ، خوش وخرم، رجل طلق الوجہ ہنس مکھ چہرے والا۔ از باب ک طُلُوْقَۃً، طَلَاقَۃً ہنس مکھ ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، من جار، المعروف مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، ان ناصبہ مصدریہ، تلقی فعل مضارع، انت ضمیر فاعل اخا مضاف، ک ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، با جار، وجہ موصوف، طلق صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

بتاویل مصدر ہو کر اسم، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ پوری حدیث اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بھی نیکی ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملا جائے۔ اور آگے فرمایا کہ یہ بھی نیکی ہے کہ تم ڈالو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں یعنی اگر کوئی پانی بھر رہا ہے تو اپنے بھرے ہوئے برتن کو اس کے برتن میں الٹا کر دو یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ مسلمان بھائی سے خوشی کے ساتھ ملنا نیکی کا کام ہے اس لئے کہ اس کا دل خوش ہوگا اور کسی مومن کا دل خوش کرنا عبادت ہے لہذا خندہ پیشانی سے ملنا عبادت ہے اور نیکی کا کام ہے۔ اور صدقہ ہے۔

(۱۰۱) اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَءَ بِالسَّلَامِ

ترجمہ:۔ بے شک لوگوں میں سے سب سے بہترین اللہ کے ہاں وہ ہے جو سلام سے ابتداء کرے

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، اولی صیغہ اسم تفضیل مضاف، الناس مضاف الیہ، با جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اسم تفضیل کے، اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر ان کا اسم، من موصولہ، بدء فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، السلام مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر ہوئی ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بہترین وہ ہے کہ جو سلام میں پہل کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کس سے ملو تو تین باتوں کا خیال رکھو پہلی یہ کہ تم پہلے اسے سلام کرو دوسری یہ کہ تم اس کو بلاؤ تو بہترین نام کے ساتھ تیسری یہ کہ تم اسے مجلس میں جگہ دو۔

(۱۰۲) اِنَّ الرِّبٰوا وَ اِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہ' تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ

ترجمہ:۔ بے شک سود اگرچہ زیادہ ہو پس بے شک اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے۔

لغات:۔ الربوا از باب ن، س مصدر ہے، مال کا زیادہ ہونا، سود۔ **عاقبة** مونث ہے عاقب کی ہر چیز کا آخر، اچھا بدلہ، جمع عواقب اللہ تعالی کا فرمان ہے وللہ عاقبۃ الامور، از باب ن، ض ایڑی مارنا، پیچھے آنا۔ **قل** ضمہ اور کسرہ کے ساتھ ہے کمی، از باب ض قِلا، قُلا، قِلة کم ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الربوا ان کا اسم قلیل محذوف اس کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واؤ مبالغہ، ان وصلیہ شرطیہ، کثر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اس کی جزا فھو قلیل محذوف ہے، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، عاقبۃ مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ان کا اسم، تصیر فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، الی جار، قل مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

تشریح:۔ سود بلا عوض زیادتی کو کہا جاتا ہے جس کو عقد میں شرط کر لیا جائے سود سے حاصل ہونے والا مال اگر چہ دیکھنے میں زیادہ ہوتا ہے لیکن اس کا انجام اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلدی کم ہو جاتا ہے

(۱۰۳) اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ

ترجمہ:۔ غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے کہ جیسے ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے۔

لغات:۔ الغضب از باب س بغض رکھنا۔ **یفسد** باب افعال سے مضارع کا صیغہ ہے بمعنی خراب کرنا۔ **اَلصَّبِرُ** بمعنی ایلوا، ایک درخت کی گوند جو بہت کڑوی ہوتی ہے۔ **العسل** از باب ن، ض مصدر ہے بمعنی شہد نکالنا، یہ مذکر و مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع اَعْسَالٌ، اسی سے عاسل ہے بمعنی شہد نکالنے والا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الغضب ان کا اسم، ل تاکید، یفسد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل الایمان مفعول بہ، ک جار، ما مصدریہ، یفسد فعل مضارع، الصبر اس کا فاعل، العسل مفعول بہ، فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یفسد کے، یفسد فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ غصہ آدمی کے ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح شہد میں ایلوا شامل کر دینے سے شہد کا مزہ خراب ہو جاتا ہے کہ اس طرح ایمان خراب ہو کر کمزور ہو جاتا ہے، غصہ کا علاج یہ ہے کہ اس وقت تعوذ پڑھ لیا جائے یا وضو کر لینا چاہئے یا اس جگہ سے اٹھ جانا چاہئے۔ ان کاموں سے غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(۱۰۴)اِنَّ الصِّدْقَةَ بِرٌّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ

ترجمہ:۔ بے شک سچائی نیکی ہے اور بے شک نیکی راہنمائی کرتی ہے جنت کی طرف۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، الصدق ان کا اسم، بر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، البر ان کا اسم، یھدی فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، الجنۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ سچ بولنا بہت بڑی نیکی ہے اور ہر نیکی جنت کا راستہ بتاتی ہے لہذا یہ سچائی جنت کا راستہ بتاتی ہے۔

(۱۰۵)اِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِ ىْ اِلَى النَّارِ

ترجمہ:۔ بے شک جھوٹ گناہ ہے اور گناہ رہنمائی کرتا ہے آگ کی طرف۔

لغات:۔ الکذب مصدر ہے جھوٹ بولنا، گناہ کرنا، زنا کرنا۔

ترکیب:۔ اسکی اور گزشتہ جملے کی ترکیب یکساں ہے۔

تشریح:۔ جھوٹ گناہ کبیرہ ہے اور ہر گناہ کبیرہ جہنم کی طرف راستہ دکھاتا ہے لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر جھوٹ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدق آدمی کو نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سچ کو لازم کر پکڑو اور جھوٹ سے بچو، جھوٹ سے صرف یہ نہیں کہ اخروی نقصان ہوتا ہے بلکہ دنیوی نقصان کا بھی سبب ہے مثلا کاروبار میں جھوٹ بولنے سے برکت ختم ہوجاتی ہے۔

(۱۰۶) إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَأْدَ الْبُنَاتِ وَ مَنعَ وَ هَاتَ وَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ

ترجمہ:۔ بے شک اللہ نے تم پر حرام کردی ماؤں کی نافرمانی اور بچیوں کو زندہ دفن کرنا اور روکنا اور مانگنا اور ناپسند کیا تمہارے لئے بے فائدہ گفتگو اور زیادہ سوال کرنا اور مال کا ضائع کرنا۔

لغات:۔ واد از باب ض وأدأ زندہ درگور کرنا، قرآن میں ہے **واذالموؤدة سئلت** جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائیگا۔ **منع** فعل ماضی مَنَعَ یا مصدر مَنعٌ دونوں پڑھنا جائز ہے **ھات** بکسر التاء اسم فعل ہے بمعنی لاؤ۔ **اضاعة** باب افعال کا مصدر ہے ضائع کرنا، برباد کرنا از باب ض ضَيْعًا تلف ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اسم، حرم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، کم مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، عقوق مضاف، الامھات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، واد مضاف، البنات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، منع مصدر مضاف، اس کا مضاف الیہ محذوف ما علیکم اعطاہ، ما موصولہ، علی جار، کم مجرور، دونوں ملکر متعلق ہوئے واجب محذوف کے، واجب صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، اعطاء مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء موخر، خبر مقدم مبتداء موخر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ہوا منع کا، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف

ثانی، واؤ عاطفہ، ہات مضاف، قوم محذوف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر مفعول بہ ہوا حرم کا، حرم فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کرہ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لکم جار مجرور ملکر متعلق فعل کرہ کے، قیل بتاویل لفظ مضاف الیہ ہوا قول مضاف محذوف کا، دونوں ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قال بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، کثرۃ السوال مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، اضاعۃ المال مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے ملکر مفعول بہ ہوا کرہ فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث مبارک میں سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں پہلی چار حرام ہیں اور باقی تین مکروہ ہیں۔

(۱) ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا گیا کیونکہ ماں نے زیادہ مشقت اٹھا کر پرورش کی اسی مشقت اٹھانے کی وجہ سے اس کے قدموں میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے (۲) لڑکیوں کو زندہ قبر میں داخل کر دینا حرام ہے زمانہ جاہلیت میں جب کوئی لڑکی پیدا ہوتی تھی تو اسے زندہ دفن کر دیتے تھے (۳) منع سے مراد بخل اور کنجوسی ہے جہاں شرعی لحاظ سے خرچ کرنے کا موقع ہے وہاں خرچ نہ کرنا ناجائز درجہ کی کنجوسی ہے (۴) ھات لوگوں سے مانگنا اگر ایک دن رات کا کھانے کا سامان ہو تو پھر مانگنا حرام ہے (۵) فضول باتیں کرنا بلاضرورت لمبی باتیں کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ جبکہ جائز درجہ کی باتیں ہوں (۶) بہت زیادہ سوال کرنا جسکی وجہ سے مانگنا پیشہ بن جائے یہ مکروہ تحریمی بلکہ حرام ہے۔

(۷) مال ضائع کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے خواہ سگریٹ پینے سے ہو یا فضول خرچی سے یا کسی اور صورت سے مال ضائع کرنا ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۰۷) اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِىْ اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِىْ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اعمال میں سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے

بغض رکھنا۔

لغات:۔ تمام الفاظ کی تحقیق گذر چکی ہے۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، احب اسم تفضیل مضاف، الاعمال مضاف الیہ، الی جار، لفظ اللہ ذوالحال، تعالی فعل ماضی مثبت بتقدیر قد، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق احب کے، احب صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر ان کا اسم، الحب مصدر ذوالحال، فی جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر معطوف علیہ، والبغض فی اللہ بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کون سے اعمال اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہیں تو ایک صحابی نے کہا نماز اور زکوۃ۔ دوسرے صحابی نے کہا جہاد۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالی ہی کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے بغض رکھنا احب الاعمال میں سے ہے۔ حب فی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت کرنا اگر مخلوق میں سے کسی سے بھی محبت ہو تو وہ بھی اللہ کے لئے ہونی چاہے بغض فی اللہ کا مطلب یہ ہے جب کسی غلط آدمی سے بغض رکھنا ہے تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے رکھنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ تعالی کو پسند نہیں ہے تو اس سے کیونکر دوستی لگائی جائے۔

(۱۰۸) اَلَااِنَّ الدُّنْیَامَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَااِلَّا ذِکْرُاللّٰہِ
وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ

ترجمہ:۔ بے شک دنیا لعنت کی ہوئی ہے لعنت کی ہوئی ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے مگر اللہ کا ذکر اور وہ جو ذکر اللہ کے قریب ہے اور جاننے والا اور سیکھنے والا۔

لغات:۔ ملعونۃ اسم مفعول کا صیغہ ہے از ف لَعْناً لعنت کرنا، رسوا کرنا، گالی دینا۔ **والاہ** مفاعلہ سے ماضی کا صیغہ ہے موالاۃ مصدر ہے آپس میں قریب ہونا، دوستی کرنا، مدد کرنا۔ **عالم** از باب س اسم فاعل ہے بمعنی جاننا۔ **متعلم** باب تفعل سے اسم فاعل ہے سیکھنے والا۔

ترکیب:۔ الاحرف تنبیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الدنیا ان کا اسم، ملعونۃ صیغہ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر اول، ملعون صیغہ اسم مفعول ما موصولہ، فی جار، ھا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر نائب فاعل ہوا ملعون کا، ملعون صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ما موصولہ، والاہ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ موصول صلہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عالم معطوف ثانی، او عاطفہ، متعلم معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر مستثنیٰ مفرغ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں لعنت والی ہیں پوری دنیا میں صرف چار چیزیں ایسی ہیں جو لعنت سے خالی اور رحمت سے پر ہیں (۱) ذکر اللہ یعنی اللہ کی یاد (۲) وہ افعال جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں یا وہ امور جو ذکر اللہ کے مناسب ہیں (۳) جو علم دین اور ضروریات دین کا جاننے والا ہے اور اس پر عمل بھی کرنے والا ہے وہ بھی اس لعنت سے خارج ہے (۴) جو علم دین سیکھنے والا ہے بشرطیکہ نیت صحیح ہو وہ بھی اس لعنت سے خارج ہے۔

(۱۰۹) إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلِمَهٗ وَ نَشَرَهٗ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرَّثَهٗ اَوْ

مَسْجِداً بَنَاهُ اَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ اَوْ نَهراً اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَ حَيٰوتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ

ترجمہ:۔ بے شک ان چیزوں میں سے جو ملتی ہیں مومن کو اس کے عمل اور اسکی نیکیوں میں سے اس کی موت کے بعد ایسا علم ہے جسکو پڑھا اور پھیلایا اور نیک اولاد جس کو چھوڑا یا ایسا صحیفہ جس کا وارث بنایا یا مسجد جو اس نے بنائی یا مسافروں کے لئے مکان بنایا یا نہر جاری کی یا اپنی زندگی اور صحت میں اپنے مال سے صدقہ نکالا یہ چیزیں اسے موت کے بعد ملتی رہیں گی۔

لغات:۔ **یلحق** از باب س ملنا۔ **نشر** از باب ن نَشْرًا پھیلانا۔ **مُصْحَف** مقدس کتاب کو کہتے ہیں۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، من جار، ما موصولہ، یلحق فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، المومن مفعول بہ، من جار، عمل مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حسنات مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یلحق کے، بعد مضاف، موت مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ، فعل یلحق اپنے فاعل مفعول بہ متعلق اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، علما موصوف، علم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، نشر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ ولدا موصوف صالحا صفت اول، ترک فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف اول، او عاطفہ، مصحفا موصوف، ورثہ فعل، ھو ضمیر

مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف ثانی، او عاطفہ، مسجدا موصوف، بنی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف ثالث، او عاطفہ، بیتا موصوف، ل جار، ابن مضاف، السبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق مقدم بنا فعل کے، ہو ضمیر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف رابع، او عاطفہ، نہرا موصوف، اجرٰ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف خامس، او عاطفہ، صدقۃ موصوف، اخرج فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، من جار، مال مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول فعل کے، فی جار، صحۃ مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حیوۃ مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر اخرج کا متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف سادس، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر ان کا اسم موخر، ان اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، تلحق فعل مضارع معروف، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے اعمال مذکورہ فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، من جار، بعد مضاف، موت مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ مومن کو موت کے بعد کام آنے والی چیزیں اسکی نیکیاں اور اس کے اعمال ہیں اس حدیث میں سات چیزوں کا ذکر ہے جو موت کے بعد کام آتی ہیں اور صدقہ جاریہ بنتی ہیں (۱) ایسا علم جس کو سیکھ کر آگے سکھایا ہو اور اس کو پھیلایا ہو اس پھیلانے میں پڑھانا بھی داخل ہے اور کتاب تالیف کرنا بھی داخل ہے اس طرح کوئی کتاب کسی مدرسہ کے لئے یا آدمی کے لئے وقف کر دینا بھی

داخل ہے بیان کرنا تقریر کرنا بھی داخل ہے (۲) نیک لڑکا جو باپ کے مرنے کے بعد نیکی کرتا ہے تو ثواب باپ کو بھی ملتا ہے (۳) اچھی کتاب کا کسی کو وارث بنایا ہو اس کے مرنے کے بعد جب کوئی اس کتاب کو پڑھے گا تو ثواب کتاب دینے والے کو ہوگا (۴) مسجد، اپنی زندگی میں کسی نے مسجد بنوائی تھی یا اس کے لئے پیسے دے گیا تھا تو مرنے کے بعد اس کو ثواب پہنچتا رہے گا (۵) مسافر خانہ کسی نے مسافروں کی راحت کے لئے مسافر خانہ بنایا ہو کہ مسافر وہاں آ کر رہتے ہوں سردی و گرمی سے بچاؤ اختیار کرتے ہوں (۶) نہر جاری کروائی ہو کسی جگہ پانی کی ضرورت ہو اس نے پانی کا انتظام کر دیا ہو تو اس کو مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہے گا (۷) صدقہ، جو اس نے اپنی زندگی میں حالت صحت میں کیا ہو یہ سب چیزیں مرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ ہیں مرتے ہی ان کا ثواب ملنا شروع ہو جائیگا۔

(۱۱۰) اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِا لرَّجُلِ الْفَاجِرِ

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسق آدمی سے ضرور قوت دے گا۔

لغات:۔ لیوید باب تفعیل سے ہے قوی کرنا، ثابت کرنا، از باب ض آدَ يَئِيْدُ اَيْدًا مضبوط ہونا، سخت ہونا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ ان کا اسم، لام تاکید، یوید فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہذا اسم اشارہ، الدین مشار الیہ، اسم اشارہ مشار الیہ سے ملکر مفعول بہ، با جار، الرجل موصوف، الفاجر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں حاضر تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھا اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اہل نار میں سے ہے جب لڑائی شروع ہوئی تو اسی منافق نے زبردست لڑائی کی اور زخمی ہوا

(اس منافق کا نام قزمان تھا) تو دوسرے آدمی نے حضورﷺ سے کہا حضرت آپ بتلائیں یہ آدمی جو منافق ہے اور جہنمی ہے اس نے اللہ کی راہ میں کیسے لڑائی کی اور بہت زخمی بھی ہوا اتنے میں لوگ شک کرنے کے قریب تھے کہ اسی منافق آدمی نے تیر دان سے تیر نکالا اور خودکشی کر لی تو کئی صحابہ حضورﷺ کی طرف بھاگے اور کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کی بات کو سچ کر دکھایا ہے اس نے تو خودکشی کر لی ہے اور اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے اس پر حضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ اکبر اشھد انی عبد اللہ ورسولہ اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور یہ اعلان کرو کہ مومن کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائیگا بے شک اللہ تعالی اگر چاہیں تو اسی دین کی تائید اور امداد کبھی فاجر آدمی سے بھی کروا لیتے ہیں۔ فاجر سے مراد منافق ہے۔

(۱۱۱) اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ

ترجمہ:۔ بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کے بارے میں

لغات:۔ **اشراط** شَرَط کی جمع علامت، ایک لفظ ہے راء کے سکون کے ساتھ یعنی شَرْط بمعنی شرط لگانا۔ **الساعۃ** وقت، گھنٹہ، مراد قیامت ہے۔ قرآن پاک میں ہے اقتربت الساعۃ قیامت قریب آگئی ہے۔ جمع ساعات۔ **یتباھی** باب تفاعل سے ہے آپس میں فخر کرنا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، من جار، اشراط مضاف، الساعۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، ان ناصبہ مصدریہ، یتباہی فعل مضارع معروف، الناس فاعل، فی جار، المساجد مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر ان کا اسم موخر، ان اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قیامت کی بہت ساری نشانیاں ہیں ان میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے مسجدوں کے بارے میں فخر کرنے لگیں گے، ایک کہے گا ہماری مسجد زیادہ

خوبصورت ہے دوسرا کہے گا کہ ہمارے مسجد زیادہ خوبصورت ہے۔ اس نشانی کا وقوع شروع ہو چکا ہے۔ فخر کرنا کسی بھی چیز میں جائز نہیں ہے اگر چہ مسجد ہی پر کیوں نہ فخر کیا جارہا ہو فخر کا معنی ہوتا ہے زبان کے ساتھ تکبر کیا جائے تکبر کا معنی ہے کہ دل میں اپنے کو بڑا سمجھے اور دوسروں کو حقیر سمجھے۔ آگے حدیث آرہی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جس کے دل میں ذرہ کے برابر تکبر ہوگا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۱۱۲) اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ جہالت کی شفا پوچھنا ہے۔

لغات:۔ **شفاء** دوا، تندرستی، صحت یابی، جمع اشفیۃ، باب ض شِفَاء تندرست کرنا، صحت دینا۔ اسی سے ہے قرآن میں ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ **العی** عاجز، تھکنے والا، جمع اَعْيَاء، از باب س عَيِيَ فِي الكلام سست ہونا، رک جانا۔ **السوال** از باب ف سُؤَالًا پوچھنا اگر مَسْئَلَۃً مصدر ہو تو معنی مانگنا۔

ترکیب:۔ انما بتاویل لفظ ہو کر مفعول بہ ہے فعل محذوف خذ کا، خذ فعل اپنے فاعل انت ضمیر مستتر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ انما میں ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافۃ عن العمل، شفاء مضاف، العی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، السوال خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم چند ساتھی نکلے سفر میں تو ایک ساتھی کے سر پر پتھر لگ گیا تو اس کا سر زخمی ہو گیا تو جب وہ رات کو سویا تو صبح غسل کی حاجت ہو گئی تو اس زخمی صحابی نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا میرے لئے تیمم کی اجازت ہے تو بعض صحابہ نے کہہ دیا کہ غسل کرنا پڑے گا تو اس نے غسل کیا تو مر گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو ان کو ساری خبر سنائی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کو قتل کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں قتل کریں جب تمہیں مسئلہ کا علم نہیں تھا تو تم نے پوچھا کیوں نہیں؟ پس بے شک جہالت کی شفاء

پوچھنے میں ہے اس کے لئے تیمّم کافی تھا پھر وہ پٹی باندھ کر سارے جسم کو دھو کر پٹی کی جگہ مسح کر لیتا۔

(۱۱۳) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا دارومدار انجاموں ہی کے ساتھ ہے۔

لغات:۔ خواتیم خاتمہ کی جمع ہے انجام، نتیجہ، از باب ض ختم کرنا، مہر مارنا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، الاعمال مبتداء، با جار، الخواتیم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق معتبرۃ محذوف کے، معتبرۃ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ (بسا اوقات) آدمی عمل کرتا ہے جنتیوں والے اور وہ ہوتا ہے اہل نار میں سے بے شک اعمال کا دارومدار تو خاتمہ کے اعتبار سے ہے ۔ انسان کی کامیابی اس وقت ہوتی ہے جب اس کا خاتمہ اچھا ہو کوئی بڑے سے بڑا نیک متقی پرہیز گار صوفی یہ نہیں کہہ سکتا میرا خاتمہ ضرور اچھا ہوگا۔ اسی طرح بڑے سے بڑا گناہ گار یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا خاتمہ خراب ہی ہوگا۔

(۱۱۴) اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ

ترجمہ:۔ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

لغات:۔ القبر جمع قبور، جس جگہ آدمی کو دفن کیا جائے از باب ن، ض میت کا دفن کرنا، **روضة** باغ جمع رَوْضٌ، رِيَاضٌ، رَوْضَاتٌ ۔ **حفرة** گڑھا جمع حُفَرٌ۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، القبر مبتدا، روضۃ موصوف، من جار، ریاض مضاف، الجنۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ

محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او حرف عاطفہ، حفرۃ موصوف، من جار، حفر مضاف، النار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ لمبی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے تو صحابہ کرام دیکھ کر ہنسنا شروع ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں موت یاد ہوتی تو تم نہ ہنستے، پس موت کو خوب یاد کیا کرو کیونکہ قبر ہر رات اعلان کرتی ہے کہ میں دوری کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں، کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ جب نیک آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو، زمین پر جتنے لوگ چلتے تھے سب سے زیادہ تو میری طرف محبوب تھا، اب جبکہ تیرا معاملہ میرے سپرد ہوا ہے تو دیکھے گا کہ میں کیسا اچھا سلوک کرتی ہوں پھر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب کافر یا گناہ گار کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ تیرا آنا نامبارک ہو زمین پر جتنے لوگ چلتے تھے سب سے زیادہ میری طرف تو ہی مبغوض تھا آج پتہ چل جائیگا کہ میں تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں۔ تو زمین چاروں طرف سے مل جاتی ہے اور اس کی ہڈیاں پسلیاں پس جاتی ہیں اور ستر اژدہا اس پر مسلط کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سانپ ایسا زہریلا ہوگا کہ اگر وہ زمین پر پھونک مارے تو ساری دنیا ختم ہو جائے اور زمین سے کوئی شئی نہ اگے یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الجملة الفعلية

ترکیب:۔ الجملۃ موصوف ، الفعلیہ صفت ، موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہوئے فعل محذوف اقراء کے ، اقراء فعل امر ، انت ضمیر مستتر فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۱۵) كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْراً

ترجمہ:۔ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے۔

لغات:۔ الفقر مفلسی محتاجی از باب ک فَقَارَۃ محتاج ہونا ، افتعال افتقار اس کا معنی بھی محتاج ہونا ہے ، فقیر محتاج۔ **کفر** از باب ن چھپانا ، کافر چھپانے والا ، کاشتکار کو کافر کہتے ہیں کیونکہ زمین کے اندر دانوں کو چھپاتا ہے ، قرآن پاک میں ہے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ۔ کفار کافر کی جمع ہے اسی طرح کَفَرۃ بھی آتی ہے۔

ترکیب:۔ کاد فعل از افعال مقاربہ ، الفقر کاد کا اسم ، ان ناصبہ مصدریہ ، یکون فعل ناقص ، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم ، کفرا خبر ، یکون اپنے اسم اور خبر سے مل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر کاد کی ، کاد اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ تنگدستی و غربت کبھی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے وہ اس طرح کہ آدمی اللہ تعالی پر اعتراض کرنے لگ جاتا ہے مجھے تنگ دست کیوں بنایا تو یہ کفر ہی ہے یا تقدیر پر اعتراض کرنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اس لئے جس حالت میں بھی اللہ رکھے شکر ادا کیا جائے ،

غرباء کے لئے خوشخبری بھی ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ غریب لوگ پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرماتے تھے "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَ [illegible] مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ" اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور میری موت بھی

اسی مسکنت میں آئے اور میرا حشر بھی مسکینوں کے ساتھ کیجئے۔

(١١٦) یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ

ترجمہ:۔ اٹھایا جائیگا ہر بندہ کو اسی حالت پر جس پر وہ مرا ہے۔

لغات:۔ یُبْعَثُ مجہول کا صیغہ ہے از باب فتح بَعْثًا بھیجنا، اس کے بعد اَلْمَیَّت ہو تو اس کا معنی ہو گا دوبارہ زندہ کرنا، یَوْمُ الْبَعْثِ بمعنی قیامت کا دن۔

ترکیب:۔ یبعث فعل مضارع مجہول، کل مضاف، عبد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، علی جار، ما موصولہ، مات فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مات کے، مات اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر متعلق ہوئے یبعث کے، یبعث اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص جس حالت پر مرا ہے اسی پر اٹھایا جائے گا اگر دین پر مرا ہے تو دین پر اٹھایا جائے گا اور اگر دنیا پر مرا ہے تو اس پر اٹھے گا اور ذلیل ہو گا اگر ایمان پر مرا ہے تو ایمان پر ہی اٹھایا جائے گا اور خدانخواستہ کفر پر مرا ہے تو کفر پر ہی اٹھایا جائے گا۔

(١١٧) کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ

ترجمہ:۔ کافی ہے آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے کہ بات کرے ہر اس چیز کی جس کو اس نے سنا

ترکیب:۔ کفی فعل ماضی معروف، با زائدہ جار، المرء ممیّز، کذبا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ان ناصبہ مصدریہ، یحدث فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، کل مضاف، ما موصولہ، سمع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل یحدث کے، یحدث فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا کفی کا، کفی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو بات کسی سے سنے آگے بیان کردے تصدیق نہ کرے کہ یہ جھوٹی بات ہے یا سچی بات ہے جو شخص بغیر تحقیق آگے بات بتلائے گا وہ جھوٹا ہوگا اس لئے اس کی ہر بات سے اعتماد اٹھ جائیگا۔

(۱۱۸) يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ

ترجمہ:۔ بخش دیا جائیگا شہید کا ہر گناہ مگر قرضہ۔

ترکیب:۔ یغفر فعل مضارع مجہول، ل جار، الشہید مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کل مضاف، ذنب مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ، الا حرف استثناء، الدین مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ شہید کا ہر گناہ جو حقوق اللہ سے متعلق ہو معاف ہو جاتا ہے مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا یعنی حقوق العباد معاف نہیں ہوتے ان میں خاص طور پر قرضہ ہے اس میں ایک طرف شہید کی فضیلت بیان کی گئی ہے دوسری طرف حقوق العباد کی اہمیت اس قدر شہادت کی سعادت سے مشرف ہو کر یعنی بندوں کا حق معاف نہیں ہوگا۔

(۱۱۹) لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

ترجمہ:۔ لعنت کیا گیا دینار کا غلام اور دراہم کا غلام۔

لغات:۔ **لعن** از باب فتح لَعْنًا لعنت کرنا، رسوا کرنا۔ **الدینار** سونے کا ایک پرانا سکہ جو ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے، جمع دنانیر از باب تفعیل دینار بنانا۔ **الدراھم** درہم کی جمع ہے، درہم چاندی کا

ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے تین ماشے ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ ایک کلوگرام میں ہزار گرام ہوتے ہیں گرام اور ماشہ تقریبا ایک ہیں اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہے، تو اس طرح ایک چھٹانک میں پانچ تولے ہو گئے اور سولہ چھٹانک کا سیر کلو ہوتا ہے گویا کہ اسی تولہ کا ایک سیر، کلو ہو گیا۔

ترکیب:۔ لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدینار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدراہم مضاف الیہ، دونوں مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص درہم، دینار کا غلام بن جائے انھیں کے حصول میں لگا رہے اور اس کی سب سے بڑی فکر یہی ہو، انہی کے بڑھانے کی فکر میں لگا رہتا ہو حلال وحرام کی تمیز نہ کرتا ہو اگر اللہ تعالی مال دیں تو راضی ہو اور نہ ملے تو ناراض ہو جائے ایسے شخص پر اللہ تعالی کی لعنت ہوتی ہے اللہ کی رحمت سے دوری ہوتی ہے۔

(۱۲۰) حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

ترجمہ:۔ جہنم ڈھانپی گئی ہے خواہشات کے ساتھ اور جنت ڈھانپی گئی ہے مشقتوں کے ساتھ۔

لغات:۔ **حُجِبت** از باب نصر حَجْبًا حِجَاباً چھپانا، حائل ہونا، اسی سے ہے حاجب بمعنی دربان، گیٹ کیپر، جمع حَوَاجِبُ حواجیبُ۔ **النار** آگ مراد جہنم، جمع اَنْوُر، نِیران، نِیْرَة از باب نصر روشن ہونا۔ **الشهوات** جمع شهوة کی خواہش، از باب ن، س شهوةً خواہش کرنا۔ **المکارہ جمع مَکْرَہَ** کی بمکروہ، ناپسندیدہ، از باب س کَرِہَا کراہۃً ناپسند کرنا۔

ترکیب:۔ حجبت فعل ماضی مجہول، النار نائب فاعل، با جار، الشہوات مجرور، دونوں مل کر متعلق

فعل کے، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، حجبت فعل ماضی مجہول، الجنۃ نائب فاعل، با جار، المکان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل مجہول فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جنت اسوقت حاصل ہوتی ہے جب آدمی خواہشات کا مقابلہ کرے نفس کی مخالفت کرے۔ مشقت اٹھائے اس مشقت اٹھانے کے بدلہ میں جنت میں داخل کردیا جائے گا اور دوزخ میں اس وقت آدمی داخل ہوتا ہے جب ناجائز خواہشات پر عمل کرے گویا کہ جہنم ناجائز خواہشات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے۔

(۱۲۱) یَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَیَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ

ترجمہ:۔ ابن آدم بوڑھا ہوجاتا ہے اور اسکی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال پر حرص کرنا اور عمر پر حرص کرنا۔

لغات:۔ یَهْرَمُ باب س هَرَمًا بوڑھا ہونا، کمزور ہونا، هَرِم بوڑھا شخص، جمع هَرِمُون، هَرمیٰ. **یشیب** باب ض شبابًا جوان ہونا، شَابٌّ جوان کو کہتے ہیں جمع شُبّان۔

ترکیب:۔ یہرم فعل مضارع معروف، ابن مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یشیب فعل مضارع معروف، من جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اثنان مبدل منہ، الحرص مصدر ذوالحال، علی جار، المال مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر سے مل کر حال، حال ذوالحال ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الحرص مصدر ذوالحال، علی جار، العمر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر سے مل کر حال، ذوالحال حال ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر

فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ انسان بوڑھا رہتا ہے اور اس میں دو لالچیں بڑھتی رہتی ہیں ایک یہ کہ مال کا لالچی بن جاتا ہے کہ جتنا مال آئے اسکو کم سمجھتا ہے دوسرا یہ کہ عمر کا لالچی بن جاتا ہے کہ عمر میں اضافہ ہو جائے ایک حدیث میں آتا ہے اگر اولاد آدم کی ایک وادی سونے کی ہو تو پھر خواہش کرے گا کہ میری دو وادیاں سونے کی ہوں اور اس کا منہ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

(۱۲۲) نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَه‘

ترجمہ:۔ دین میں سمجھ رکھنے والا آدمی بہت اچھا ہے اگر اس کی طرف احتیاج کی جائے تو نفع دیتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو اپنے آپ کو اس سے بے پرواہ کر دے۔

لغات:۔ **نِعْمَ** افعال مدح میں سے ہے معنٰی ہے بہت عمدہ۔

ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل فاعل، الفقیہ صفت مشبہ ھو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدین مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے صفت مشبہ کے، صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: دوسری ترکیب:۔ نعم فعل مدح اپنے فاعل الرجل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم، الفقیہ فی الدین مبتداء موخر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تیسری ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل مبدل منہ، الفقیہ فی الدین بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چوتھی ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، الفقیہ فی الدین خبر، مبتداء محذوف ھو کی، ھو مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

ان حرف شرط، احتیج فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نفع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان شرطیہ، استغنی فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، عن جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اغنی فعل ماضی معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، نفس مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ، جملہ معطوف علیہ اور جملہ معطوفہ ملکر بیان ہوا۔

تشریح:۔ اچھا عالم وہ ہوتا ہے کہ جب لوگ اس کی طرف کوئی حاجت لائیں تو وہ پوری کر دے یعنی کوئی مسئلہ پوچھیں تو بتا دے اور اگر لوگ متوجہ نہ ہوں تو بے پرواہی اور بے احتیاجی ظاہر کریں تو اس عالم کو بھی چاہئے کہ اپنے نفس کو بھی ان سے بے نیاز رکھے۔

(۱۲۳) يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

ترجمہ:۔ میت کے پیچھے جاتی ہیں تین چیزیں، پس لوٹ آتی ہیں دو چیزیں اور باقی رہتی ہے اس کے ساتھ ایک چیز، پیچھے جاتے ہیں اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل پس لوٹ آتے ہیں اس کے گھر والے اور مال اور باقی رہتا ہے اس عمل۔

لغات:۔ یتبع باب س تَبَعاً پیچھے چلنا، باب افتعال اتباع اس کا معنی بھی چلنا۔

ترکیب:۔ یتبع فعل مضارع، المیت مفعول بہ، ثلثۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، ف عاطفہ، یرجع فعل، اثنان فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف، واؤ عاطفہ، یبقی فعل مضارع، مع مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، واحد فاعل، فعل فاعل اور

مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوف ہوا، جملہ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے ملکر مبین، یتبع فعل مضارع، ہ ضمیر مفعول بہ، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مالہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عملہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر فاعل یتبع کا، یتبع اپنے مفعول اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوف علیہ ف عاطفہ، یرجع فعل مضارع، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مالہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوف، واؤ عاطفہ، یبقی فعل مضارع، عملہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلہ خبر یہ معطوف، جملہ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے ملکر پہلے جملے کا بیان ہوا۔

تشریح:۔ جب آدمی مرتا ہے تو اس کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں (۱) میت کے گھر والے اور رشتہ دار یہ قبر تک پہنچا آتے ہیں (۲) میت کا مال بھی ساتھ جاتا ہے مال سے مراد یہاں اس کے غلام ہیں یا نوکر اور چار پائی سواریاں وغیرہ (۳) اس کا عمل بھی ساتھ جاتا ہے لیکن ان تین چیزوں سے دو چیزیں واپس آجاتی ہیں یعنی گھر والے اور رشتہ دار یا جو بھی قبر تک ساتھ جائیں وہ سب واپس آجاتے ہیں اور اس کا مال بھی واپس آجاتا ہے اگر کوئی چیز مرنے والے کے ساتھ رہتی ہے تو وہ اس کے اعمال ہیں جو اس نے دنیا میں اخلاص کے ساتھ کیے تھے لہذا سب سے اچھا دوست انسان کے لیے اسکے اعمال ہوئے جو آخر تک اس کے ساتھ رہتے ہیں لہذا انسان کو زیادہ سے زیادہ عمل صالحہ کے کمانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۲۴) كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ
وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ

ترجمہ:۔ بڑی خیانت یہ ہے تو اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرے وہ تیری تصدیق کرنے والا ہو اور تو اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہو۔

ترکیب:۔ کبرت فعل ماضی معروف، ضمیر ھی مستتر مبہم ممیز، خیانۃ تمیز، ممیز اور تمیز ملکر مفسر، ان ناصبہ مصدریہ، تحدث فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر فاعل، اخ مضاف، ک مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، ھو مبتداء، لک جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا مصدق کا، مصدق صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، انت ضمیر منفصل مبتداء، بہ جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا کاذب کا، کاذب صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، جملہ معطوف علیہ معطوف سے ملکر حال، ذوالحال اور حال ملکر مفعول اول، حدیثا مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر تفسیر، مفسر اور تفسیر ملکر فاعل ہوا کبرت فعل کا، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مسلمان بھائی کو ایسی بات بتانا کہ وہ اسے سچا سمجھتا ہو حالانکہ وہ جھوٹا ہو تو یہ جھوٹ کے ساتھ ساتھ بہت بڑی خیانت بھی ہے کیونکہ کسی کو صحیح بات بتلانا اس کا حق ہے

(۱۲۵) بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ
وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ

ترجمہ:۔ برا بندہ ہے ذخیرہ اندوز اللہ تعالی بھاؤ سستا کرے تو غمگین ہوتا ہے اور اگر مہنگا کردے تو خوش ہوتا ہے۔

لغات:۔ المحتکر باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے احتکار کا معنی کسی چیز کو مہنگا فروخت کرنے کیلئے روک رکھنا، باب ض حَکْرًا ظلم کرنا، تنگی کرنا۔ **ارخص** باب افعال سستا کرنا، باب کرم رُخصًا سستا ہونا، رَخِیص سستے کو کہتے ہیں۔ **الاسعار** جمع سِعْرٌ کی بمعنی نرخ، بھاؤ۔ اغلاھا باب افعال کا ماضی ہے اس کا معنی ہے بھاؤ گراں کرنا، مجرد کے باب نصر سے ہے زیادہ کرنا، بلند کرنا۔

ترکیب:۔ بئس فعل ذم، العبد فاعل، المحتکر مخصوص بالذم، فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالذم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، ان حرف شرط، ارخص فعل ماضی، لفظ اللہ فاعل، الاسعار مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، حزن فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط و جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ، وان اغلاہا فرح تک سابق جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ جملہ معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ اولی کا بیان ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں کھانے کی چیزوں میں بوقت قحط ذخیرہ کرنے والے کو منع کیا گیا ہے اگر اللہ تعالی سستا کر دیں تو غمگین ہو جاتا ہے کہ اب میرا کام بند ہو جائے گا یا خراب ہو جائے گا اور اگر ریٹ بڑھ جائے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ اب میرا کام خوب چلے گا اگر کھانے کی چیزوں کے علاوہ ذخیرہ اندوزی کرتا ہے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوع اخر من الجملة الفعلية

ترکیب:۔ نوع موصوف، آخر صیغہ اسم تفضیل، من جار، الجملۃ موصوف، الفعلیۃ صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے آخر، اخر صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر خبر ہوئی مبتداء محذوف ہذا کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲۶) لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

ترجمہ:۔ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

لغات:۔ قتات چغل خور باب ن قتاً جھوٹ بولنا۔

ترکیب:۔ لا یدخل فعل مضارع معروف، الجنۃ مفعول فیہ، قتات فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا یعنی لڑانے کیلئے کسی بات کو کبھی ادھر نقل کرتا ہے اور کبھی ادھر نقل کرتا ہے یہ چغل خور کہلاتا ہے یہ اپنی سزا بھگت کر پھر جنت میں جاسکتا ہے سیدھا جنت میں نہیں جاسکتا ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ اگر اللہ تعالی معاف فرمادیں تو پھر سیدھا جنت میں داخل ہوسکتا ہے۔

(۱۲۷) لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

ترجمہ:۔ نہیں داخل ہوگا جنت میں قطع رحمی کرنے والا۔

لغات:۔ قاطع اسم فاعل کا صیغہ ہے باب ن **قَطْعاً** جدا کرنا، کاٹنا اگر اس کے بعد رحم ہو تو معنی ہوگا رشتہ داروں سے تعلق کو جوڑنا۔

ترکیب:۔ سابق کی طرح ہے۔

تشریح:۔ جو رشتہ داروں سے تعلقات کو توڑنے والا ہے وہ سیدھا جنت میں داخل نہیں ہوسکتا صلہ رحمی کرنا یعنی رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھنا بڑی فضیلت کا باعث ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے مال میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں وسعت ہو وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

(۱۲۸) لَایُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ

ترجمہ:۔ نہیں ڈسا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار۔

لغات:۔ لایلدغ باب ف **لَدْغاً** ڈسنا، کہا جاتا **لَدَغَتْهُ الْعَقْرَبُ** اسے بچھو نے ڈس لیا۔ **جُحْرٌ** سوراخ، بل، جمع اَجْحَارٌ، باب ف جَحَراً سوراخ میں داخل ہونا۔

ترکیب:۔ لایلدغ فعل مضارع مجہول، المومن نائب فاعل، من حرف جار، جحر موصوف، واحد صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے لایلدغ کے، مرتین صفت موصوف محذوف لدغین کی، موصوف صفت ملکر مفعول مطلق، فعل مجہول اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول

مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

شان ورود:۔ جنگ بدر کے موقع پر ابوغرہ شاعر کافر کو آنحضرت ﷺ نے قید کرلیا پھر اس پر احسان کرتے ہوئے اس سے معاہدہ کیا کہ تو میرے خلاف لوگوں کو برانگیختہ نہ کرنا اور میری ہجو بھی نہ کرنا اس کے بعد اس کو چھوڑ دیا مگر اس نے معاہدہ کو توڑتے ہوئے حضور ﷺ کے خلاف لوگوں کو برانگیختہ بھی کیا اور ہجو بھی کی اسکو حضور ﷺ نے قید کرلیا اب پھر وہ احسان چاہ رہا تھا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(۱۲۹) لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

ترجمہ:۔ نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ نہ محفوظ ہوں اس کے پڑوسی اس کے شر سے۔

لغات:۔ **جار** پڑوسی، جمع جِیرَانٌ، جِیرَۃٌ، اَجْوَارٌ، باب مفاعلہ مجاورۃً پڑوس میں ہونا۔ **بوائقہ** بَائِقَۃٌ کی جمع مصیبت، شر، فساد۔

ترکیب:۔ لا یدخل فعل مضارع معروف، الجنۃ مفعول فیہ، من موصولہ، لا یامن فعل مضارع معروف، جار مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، بوائق مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر فاعل ہوا لا یدخل کا، لا یدخل فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تشریح:۔ ایسا شخص بھی سیدھا جنت میں بغیر سزا کے نہیں جا سکتا جو اپنے پڑوسیوں کو تنگ کرتا ہو اس کے پڑوسی ہر وقت اس کے شر سے ڈرتے ہوں ان کا سکون ختم ہو یہ ہر وقت شرارتوں میں مصروف رہتا ہو جب تک ان سے معافی نہ مانگے اس وقت تک یہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۳۰) لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِالْحَرَامِ

ترجمہ:۔ نہیں داخل ہوگا جنت میں ایسا جسم جس کو غذا دی گئی ہو حرام کے ساتھ

لغات:۔ **غذی** باب تفعیل سے ہے ماضی مجہول کا صیغہ ہے تَغْذِیَۃٌ مصدر ہے کسی کو کھانا کھلانا اور پرورش کرنا، باب ن غَذْوًا خوراک دینا اسی سے ہے غذاء بمعنی خوراک جمع اَغْذِیَۃٌ۔

ترکیب:۔ لا یدخل فعل مضارع، الجنۃ مفعول فیہ، جسد موصوف، غذی فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، الحرام مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جس جسم کی پرورش اور نشو نما حرام کے ذریعہ ہوتی ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا یعنی اس حرام کھانے کی سزا بھگت کر پھر جنت میں جائے گا شروع ہی سے جنت میں نہیں جا سکتا ہاں جس کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں وہ بغیر سزا کے بھی جنت میں جا سکتا ہے حرام غذا کھانا مثلاً سود کے پیسوں سے کھانا، رشوت کا مال کھانا یا کوئی اور ناجائز کمائی کر کے کھانا وغیرہ وغیرہ۔

(۱۳۱) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ

ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی ایک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اسکے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لایا ہوں۔

لغات:۔ **ھوی** یہ سمع سے مصدر ہے بمعنی خواہش۔

ترکیب:۔ لا یومن فعل مضارع، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حتی جار، یکون فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر ان، ہواہ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم، تبعا صیغہ صفت، لام جار، ما موصولہ، جئت فعل با فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا تبعا کے، تبعا صیغہ اسم صفت اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر بوجہ ان مقدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے لا یومن کے، لا یومن فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مومن کامل اس وقت آدمی ہو سکتا ہے جب اس کی تمام خواہشات شریعت کے مطابق ہو جائیں جس کو آنحضرت ﷺ لائے ہیں یعنی جب تک انسان سنت کا اتباع نہیں کرتا کامل مومن نہیں ہو سکتا۔

(۱۳۲) لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِماً

ترجمہ:۔ نہیں ہے حلال کس مسلمان کیلئے کہ ڈرائے کسی مسلمان کو۔

لغات:۔ یروع باب تفعیل سے ہے اس کا معنی ہے ڈرانا، گھبرا دینا۔

ترکیب:۔ لا یحل فعل مضارع منفی، لام جار، مسلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ان ناصبہ مصدریہ، یروع فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، مسلما مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا لا یحل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح شان ورود:۔ ابن ابی لیلی تابعی فرماتے ہیں کہ ہمیں صحابہ کرام نے بیان کیا کہ وہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے سفر میں تھے۔ ایک صحابی سو گئے دوسرے صحابی نے رسی ان کے بدن کے کسی حصہ پر باندھ دی تو وہ گھبرا گئے تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا یحل......الخ

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے کسی مسلمان بھائی کو ڈرانا حرام ہے پھر ڈرانا عام ہے باتوں سے ہو یا عمل سے ہو باتوں سے مثلاً دھمکی دینا اور عمل سے مثلاً بندوق پکڑ کر اس کی طرف رخ کرنا۔

(۱۳۳) لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتاً فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرٌ

ترجمہ:۔ نہیں داخل ہوتے فرشتے ایسے گھر میں جس میں کتا ہو یا تصویریں ہوں۔

ترکیب :۔ لا تدخل فعل مضارع معروف، الملائکۃ فاعل، بیتا موصوف، فی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، کلب معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید نفی، تصاویر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :۔ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت کا معاملہ نہیں فرماتے اس آدمی سے جو ایسے گھر یا کمرہ میں ہو جس میں کتا یا تصویر ہو کسی جاندار کی۔ اور اس دوران ثواب میں کمی آتی رہتی ہے۔

اس حدیث سے ملائکہ سے مراد ملائکہ رحمت ہیں نہ کہ مطلق فرشتے یہی وجہ ہے کہ حفاظت کرنے والے فرشتے اور موت کے فرشتے آتے ہیں مگر ان کو کتے اور تصویر سے کراہت ضرور ہوتی ہے جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے اس لئے نہیں آتے کہ خنزیر کے بعد سب سے زیادہ نجاست والا اور گندہ جانور یہی کتا ہے کتا نجاست بہت زیادہ کھاتا ہے اور خود بھی نجس ہے اور حرام جانوروں میں سے ہے اس لئے جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کتے کی بدبو ہوتی ہے اور رحمت کے فرشے بدبو میں نہیں جاتے اور جہاں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے اس لئے نہیں آتے کہ تصویر کشی انسانی استطاعت کی حد تک خدا کی خالقیت کا ایک قسم کا مقابلہ ہے اس لئے بخاری شریف کی حدیث ہے **اشد الناس عذابا یوم القیامۃ اللذین یضاھون بخلق اللہ** یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی در پردہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسی مخلوق ہم بھی بنا سکتے ہیں۔

(۱۳۴) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

ترجمہ:۔ تمہارا کوئی بھی (کامل) مومن ہو نہیں سکتا جب تک میں اسے اپنے باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ترکیب:۔ لا یومن فعل مضارع معروف، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حتی جار، اکون فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر ان، انا ضمیر مستتر اس کا اسم، احب صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیہ جار مجرور مل کر متعلق احب کے، من جار، والدہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ولدہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، الناس موکد، اجمعین تاکید، موکد تاکید مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہوئے احب کے، احب صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر فعل ناقص اکون کی، اکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتقدیر ان مصدر کی تاویل ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا یومن کے، لا یومن اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ محبت دو قسم کہ ہوتی ہے طبعی اور عقلی حدیث شریف میں جس محبت کا ذکر ہے اس سے مراد عقلی ہے طبعی محبت وہ ہوتی ہے جو طبعیت کی وجہ سے ہو جائے اور طبعاً کسی کی طرف میلان زیادہ ہو جائے یہ غیر اختیاری ہے اور عقلی محبت وہ ہے کہ عقلی طور پر سوچ سمجھ کر درجہ بدرجہ سب سے ہونی چاہیے یعنی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ محبت عقلاً خالق سے ہونی چاہیے پھر مخلوق میں سے اس ذات سے جس کا درجہ سب سے بڑھا ہوا ہے یہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مخلوقات میں سب سے اونچا مقام محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے لہذا دوسرے نمبر پر حضور ﷺ سے محبت عقلیہ ہونی چاہیے۔

اس حدیث شریف کا مطلب بھی یہی ہے کہ حقیقی مومن وہی ہے جس نے تمام دنیا حتی

کہ اپنے والدین اور اولاد سے بھی زیادہ محبت حضور اقدس ﷺ سے رکھی۔

(۱۳۵) لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

ترجمہ:۔ کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ پس جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو آگ میں داخل ہوگا۔

ترکیب:۔ لایحل فعل مضارع معروف، لام جار، مسلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ان ناصبہ مصدریہ، یھجر فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، اخاہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فوق مضاف، ثلاث مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل ہوا لایحل کا، لایحل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فا تفریعیہ، من شرطیہ، ہجر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فوق ثلث مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، ف عاطفہ، مات فعل ماضی معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر شرط، دخل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، النار مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان بھائی سے اگر تعلق ہے تو ختم نہیں کرنا چاہیے اگر بالفرض کسی وجہ سے قطع تعلقی ہو جائے تو سلام میں پہل کر کے تعلق بحال کر لینا چاہیے۔ اگر تین دن تک بھی ناراضگی ختم نہ کی تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ناراضگی کی حالت میں مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ اور یہ وعید اس وجہ سے ہے کہ اگر ناراضگی دنیا کی وجہ سے ہے۔ اگر دین کی وجہ سے ہے یعنی دوسرا مسلمان بدعتی ہے۔ یا اور کسی فسق میں مبتلا ہے۔ تو ایسے شخص سے نہ بولنا شرعاً جائز ہے۔

(۱۳۶) اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ

ترجمہ:۔ خبردار کسی مسلمان کا مال استعمال کرنا اس کی دل کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔

ترکیب:۔ الا حرف تنبیہ، لا یحل فعل مضارع، مال مضاف، امرئ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، الا حرف استثناء لغو، ب جار، طیب مصدر مضاف، نفس مضاف الیہ، من جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی شخص کا مال استعمال کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک مال کا مالک خوش ہو کر نہ دیدے۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے ناحق زمین کا کچھ حصہ لیا تو قیامت کے دن ساتویں زمین تک اسکو دھنسا دیا جائے گا۔

(۱۳۷) لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

ترجمہ:۔ رحمت نہیں چھینی جاتی مگر بد بخت سے۔

ترکیب:۔ لا تنزع فعل مضارع مجہول، الرحمۃ نائب فاعل، الا حرف استثناء، من جار، شقی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہر کام اور ہر بات نرمی، شفقت اور پیار سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہمیشہ طالب ہی بننا چاہیے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم رحم کیا کرو۔ اے لوگو! زمین میں تو رحم کرے گی وہ ذات جو آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ بہر حال اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ مگر جو بد بخت ہو سخت دل ہو کسی پر رحم نہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے رحمت چھین لیتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالبان کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ چھوٹوں پر رحم کریں اور بڑوں کا احترام کریں ورنہ

اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں۔

(۱۳۸) لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ

ترجمہ:۔ فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔

لغات:۔ رُفْقَةٌ ساتھیوں کی جماعت۔ جَرَس گھنٹی۔

ترکیب:۔ لاتصحب فعل مضارع، الملائکۃ فاعل، رفقۃ موصوف، فی جار، ھا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل محذوف ثبت کے، کلب معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، جرس معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ اب یہ ہے کہ سفر میں چند ساتھی جا رہے ہوں۔ ساتھ کتا ہو جب بھی رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے۔ اور جس جماعت کے ساتھ گھنٹی ہو تو بھی فرشتے ساتھ نہیں رہتے۔ کیونکہ مسلم کی حدیث میں ہے۔ کہ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔ اور فرشتے شیطان کی ضد ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے شیطان نافرمان ہی نافرمان ہے۔ اور فرشتے مطیع ہی مطیع ہیں۔ اس لئے جہاں شیطان ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ اور جہاں رحمت کے فرشتے ہوں وہاں شیطان نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صیغ الامر والنھی

ترکیب:۔ صیغ مضاف، الامر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، النہی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف ہذہ کی، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۳۹) بَلِّغُوْ عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً

ترجمہ:۔ پہنچاؤ مجھ سے اگر چہ ایک آیت ہو۔۔

ترکیب:۔ بلغوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، عن جار، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واؤ مبالغہ، لو شرطیہ وصلیہ، آیۃ خبر فعل محذوف کانت کی، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واؤ مبالغہ وصلیہ، آیۃ خبر، فعل محذوف کانت کی، کانت فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اس کا اسم، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، اس کی جزا مقابل کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے یعنی ولو کانت آیۃ فبلغوا عنی۔

تشریح:۔ یعنی جو کچھ تم نے سنا ہے۔ اور جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے۔ مجھ سے بالواسطہ یا بلا واسطہ اقوال میں سے ہو یا افعال میں سے یا تقریرات میں سے اسکو آگے پہنچاؤ جہاں تک تمہاری طاقت ہے۔ اگر چہ ایک آیت بھی ہو۔ یعنی اگر چہ تھوڑی مقدار ہو اس حدیث میں ولو آیۃ فرمایا گیا۔ ولو حدیثا نہیں کہا گیا۔ اگر چہ حدیث کی تبلیغ بھی ضروری ہے اس کی کئی وجوہات نقل کی گئی ہیں (۱) جب آیت کی تبلیغ کا حکم ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی پر ہے تو پھر حدیث کی تبلیغ تو بطریق اولی ضروری ہوگی (۲) بعضوں نے آیت سے مراد ہر کلام مفید لی ہے۔ اس لئے لفظ آیت میں قرآن کریم کی آیت بھی آگئی اور حدیث بھی آگئی۔ کیونکہ یہ سب کلام مفید ہی ہیں۔

(۱۴۰) اَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

ترجمہ:۔ اتارو لوگوں کو ان کے مرتبہ میں۔

لغات:۔ انزلوا باب افعال سے انزال اتارنا مجرد سے ہے نُزولاً اترنا۔

ترکیب:۔ انزلو فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الناس مفعول بہ، منازل مضاف، ھم مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ ہر شخص کو اس کے مرتبہ پر رکھ کر بات کرو اور ہر شخص کا اکرام اس کی شرافت کے مطابق شریف اور کمینہ کو برابر مت کرو۔ اور اسی طرح خادم اور مخدوم کو بھی برابر نہ کرو۔

(۱۴۱) اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا

ترجمہ:۔ سفارش کرو پس تم اجر دیے جاؤ گے۔

لغات:۔ اشفعوا باب سمع سفارش کرنا۔ **فلتوجروا** باب ن، ض، بدلہ دینا۔ اسی سے اجر ہے۔ یعنی بدلہ جمع اُجورٌ۔

ترکیب:۔ اشفعوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر امر، ف جوابیہ، لتوجروا امر مجہول، ضمیر بارز نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا غرض مند آتا تو یوں فرماتے اشفعوا فلتوجروا یعنی سفارش کرو ثواب ملے گا۔ اگر جائز کام کی سفارش ہے تو سفارش جائز ہے اور باعث اجر ہے۔ کیونکہ بھائی کی امداد میں شامل ہے۔ گناہ کے کام میں سفارش کرنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ سفارش کرنے والا سبب بنا ہے گناہ کرنے کا۔ لہذا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

(۱۴۲) قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

ترجمہ:۔ تو کہہ میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر پھر اس پر قائم رہ۔

لغات:۔ استقم باب استفعال سے امر کا صیغہ ہے۔ سیدھا ہونا، قائم رہنا، درست ہونا۔

ترکیب:۔ قل امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، آمنت فعل، ضمیر بارز فاعل، با جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، ثم عاطفہ، استقم امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت سفیانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے آپ ایسی بات بتائیے اسلام کے بارے میں کہ پھر آپ کے بعد کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہے یعنی شریعت کی پوری پوری پابندی کرنا یہ ارشاد ماخوذ ہے اس آیت کریمہ سے ''ربنا اللہ ثم استقاموا'' استقامت پورے دین کو شامل ہے۔ ہر نیکی کے کرنے کو اور اس پر ثابت قدم رہنے کو اور ہر گناہ سے بچنے کو اور اس پر ثابت قدم رہنے کو استقامت کہا جاتا ہے۔ استقامت بہت بڑی چیز ہے اس لئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے سورت ھود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس میں ثم استقم نازل ہوا ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ استقامت راستہ پر اتنی مشکل ہے جتنا پل صراط پر چلنا۔

(۱۴۳) دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ

ترجمہ:۔ جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ اس کی طرف جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔

لغات:۔ یریبک باب افعال میں سے ہے اِرَابَۃً شک میں ڈالنا۔ اسی سے رَیبٌ ہے یعنی شک قرآن پاک میں ہے (ذالک الکتٰب لا ریب فیہ)

ترکیب:۔ دع امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، یریب فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، الی جار، ما موصول، لا یریب فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دو جس میں شک ہے۔ اور جس مین شک نہیں ہے اس چیز کو لے لو۔ کیونکہ سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ باعث بے قراری ہے۔ اس حدیث میں اولی اور بہتر پر عمل کرنے کا ارشاد ہے۔ کیونکہ مشکوک چیز پر اگرچہ عمل کرنا جائز ہوتا ہے لیکن یہ خلاف اولی ضرور ہے۔

(۱۴۴) اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

ترجمہ:۔ تو ڈر اللہ تعالی سے جہاں کہیں بھی ہو اور پیچھے کر برائی کے نیکی کو یہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ رہ۔

لغات:۔ تمحھا از باب ن محوا مٹانا، اسی سے ہے ماحی مٹانے والا۔

ترکیب:۔ اتق امر حاضر، انت ضمیر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، حیث مضاف، ما موصولہ، کنت فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصولہ صلہ ملکر مضاف الیہ ہوا حیث مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، اتبع امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، السیئۃ مفعول اول، الحسنۃ موصوف، تمح فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر

جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، خالق امر حاضر انت ضمیر مستتر فاعل الناس مفعول بہ ب جار خلق موصوف حسن صفت دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضور ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں (۱) جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالی سے ڈرتا رہے۔ یعنی وہ ہر جگہ دیکھتے ہیں کہیں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھنا۔

(۲) اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کرنا تاکہ اس گناہ کو مٹا دے۔

(۳) لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ یہ خطاب صرف صحابہ کے لئے ہی نہیں تھا بلکہ ہر مسلمان کو خطاب ہے کہ ظاہری و باطنی اخلاق درست ہونے چاہیے۔ مسلمان کے ظاہری اخلاق یہ کہ بڑوں کا اکرام ہو، چھوٹوں سے شفقت سے پیش آئے۔ باطنی اخلاق یہ کہ تکبر، حسد، کینہ، بغض وغیرہ سے دل کو صاف رکھے۔

(۱۴۵) لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِناً وَ لَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

ترجمہ:۔ تو دوست نہ بنا مگر مومن کو اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر متقی۔

لغات:۔ لا تصاحب باب مفاعلہ مُصاحبۃً باب س صُحبۃً ساتھی ہونا، دوستی کرنا۔ **تقیٌّ** پرہیزگار۔

ترکیب:۔ لاتصاحب نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الاحرف استثناء لغو، مومنا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر بملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لا یاکل نہی غائب،

طعامک مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، الاحرف استثناء لغو، تقی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح: اگر دوستی لگانی ہے، ساتھی بنانا ہے تو صرف کامل مومن کو بنانا ہوگا اور اپنے اپ کو کفار، فاسق فاجر اور منافق کی صحبت سے بچاؤ کہ ان کی صحبت سے تیرا دین کمزور ہوگا ان کی صحبت تیرے دین کو نقصان پہنچانے والی ہے۔

دوسرے جملے میں ارشاد فرمایا کہ تیرا کھانا پرہیز گار کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے یہاں کھانے سے مراد دعوت والا کھانا ہے ضرورت والا کھانا مراد نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے وقت تو کافر کو بھی کھانا کھلانا ممنوع نہیں ہے۔

(۱۴۶) اَدِّ الْاَ مَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ

ترجمہ: ادا کر امانۃ اس کی طرف جس نے آپ کو امین بنایا ہے اور جو تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر۔

ترکیب: ادا امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الامانۃ مفعول بہ، الی جار، من موصول، ائتمن فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لاتخن نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، من موصول، خان فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل لاتخن اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح: اگر آپ کے پاس کسی نے کوئی چیز یا رقم بطور امانت رکھی ہے تو آپ کے ذمہ لازم ہے کہ اس امانت کو سنبھال کر رکھیں جب وہ واپسی کا مطالبہ کرے تو اس کو فورا واپس کریں اگر کسی نے آپ کے ساتھ خیانت کی ہے تو آپ اس سے خیانت نہ کریں بلکہ آپ کو اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔

(۱۴۷) لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمُّكُمْ قُرَّائُكُمْ

ترجمہ:۔ چاہئے کہ اذان دیں تمہارے لئے تم میں بہتر اور چاہئے کہ تمہاری امامت کرائیں تمہارے قاری۔

لغات:۔ لیوذن باب تفعیل اَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ، اذان دینا۔ ولیؤمکم از باب ن اَمًّا، اَمَّ بالقوم امام بننا، امامت کرنا۔ **قُرَّائِکم** جمع قاری کی۔

ترکیب:۔ لیؤذن امر غائب، لکم جار مجرور متعلق فعل کے، خیارکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لیؤم امر غائب، کم ضمیر مفعول بہ، قراءکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جو پرہیزگار ہو اس کو اذان دینی چاہئے اور جو زیادہ قراءت جانتا ہو یعنی اچھا قاری ہو اس کو امامت کرانی چاہئے۔

(۱۴۸) لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ يَبْدَءْ بِالسَّلَامِ

ترجمہ:۔ ایسے شخص کو اجازت نہ دو جو سلام سے ابتداء نہ کرے۔

ترکیب:۔ لاتأذنوا نہی حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، لام جار، من موصول، لم یبدا فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، السلام مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی کے گھر جائیں یا کسی کے کمرے میں جائیں تو داخل ہونے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور اجازت لینا سنت ہے۔ اب اجازت کا طریقہ یہ ہے کہ دروازہ کو کھٹکھٹایا

جائے یا زور سے سلام کیا جائے تا کہ اندر والا سن لے۔ حضور ﷺ کسی کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو السلام علیکم اور ایک روایت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ اجازت کا بہتر طریقہ سلام ہے۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے جو پیچھے گذر چکی ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہوتا ہے۔

(۱۴۹) لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

ترجمہ: نہ نکالو بڑھاپے کو پس بے شک وہ مسلمان کا نور ہے۔

لغات: **لا تنتفوا** باب افتعال سے نہی کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے منتفی ہونا، دور ہونا، از باب ضرب نَتْفًا اکھاڑنا، اسی سے ہے مِنْتَاف موچنا، چمٹی۔ **الشیب** سفید بال، بڑھاپا، از باب ض شَیْبًا و شَیْبَۃً بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔

ترکیب: لا تنتفوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشیب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فا تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر ان کا اسم، نور مضاف، المسلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ان کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

تشریح: بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ مسلمان کا نور ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خضاب لگانا جائز نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے خضاب لگایا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس گیا تو وہ میرے لئے حضور ﷺ کا خضاب لگا ہوا ایک بال لائیں۔ زیب وزینت کے لئے کالا خضاب لگانا جائز نہیں، یہاں یہ ہے کہ سفید بالوں کو جڑوں سے نہ اکھیڑو کیونکہ یہ مسلمان کا نور ہے اور باعث بخشش ہے، آگے ارشاد فرمایا کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوا اللہ تعالی نے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی اور ایک گناہ معاف کر دیا اور ایک درجہ بلند کر دیا۔

(۱۵۰) اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَ ازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ

ترجمہ:۔ دنیا سے اعراض کر کہ اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس کی چیز سے اعراض کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

لغات:۔ **ازھد** از باب س، ف **زُھْدًا، زَھَدًا** بے رغبتی سے کسی کو چھوڑنا۔

ترکیب:۔ ازہد امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدنیا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر امر، یحبب فعل مضارع، ک ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ معطوف علیہا ہوا۔ واؤ عاطفہ، ازہد امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، ما موصولہ، عند مضاف، الناس مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر امر، یحبب فعل، ک ضمیر مفعول بہ، الناس فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جواب امر، امر اور جواب امر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ایسا کام بتائیں کہ جس کے کرنے سے اللہ تعالی مجھ سے محبت کریں اور لوگ بھی محبت کریں تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا سے اعراض کر یعنی اس کی زیب وزینت اور اس کی نمائش کی طرف شوق نہ رکھ کیونکہ جب دنیا میں پھنس گیا تو اللہ تعالی کی اطاعت سے غافل ہو جائیگا۔ اور جب تو نے دنیا سے بے رغبتی رکھی تو اللہ تعالی کی عبادت کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ بھی محبت کریں تو لوگوں کے پاس جو مال ہے اس سے بھی پرہیز کر اور تھوڑے پر گذارہ کر کسی کے سامنے ہاتھ مت پھیلا تو لوگ تیرے سے محبت کریں گے۔

(۱۵۱) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

ترجمہ:۔ ہو جا دنیا میں ایسے جیسا کہ تو مسافر ہے بلکہ راہ گذر ہے۔

لغات:۔ **غریب** مسافر، وطن سے دور، جمع غُرَباء، مونث کے لئے غریبۃ جمع غرائب، از باب ن غُرُبًا، غُرْبَۃً دور ہونا، پردیس ہونا۔ **عابر** اسم فاعل گذرنے والا، جمع عُبَّارٌ، از باب ن عَبْرٌ اعبور کرنا، طے کرنا، گذرنا۔

ترکیب:۔ کن امر حاضر، انت ضمیر مستتر اس کا اسم، فی جار، الدنیا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل ناقص کے، کاَن حرف مشبہ بالفعل، ک ضمیر اسم غریب معطوف علیہ، او عاطفہ، عابر مضاف، سبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہوئی کان کی، کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی کن کی، کن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا پھر فرمایا کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر رہتے ہیں بلکہ جس طرح راہ گزر رہتے ہیں یعنی دنیا مسافر خانہ ہے اپنے آپ کو مسافر سمجھ بلکہ چلتا ہوا سمجھ یعنی راہ گذر کی طرح گذارہ کرو یہ دنیا ختم ہوجانے والی ہے عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ اے مخاطب جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور اپنی صحت سے فائدہ اٹھا اور اپنی زندگی کی قدر کر۔

(۱۵۲) لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِيْ الدُّنْيَا

ترجمہ:۔ مت پکڑو جائیداد کو کہ تم شوق کرنے لگو گے دنیا میں۔

لغات:۔ **الضیعۃ** جائیداد، زمین، پیشہ۔

ترکیب:۔ لاتتخذوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الضیعۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر نہی، ف جوابیہ، ترغبوا فعل مضارع، ضمیر بارز فاعل، فی الدنیا جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب نہی، نہی جواب نہی ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

تشریح:۔ جائیداد کے پیچھے اتنے نہ لگو کہ دنیا ہی کی طرف دل مائل ہو جائے اور آخرت بھول جاؤ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جائیداوالا ہونا کوئی عیب یا گناہ ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کو نہ بھولو جس حال میں ہو اللہ تعالی کو یادرکھو جائیداد کے پیچھے پڑ کر آخرت کو برباد نہ کرو۔

(۱۵۳) اَعْطُوْ الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ

ترجمہ:۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔

لغات:۔ **اجیر** مزدور، نوکر، جمع اُجَراء **یجف** ازباب ض جَفَافًا، جُفُوفًا خشک ہونا، جافٌّ جفیف، خشک ہونے والا، **عرق** پسینہ ازباب عَرَقًا پسینہ ہونا۔

ترکیب:۔ اعطوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الاجیر مفعول اول، اجرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول ثانی، قبل ظرف مضاف، ان ناصبہ مصدریہ، یجف فعل مضارع، عرقہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ مزدور کو جلدی اجرت دینے کا حکم ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن اس سے کام کرا تے رہیں یا سارا مہینہ، جب اجرت دینے کا وقت آئے تو ٹال مٹول کرتے رہیں یہ سخت گناہ ہے، اگر دیر سے مزدوری دینی ہو تو پہلے آگاہ کر دیا جائے، دھوکہ دینا اور تنگ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

(۱۵۴) خَالِفُوْ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوْا اللُّحٰى وَ اَحْفُوْا الشَّوَارِبَ

ترجمہ:۔ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی خوب بڑھاؤ اور مونچھیں باریک کاٹو۔

لغات:۔ **اوفروا** باب افعال سے امر کا صیغہ ہے، زیادہ کرنا، پورا کرنا، بڑھانا۔ **اللحی** جمع ہے لِحْيَةٌ کی داڑھی۔ **احفوا** افعال سے امر کا صیغہ ہے، مونچھ کترنے میں مبالغہ کرنا، ازباب س حفا زیادہ چلنے سے پاؤں کا گھسنا، ننگے پاؤں چلنا۔ **شوارب** جمع ہے شارب کی مونچھ۔

ترکیب:۔ خالفوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، المشرکین مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اوفروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اللحی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، احفوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشوارب مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ ملکر پہلے جملے کا بیان ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث شریف میں مشرکین اور کفار کی مخالفت کا ہر مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ مشرکین داڑھ کٹاتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں لیکن مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں خوب کترواؤ۔

داڑھی کی شرعی حیثیت:۔ داڑھی رکھنا ہر مسلمان مرد پر جو کہ عاقل بالغ ہو واجب ہے اور ہر طرف سے ایک مشت رکھنا واجب ہے اس کے بغیر نماز روزہ غرض ہر قسم کی عبادت ناقص ہے۔ ایک شخص نے ایک شاعر کو داڑھی منڈاتے ہوئے دیکھا کہا آغا ریش مے تراشی، جناب داڑھی کٹوا رہے ہیں اس نے کہا "ریش مے تراشم دل مسلم رانمے تراشم" اس شخص نے کہا "دل رسول مے تراشی" بس چوٹ لگی اور داڑھی کٹوانے سے توبہ کرلی۔

مونچھوں کی شرعی حیثیت:۔ دونوں طرف کنارے چھوڑنا جو منہ میں نہیں پڑتے ہیں نیچے کی طرف جاتے ہیں مستحب ہے باقی ساری مونچھیں خوب کاٹنا سنت ہے اور ہونٹوں پر منہ کی طرف سے اونچی کر کے باقی چھوٹی کرنا بھی ٹھیک ہے ایک مرفوع حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ ہر جمعے مونچھیں اور ناخن کاٹا کرتے تھے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے اللہ تعالیٰ اسے دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنا جو منہ میں جاتی ہیں مکروہ ہے اور چالیس دن سے زیادہ گذار دینا اور مونچھیں نہ کاٹنا بھی مکروہ ہے۔ ناخن اور مونچھیں اور زیر ناف بال چالیس دن کے اندر کاٹنے ضروری ہیں ورنہ گناہ گار ہوگا۔

(۱۵۵) بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا

ترجمہ:۔ خوشخبری دو اور نفرت مت پھیلاؤ اور آسانی کرو اور مشکل میں مت ڈالو۔

لغات:۔ بشروا باب تفعیل تبشیر، خوش کرنا، خوشخبری دینا۔ **لا تنفروا** باب تفعیل سے ہے نفرت دلانا، بھگانا، از باب ض نفرت کرنا، ناپسند کرنا۔ **النفر** تین سے دس تک مردوں کی جماعت **یسروا** باب تفعیل سے آسان کرنا، از باب ک، س آسان ہونا، اسی سے ہے یسیر آسان۔ **لاتعسروا** باب تفعیل سے کام کو دشوار کرنا، از باب س، ک دشوار ہونا۔

ترکیب:۔ بشروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لاتنفروا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، یسروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لاتعسروا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ یہ ارشاد اس وقت آپ ﷺ بیان فرمایا کرتے تھے جب کسی معاملہ میں کسی صحابی کو آپ ﷺ بھیجتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو خوشخبریاں سناؤ اور بشارتیں دو کہ ثواب ملنے والا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی شان رحمت ومغفرت زیادہ بیان کرو اور فرمایا کہ لوگوں کو ڈرانے میں اتنا مبالغہ نہ کہ کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو کر اعمال صالحہ چھوڑ دیں اور فرمایا کہ معاملات کو آسان کرو جہاں تک ہو سکے تو مومن بھائی کی رعایت رکھو اور ان کے لئے ہر قسم کی آسانیوں کا خیال رکھو اور فرمایا کہ لوگوں کو مشکل میں مت ڈالو کہ ان پر مشقتیں ڈالتے پھر و اس میں تو آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔

(۱۵۶) اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

ترجمہ:۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔

لغات:۔ عودوا امر کا صیغہ ہے از باب ن عیادت کرنا، بیمار پرسی کرنا۔ **فکوا** از باب ن فَکًّا فُکُوکًا چھڑانا، چھٹکارا دینا، انفکاک چھوٹنا۔ **العانی** اسیر، قیدی جمع عُنَاۃٌ از باب ن، س قیدی ہونا۔

ترکیب:۔ اطعموا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الجائع مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہا، "**وعودوا المریض وفکوا العانی**" دونوں جملے بترکیب سابق پہلے جملے پر معطوف ہیں۔

تشریح:۔ اس حدیث میں ہر مسلمان کے لئے تین حکم ہیں۔ (۱) بھوکے کو کھانا کھلانا (۲) جب کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا (۳) وہ قیدی جو ناحق قید ہے اس کو چھڑواؤ یہ واجب علی الکفایہ ہے کوئی ایک چھڑا لے تو سب کی طرف سے فریضہ ادا ہو جائیگا۔

(۱۵۷) لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ

ترجمہ:۔ مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ جگاتا ہے نماز کے لئے۔

لغات:۔ لا تسبوا از باب ن سبا سخت گالی دینا۔ **الدیک** مرغ جمع ہے دُیُوْکٌ۔ **یوقظ** باب افعال بیدار کرنا، از باب استفعال بیدار ہونا۔

ترکیب:۔ لاتسبوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الدیک مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ، فا تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر ان کا اسم، یوقظ فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، للصلوۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

تشریح:۔ مرغ کو گالی دینے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسکی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ سحری کے وقت نماز کے لئے بیدار کرتا ہے سب کو باخبر بناتا ہے۔ اس حدیث پاک میں ایک باریک اشارہ اس بات کی طرف پایا جاتا ہے بعض جانوروں میں اچھی عادتیں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ ان کو گالی دینا جا

ئز نہیں تو ایک مومن کو گالی دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ ہر مومن میں اچھی عادت کا مادہ موجود ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے سفید مرغ تھا اور صحابہ سفر میں مرغ ساتھ رکھتے تھے تا کہ اوقات صلوۃ کا علم ہو سکے۔

(۱۵۸) لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

ترجمہ:۔ ہرگز نہ فیصلہ کرے کوئی حاکم دو شخصوں کے درمیان اس حال میں کہ وہ غصہ کی حالت میں ہو۔

لغات:۔ غضبان از باب س غَضَبًا غضبناک ہونا۔ **لا یقضین** از باب ض قضاء فیصلہ کرنا، اسی سے ہے قاضی جمع قُضَاۃٌ اور قَاضِی الْقُضَاۃِ چیف جسٹس کو کہتے ہیں۔ حَکَمٌ فیصلہ کرنے والا، مفرد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔

ترکیب:۔ لایقضین امر غائب موکد بانون ثقیلہ، حکم ذوالحال، واؤ حالیہ، ھو مبتداء، غضبان خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اور حال مل کر فاعل، بین مضاف، اثنین مضاف الیہ دونوں ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی کوئی حاکم دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان غصہ کی حالت میں کبھی فیصلہ نہ کرے کیونہ غصہ کی وجہ سے آدمی غور و فکر نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے کہ فیصلہ غلط ہو جائے اسی طرح یہ ہر اس حالت کا حکم ہے جو غور و فکر سے مانع ہوتی ہے مثلاً سخت سردی کی حالت، سخت گرمی کی حالت، سخت بھوک کی حالت، سخت پیاس کی حالت، بیماری کی حالت وغیرہ وغیرہ۔

(۱۵۹) إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَاللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ

ترجمہ:۔ اپنے کو عیش پرستی سے بچا کیونکہ اللہ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

لغات:۔ ایاک یہ تحذیر ہے بمعنی اتق بچو۔ **التنعم** باب تفعل سے ہے ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنا، از باب ف، ن، س خوش حال ہونا۔

ترکیب:۔ ایاک ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ تقدیر عبارت اتق نفسک، اتق امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، نفسک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، والتنعم معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ۔ فاء تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، عباد اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر ان کا اسم، لیسوا فعل ناقص، ضمیر بارز اس کا اسم، بار جارہ زائدہ، المتنعمین خبر، لیسوا اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ جب حضور ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو اس وقت ان کو فرمایا کہ تم ناز ونعمت سے زندگی بسر کرنے سے بچنا اللہ والے ایسے نہیں ہوتے وہ تو تھوڑے پر گذراہ کر لیتے ہیں جو ملے اس پر صبر کرتے ہیں خاص طور پر سفر کے دروان ناز ونعمت سے رہنا اور زیادہ برا ہے کیونکہ سفر کے دوران انسان کو کچھ نہ کچھ مشقت ضرور ہوتی ہے خواہش کے مطابق ہر چیز نہیں مل سکتی اسی لئے سفر میں آرام طلبی نہیں ہونی چاہئے تو جس طرح سفر میں نہیں ہے اسی طرح اپنے آپ کو ہر وقت مسافر سمجھنا چاہئے کیونکہ دنیا مسافر خانہ ہے۔

(۱۶۰) اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ

ترجمہ:۔ میانہ روی اختیار کرو سجدوں میں اور نہ پھیلائے تم میں سے ایک اپنے بازو کو کتے کے پھیلانے کی طرح۔

لغات:۔ و لا یَبْسُطْ از باب ن پھیلانا، بچھانا۔ ذراعیہ تثنیہ ہے ذِرَاعٌ کا، ہاتھ، بازو جمع اَذْرُعٌ، از باب ف ذَرْعًا ہاتھ سے ناپنا۔

ترکیب:۔ اعتدلوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فی السجود جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لا یبسط نہی غائب، احدکم مضاف مضاف

الیہ ملکر فاعل، ذراعیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، انبساط القلب مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ سجدوں میں اعتدال رکھنے کا یہاں مطلب یہ ہے کہ حالت سجدہ کو میانہ روی سے رکھتے ہوئے ادا کرو آگے اس کی تفصیل بھی ارشاد فرمادی کہ اپنے بازوؤں کو کتے کے بچھانے کی طرح مت بچھاؤ، بلکہ بازؤوں کو اونچا رکھو ران اور زمین سے جدا رکھو۔ آپ ﷺ کے سجدہ کے وقت بازو زمین سے اتنا اونچا ہوتے تھے کہ آپ کے سفید بغل مبارک نظر آتے تھے اور آپ ﷺ کے بازو ران سے اتنے الگ ہوتے تھے کہ ایک بکری کا بچہ گذر سکتا تھا۔

(۱۰۶۱) لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا

ترجمہ:۔ مردوں کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ پہنچ چکے ہیں اس چیز تک جس کو انہوں نے آگے کیا۔

لغات:۔ الاموات جمع ہے میت کی، مردہ، از باب ن مُوْتًا مرنا۔ **افضوا** باب افعال سے ہے پہنچنا۔

ترکیب:۔ لاتسبوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الاموات مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، فاء تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہم ضمیر ان کا اسم، قد افضوا ماضی قریب، ضمیر بارز فاعل، الی جار، ما موصول، قدموا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی بھی میت کو گالی دینا برا بھلا کہنا اس وقت تک ناجائز ہے جب تک کہ یقینی طور پر یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ کافر تھا جیسے فرعون، قارون، ابوجہل، ابولہب وغیرہ ان کا کفر قطعی طور پر ثابت ہے اس لئے ان کو برا بھلا کہنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

میت کو برا بھلا کہنے سے ممانعت کی وجہ خود آنحضرت ﷺ نے آگے یہ بیان فرمائی کہ

جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے یعنی اعمال وغیرہ کئے ہیں وہاں تک تو وہ پہنچ چکے ہیں اب جیسے انہوں نے کیا ویسا پائیں گے تم ان کو کیوں گالی دیتے ہوں تم نے اپنی قبر میں جانا ہے اپنے کئے ہوئے ساتھ لیکر اور وہ اپنا کیا ہوا ساتھ لے گئے۔

(۱۶۲)مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَضَاجِعِ

ترجمہ:۔ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا دراں حالیکہ وہ سات سال کے ہوں اور مارو ان کو اس پر درانحالیکہ وہ دس سال کے ہوں اور جدائی کروان کے درمیان سونے کی جگہوں میں۔

لغات:۔ **مروا** از باب ن اَمْرًا، امارۃ حکم دینا از باب س امرا، اِمَارۃ امیر و سردار ہونا۔ **ابناء** جمع ہے ابن کی بیٹا، جمع بَنُون، تَبَنَّاہ اسے بیٹا بنالیا۔ **فرقوا** از باب ن، ض جدا کرنا، تفریق کا معنی بھی جدا کرنا ہے۔ **المضاجع** جمع ہے مَضْجَعٌ کی خوابگاہ، سونے کی جگہ از باب ف ضَجْعًا وا ضْطَجَعَ پہلو کے بل سونا۔

ترکیب:۔ مروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اولادکم مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، واؤ حالیہ، ھم مبتداء، ابناء سبع سنین مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر مفعول بہ، بالصلوۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اضربوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ھم ذوالحال، واؤ حالیہ، ھم ابناء عشر سنین مبتداء اور خبر، دونوں ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر مفعول بہ، علیھا جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، واؤ عاطفہ، فرقوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بینھم مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فی المضاجع جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ہوا۔

تشریح:۔ جب اولاد (مذکر و مونث) سات سال کی ہو جائے تو پھر اسے نماز پڑھنے کا حکم کرو تا کہ

نماز سے محبت ہو جائے اور جب دس سال کی ہو جائے تو پھر اگر نہ پڑھے تو ان کی تربیت کے لئے ان کو تھوڑا سا مارو تا کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی نماز کے پکے عادی بن جائیں۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو لڑکے کو الگ سلاؤ اور لڑکی کو الگ سلاؤ البتہ دو لڑکے الگ الگ اپنے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور ایک چادر یا لحاف میں سو جائیں یا دو لڑکیاں اس طرح ایک لحاف میں سو جائیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۱۶۳) تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیاً مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا

ترجمہ:۔ یاد کرو قرآن پاک کو پس قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ وہ زیادہ سخت ہے جدا ہونے کے اعتبار سے اونٹ کے اپنی رسی چھڑانے کی بنسبت۔

لغات:۔ تعاهدوا باب تفاعل و تفعل تعَاہُدٌ، تَعَهُّدٌ حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا، از باب س عَهْدًا حفاظت کرنا۔ **تفصیا** تفعل رہائی پانا، جدا ہونا، از باب ض فَصْیًا جدا کرنا۔ **عُقُل** جمع ہے عُقْلَةٌ کی وہ چیز جس سے باندھا جائے، یہاں وہ رسی مراد ہے جس سے اونٹ کا زانو باندھتے ہیں۔

ترکیب:۔ تعاہدوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، القرآن مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ ہوا۔ ف تعلیلیہ، واؤ قسمیہ جارہ، الذی اسم موصول، نفسی مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، ب جار، یدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل اپنے فاعل (انا ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر قسم، ل تاکید، ہو مبتداء، اشد صیغہ اسم تفصیل، من الابل جار مجرور ملکر اشد کے متعلق ہوا، ہو ضمیر مستتر ممیز، تفصیا مصدر، عقلہا مضاف مضاف الیہ ملکر منصوب بنزع الخافض ای من عقلہا جار مجرور متعلق تفصیا کے، مصدر اپنے متعلق سے ملکر تمیز، ممیز تمیز ملکر اشد کا

فاعل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء اور خبر ملکر جواب قسم، قسم اور جواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہو کر جواب امر، امر اور جواب امر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ قرآن جس قدر یاد ہے اس کی حفاظت رکھو۔ حفاظت یوں ہوگی کہ ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے رہو تاکہ دل سے نہ نکل جائے اگر روزانہ تلاوت نہ کی جائے تو قرآن کریم دل سے جلدی نکل جاتا ہے اس کی مثال دیکر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک اونٹ اپنی رسی کے چھڑانے میں اتنا تیز اور بہادر نہیں ہے جتنا قرآن جیسے اونٹ اس کے ذریعہ قابو میں رہتا ہے اگر رسی کو چھوڑ دیا جائے تو قابو سے نکل جاتا ہے اسیطرح اگر اس قران کو پڑھا نہ جائے تو یہ بھی اسی طرح دل سے نکل جائیگا۔

(۱۶۴) لَا تَجلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

ترجمہ:۔ تم قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

ترکیب:۔ لاتجلسوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، علی القبو جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لاتصلوا الیہا بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ہوا۔

فائدہ:۔ اس قسم کی ترکیب میں پہلے جملہ کو معطوف علیہ اور ثانی کو معطوف کہہ کر معطوف علیہ اور معطوف کو ملا کر جملہ معطوفہ بھی قرار دیتے ہیں۔

تشریح:۔ قبور کے اوپر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں میت کی توہین ہے اور نہ اتنی تعظیم کرنی چاہئے کہ قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا جائے اور قبروں کی طرف منہ کر کے نمازیں شروع ہو جائیں، مقصود اعتدال کی تعلیم ہے۔

(۱۶۵) اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

ترجمہ:۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ یقیناً اس کے اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

لغات :۔ حِجَابٌ پردہ حائل، از باب ن حَجْبًا روکنا، حائل ہونا، چھپانا۔

ترکیب :۔ اتق امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، دعوۃ المظلوم مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر ان کا اسم، لیس فعل ناقص، بینہما مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بین اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت محذوف کا، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے ملکر لیس کی خبر مقدم، حجاب اسم موخر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا تعلیل کا، معلل اور تعلیل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود :۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے جب حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو حضرت معاذ سے فرمایا کہ جب تم اہل کتاب یعنی یہود ونصاری کے پاس جاؤ تو سب سے پہلے ان کو کلمہ شریف کی شہادت کی طرف دعوت دینا اگر وہ یہ مان لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ایک دن ورات میں تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس اگر وہ اس میں بھی اطاعت کریں تو پھر ان کو یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نے صدقہ یعنی زکوۃ فرض کی ہے جو امیروں سے لےکر غریبوں میں دی جاتی ہے اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو تم بچنا ان سے اعلی قسم کا مال لینے سے، اگر وہ خوشی سے اعلی مال دیتے ہیں تو لینا ورنہ نہ پھر یاد رکھنا کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے یعنی مظلوم کی بددعا بہت جلدی قبول ہوتی ہے اس سے ہر حال میں بچنا چاہئے کیونکہ مظلوم کی نصرت ضرور ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنکی دعاء رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار جب روزہ افطار کرے (۲) انصاف کرنے والا امام یعنی مسلمان بادشاہ (۳) مظلوم، مظلوم کی بددعا اللہ تعالے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے

مظلوم کی دعا کے لئے کھول دیتا ہے اور رب فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو۔

(۱۶۶) اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَّ اتْرُكُوْهَا صَالِحَةً

ترجمہ:۔ تم ڈرو اللہ تعالے سے ان بے زبان چوپاؤں کے بارے میں پس تم سوار ہو ان پر اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں اور چھوڑو اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں۔

لغات:۔ **البهائم** جمع ہے بَهِيمَةٌ کی چوپایہ، جانور **اَلْمُعْجَمَةُ** تانیث ہے مُعْجَمٌ کی، گونگا، کھول کر نہ بیان کرنے والا۔

ترکیب:۔ اتقوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فی جار، ہذہ اسم اشارہ، البہائم موصوف، المعجمۃ صفت، موصوف صفت ملکر مشار الیہ، اسم اشارہ اور مشار الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسر، ف تفسیریہ، ارکبوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر ذوالحال، صالحۃ حال، حال ذوالحال ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اترکوہا صالحۃ بترکیب سابق جملہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر تفسیر، مفسر اور تفسیر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ تفسریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ راوی حضرت سہیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ایسے اونٹ کے پاس سے گذرے کہ جس کی پشت اس کے پیٹ کے ساتھ ملی ہوئی تھی یعنی شدید بھوکا پیاسا اونٹ تھا تو اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جانوروں کی سواری کرو تو ان میں اگر چلنے کی طاقت ہو تو سواری کرو ورنہ تکلیف میں مت ڈالو اور جب ان کو چھوڑ دو کھانے کیلئے تو ان کا خوب خیال رکھو تاکہ یہ موٹے ہوں۔

(١٦٧) لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ

ترجمہ:۔ ہرگز تنہائی میں نہ بیٹھے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اور نہ سفر کرے کوئی عورت مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

ت:۔ **لا یخلون** از باب ن خَلْوَةً به، الیہ، معہ اس کے ساتھ تنہائی اختیار کی، خَلَا الرَّجُلُ بِنَفْسِہٖ، آدمی کا اکیلے ہونا، منفرد ہونا **محرم** شرعاً وہ رشتہ دار جس سے کبھی نکاح درست نہ ہو جمع مَحَارِمُ۔

ترکیب:۔ لا یخلون نہی غائب با نون تاکید ثقیلہ، رجل فاعل، بامرۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، ولا تسافرن نہی غائب با نون تاکید ثقیلہ، امرۃ ذوالحال، الاحرف استثناء لغو، واؤ عاطفہ، معہا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ثابت محذوف کا، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، محرم مبتداء موخر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال ملکر فاعل، لا تسافرن فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جب آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہرگز آدمی کسی اجنبی اور غیر محرم عورت سے تنہائی نہ کرے تنہائی میں بیٹھ کر باتیں نہ کریں بلکہ تنہائی نہ کریں اور ہرگز کوئی عورت اپنے بالغ محرم کے بغیر سفر شرعی (۴۸ میل کا فاصلہ) طے نہ کرے تو یہ سن کر ایک صحابی بولے اکتتبت فی غزوۃ کذا و کذا میرا نام دے دیا گیا ہے جہاد کیلئے یعنی میں جہاد میں جا رہا ہوں اور میری بیوی حج کا احرام باندھے نکلی ہے تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا تو پس حج کر اپنی بیوی کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے ساتھ محرم کا ہونا سفر میں بہت زیادہ ضروری ہے تب ہی اس کو ترجیح دی اور مقدم کیا جہاد سے۔ شریعت نے عورت کی کس قدر پاکدامنی کا خیال رکھا کہ مرد کی ذمہ داری لگا دی

کہ تم نے ساتھ جانا ہوگا اکیلی عورت کا سفر کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

(۱۶۸) لَا تَتَّخِذُوا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ

ترجمہ:۔ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ

لغات:۔ دواب جمع دَابَّۃٌ کی چوپایہ، سواری کا جانور یہ کلمہ مذکر و مونث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، از باب ض دَبًّا دَبِیْبًا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا، مَنَابِرُ بروزن مساجد جمع ہے مِنْبَرٌ کی اونچی جگہ از باب ض نَبْرًا بلند کرنا۔

ترکیب:۔ لاتتخذوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، ظہور دوابکم مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول اول، منابر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ بغیر کسی ضرورت کے جانوروں کے اوپر چڑھنا یا سفر کرتے کرتے راستہ میں کسی سے فضول باتیں کرنا اور خرید و فروخت وغیرہ شروع کر دینا یہ کام جانوروں پر ظلم کی حیثیت رکھتے ہیں ان سے منع فرمایا کہ مت بناؤ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر یعنی جانوروں پر چڑھ کر کھڑے ہونے سے پرہیز کرو وہ بھی اللہ تعالی کی مخلوق ہیں ان کو بھی زیادہ وزن سے تکلیف ہوتی ہے پھر آگے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے جانوروں کو تمہاری خاطر اس لئے مسخر فرمایا ہے تاکہ تم پہنچو ایسے شہر تک جہاں تمہیں پہنچنے میں مشقت ہوتی ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے اس پر اپنی ضرورتیں پوری کر لیا کریں۔

(۱۶۹) لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا

ترجمہ:۔ مت نشانہ بناؤ اس چیز کو جس میں روح ہے۔

لغات:۔ الروح جان، نفس جمع اَرْوَاحٌ **غرضا** نشانہ۔

ترکیب:۔ لاتتخذ و نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، شئیا موصوف، فیہ جار مجرور متعلق کائنا محذوف کے،

الروح کائنا کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول اول، غرضا مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دو مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ ایسی چیز کو مت نشانہ بناؤ جس میں روح ہے ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے شخص پر جس نے کسی جاندار کے کسی عضو کو کاٹا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ بلاوجہ کسی جاندار کا مارنا یا کوئی عضو کاٹنا مکروہ تحریمی ہے کئی وجوہ سے (۱) جانور کی جان کو عذاب دینا ہے جو کہ ناجائز ہے (۲) جانور کی جان کو ہلاک کرنا ہے جو کہ سخت گناہ ہے (۳) جانور کی مالیت کو ضائع کرنا ہے یہ بھی ناجائز ہے اور حرام ہے۔

(۱۷۰) لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

ترجمہ:۔ مت بیٹھ دو آدمیوں کے درمیان مگر ان دونوں کی اجازت کے ساتھ۔

ترکیب:۔ لاتجلس نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، بین مضاف، رجلین مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول فیہ، الاحرف استثناء لغو، با جار، اذنہما مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ دو آدمیوں کے دمیان بغیر اجازت کے بیٹھنے سے سخت ممانعت آئی ہے کہ اگر آنے والے کو پتہ ہے کہ یہ دونوں خاص بات کر رہے ہیں تو اس کا بیٹھنا بغیر ان کی خوشی اور اجازت کے جائز نہیں ہے۔

(۱۷۱) بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا

ترجمہ:۔ خیرات میں جلدی کیا کرو کیونکہ یقیناً بلا اس سے تجاوز نہیں کرتی۔

ترکیب:۔ بادروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بالصدقۃ جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، البلاء ان کا اسم،

لا یخطا فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت کا کوئی پتہ نہیں ہے کہ کب آ پڑتی ہے جو صدقہ دینے میں جلدی کریگا تو بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدقہ اور مصیبت یہ ان دو گھوڑوں کی طرح ہیں جن کی شرط لگی ہو جو پہلے نکل جائے تو دوسرا اسے نہ مل سکے ایسے ہی اگر صدقہ میں پہل کی جائیگی تو بلا اور مصیبت نہ پہنچ سکے گی اور جب صدقہ نہ کیا تو بلا اور مصیبت آ پڑے گی۔

(۱۷۲) لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَ یَبْتَلِیْکَ

ترجمہ:۔ اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کر کیونکہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مبتلا کریگا۔

لغات:۔ الشماتۃ از باب س شَمَاتَۃً دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا، **یبتلی** باب افتعال سے ہے **ابتلاء** آزمائش کرنا، مصیبت میں ڈالنا۔

ترکیب:۔ لا تظہر نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، الشماتۃ مفعول بہ، ل جار، اخیک مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، یرحم فعل مضارع، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یبتلی فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ شماتت کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا اس سے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اس دشمن کو مصیبت سے نجات دے اور تجھ کو مصیبت میں مبتلا کر دے

اس حدیث میں دشمن کی مصیبت پر خوش نہ ہونے کا حکم ہے جو شخص دشمن نہیں ہے یا دوست ہے یا اجنبی ہے تو اس کی مصیبت پر خوش ہونا تو بہت بڑی حماقت ہے۔

(۱۷۳) اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

ترجمہ:۔ بچو آگ سے اگر چہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو پس جو شخص نہ پائے تو اچھی بات سے۔

لغات:۔ **الشِق** شین کے کسرہ کے ساتھ ہے ہر چیز کا آدھا حصہ، جانب، کنارہ، از باب ن شَقًّا پھاڑنا، توڑنا۔ **تمرۃ** واحد جمع تَمرٌ، خرما، کھجور، از باب ن تَمرًا کھجور کھلانا۔

ترکیب:۔ اتقوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، النار مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واؤ مبالغہ، لو وصلیہ شرطیہ، ب جار، شق تمرۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کان محذوف کے، کان اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اسکی جزا اتقوا النار قرینہ ماقبل کی بنا پر محذوف ہے، ف عاطفہ، من موصولہ متضمن معنی شرط، لم یجد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط جزائیہ، ب جار، کلمۃ موصوف، طیبۃ صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اتقوا محذوف کے، اتقوا فعل با فاعل اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ آگ سے ڈرو یعنی زکوۃ واجبہ ادا کیا کرو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر تھوڑی واجب ہے تو تھوڑی ادا کرو اور اگر زیادہ واجب ہوتی تو زیادہ ادا کرو آگے فرمایا کہ جو مال نہیں رکھتا تو اسے چاہئے کہ کسی کو کوئی اچھی بات بتلا دے، یہ بھی صدقہ ہے۔

(۱۷۴) جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ

ترجمہ:۔ جہاد کرو تم مشرکین سے اپنے مالوں اور جانوں اور زبانوں کے ساتھ۔

ترکیب:۔ جاہدوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، المشرکین مفعول بہ، با جار، اموالکم مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، انفسکم مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، السنتکم مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح:۔ مال کے ساتھ جہاد یہ ہے کہ سامان جنگ تیار کرو اور مجاہدین کی امداد کرو جتنا زیادہ سے زیادہ خرچ جہاد میں ہوگا اتنا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ اور جان سے جہاد یہ ہے کہ اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کافروں سے لڑتا لڑتا قربان کر دے اور زبان کے ساتھ جہاد یہ ہے کہ کفار کو ڈراتے رہنا اور مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلاتے رہنا اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

(۱۷۵) اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَ غِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَ فَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَ حَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ

ترجمہ:۔ غنیمت جان پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے جوانی کو بڑھاپے سے پہلے صحت کو بیماری سے پہلے مالداری کو اپنے فقر سے پہلے اور فراغت اپنے مشغول ہونے سے پہلے اور زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

لغات:۔ اغتنم باب افتعال سے ہے غنیمت سمجھنا، از باب س غَنَمًا مفت حاصل کرنا، غنیمت حاصل کرنا۔ **شباب** جوانی از باب ض شَبَابًا جوان ہونا۔ **ھرمک** از باب س ھَرَمًا بہت بوڑھا ہونا۔ **سقمک** از باب س، ک بیمار رہنا۔ سقیم بیمار کو کہتے ہیں قرآن میں ہے اِنِّیْ سَقِیْمٌ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

ترکیب:۔ اغتنم امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، خمسا مبدل منہ اول، شبابک مضاف مضاف الیہ ملکر

معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، صحتک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، حیوتک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، فراغک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، حیوتک مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے ملکر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مفعول بہ، قبل مضاف، خمس مضاف الیہ دونوں ملکر مبدل منہ ثانی، قبل مضاف، ہرم مضاف، ک ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قبل سقمک بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، قبل فقرک معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، قبل شغلک معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، قبل موتک معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے ملکر بدل، مبدل منہ ثانی اپنے بدل سے ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے پانچ چیزوں کی قدر کرنے کی نصیحت فرمائی (۱) اے مخاطب اپنی جوانی کی قدر کر اپنے بڑھاپے سے پہلے یعنی جس زمانہ میں عبادت کرتے ہیں زیادہ قوت ہو تو وہ قوت اس زمانہ میں عبادت میں صرف کر (۲) اپنی صحت کی قدر کر بیماری سے پہلے یعنی اگر چہ بوڑھا شخص ہی کیوں نہ ہو صحت کی قدر لازمی ہے یعنی اپنی طاقت کو عبادت میں صرف کر (۳) اپنی امیری کی قدر کر غریب ہونے سے پہلے یعنی امیر بن کر نخرے اور تکبر سے باز رہ، ہوسکتا ہے کہ تو کل کو غریب بن جائے (۴) اپنے فارغ رہنے کی قدر کر کہ ذکر اللہ میں مشغول ہو جا اور جتنی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے کر اپنے مشغول ہونے سے پہلے یعنی کسی دنیاوی کام مین مشغول ہونے سنے پہلے (۵) اپنی زندگی کی قدر کر اپنی موت سے پہلے، کیا پتہ کس وقت موت کا بلاوا آ جائے اس لئے زندگی کو غنیمت جانو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیس الناقصہ

ترکیب:۔ لیس موصوف، الناقصہ صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوا فعل محذوف اقرا کا، اقرأ امر حاضر اپنے فاعل ضمیر مستتر اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۷۶) لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ:۔ پہلوان پچھاڑنے والا نہیں ہوتا پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو کرلے

لغات:۔ **الشدید** پہلوان، مضبوط، بہادر جمع اَشِدَّاءُ از باب ض ن مضبوط کرنا۔ **الصُّرْعَةُ** جو دوسرے کو پچھاڑ دے از باب ف صَرْعنا پچھاڑ دینا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، الشدید لیس کا اسم، با جار، الصرعۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر لیس، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ انما کلمہ حصر، السید مبتداء، الذی موصول، یملک فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نفسہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، عند الغضب مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ قوی و پہلوان آدمی وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کو پچھاڑ دے لوگوں پر غالب آجائے بلکہ حقیقی طور پر وہ شخص پہلوان ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپکو کنٹرول کرے اپنے آپکو قابو میں رکھے غصہ کے تقاضے پر فوراً عمل نہ کرتا ہو۔

(۱۷۷) لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ

ترجمہ:۔ نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو عورت کو اس کے خاوند کے خلاف اکسائے یا نوکر کو اس

کے آقا کے خلاف اکسائے۔

لغات:۔ خَبَّبَ دھوکہ دینا، بگاڑنا، خراب کرنا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، من موصول، خبب فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، امراۃ معطوف علیہ، او عاطفہ، عبدا معطوف، دونوں مل کر مفعول بہ، علی جار، زوجہا مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، او عاطفہ، علی جار، سیدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر لیس کا اسم، لیس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف دھوکہ دینا اور فساد ڈالنا اس طرح کہ فلاں اجنبی شخص زیادہ اچھا ہے یہ تیرا خاوند کچھ بھی نہیں۔ فلاں بڑا مالدار ہے تیرے حقوق اچھی طرح ادا کرے گا غرض دوسرے شخص کی خوبیاں بیان کرے تاکہ یہ عورت خاوند سے الگ ہو جائے۔ اسی طرح کوئی شخص غلام کو اس کے آقا کے خلاف بگاڑے ایسی باتیں پڑھائے تاکہ غلام بھاگ جائے ایسی حرکتیں کرنے سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسا کرنے والا ہم میں سے نہیں، وہ فاسق اور فاجر ہے

(۱۷۸) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ:۔ نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی عزت نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں کرتا اور برائی سے منع نہیں کرتا۔

لغات:۔ و لم یو قر تفعیل سے ہے توقیر، تعظیم کرنا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، منا جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے

فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، من موصول، لم یرحم فعل مضارع مجزوم، ہو ضمیر مستتر فاعل، صغیرنا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لم یوقر کبیرنا بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، یامر فعل مضارع مجزوم، ہو ضمیر مستتر فاعل، بالمعروف جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، ینہ عن المنکر بترکیب سابق معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو بڑوں کا احترام نہیں کرتا چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا، امر بالمعروف نہیں کرتا نہی عن المنکر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی کامل مسلمان نہیں ہے اور کامل مسلمان وہی ہے جو ہر ایک کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتا ہو یعنی بڑوں کی عزت کرتا ہو چھوٹوں پر شفقت کرتا ہو بلاوجہ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرتا ہو اچھے کاموں کا حکم کرتا ہو اور خود بھی اس کا پابند ہو برے کاموں سے روکتا ہو اور خود بھی رکتا ہو وہی حقیقت میں مسلمان ہے۔

(۱۷۹) لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَ جَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ

ترجمہ:۔ کامل مومن وہ نہیں ہے جو خود سیر رہے اور اس کا ہمسایہ اسکے پڑوس میں بھوکا ہو۔

لغات:۔ جَنْبٌ پہلو، جانب، جمع اَجْنَابٌ، جُنُوْبٌ بولا جاتا ہے قَعَدْتُ اِلٰى جَنْبِ فُلَانٍ میں فلاں کے پہلو میں بیٹھا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، المومن لیس کا اسم، با زائدہ، الذی اسم موصول، یشبع فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، واؤ حالیہ، جارہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، جائع صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الی جار، جنبہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، دونوں ملکر یشبع کا

فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ ایسا شخص کامل مومن نہیں ہے کو خود تو پیٹ بھر کر کھالیتا ہے اور ساتھ ہی اس کے پڑوسی بھوکے رہتے ہیں، ایسا شخص سنگدل ہے اور سخت گناہ گار ہے، کامل مومن نہیں ہے۔

پڑوسی کے کئی حقوق ہیں حدیث میں بڑی تاکید آئی ہے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے ڈر ہونے لگا کہ کہیں میراث میں اس کو وارث نہ ٹھہرایا جائے۔

(۱۸۰) لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَ لَا بِاللَّعَّانِ وَ لَا الْفَاحِشِ وَ لَا الْبَذِیِّ

ترجمہ: نہیں ہے مومن طعنہ دینے والا اور لعنت کرنے والا اور نہ گناہ کرنے والا اور نہ بے کار بات کرنے والا

لغات:۔ الطعان بہت طعنہ کرنے والا مبالغہ کا صیغہ ہے۔ **لعان** (صیغہ مبالغہ) بہت لعنت کرنے والا، از باب ف لعنت کرنا، ذلیل کرنا، برا بھلا کہنا، اسی سے ہے لَعِیْنٌ، مَلْعُوْنٌ کے معنی میں۔ **الفاحش** حد سے گذرنے والا، بری بات کہنے والا، از باب کرم فُحْشًا برا ہونا۔ **البذی** صیغہ صفت ہے فحش بکنے والا، از باب ن بَذْوٌ فحش بکنا، باب کرم بَذاء، بَذاءۃٌ، فحش گو ہونا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، المومن لیس کا اسم، با زائدہ، الطعان معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، با زائدہ برائے تاکید، اللعان معطوف اول، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، الفاحش معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، البذی معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے ملکر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص کسی کو طعنہ دیتا ہے یعنی برا بھلا کہتا ہے یا لعنت کے الفاظ کہتا ہے یا گالی دیتا ہے یا گندی اور بے کار بات کرتا ہے تو ایسا شخص کامل مومن نہیں ہے کامل مومن وہ شخص ہو سکتا ہے جو کہ ہر گناہ سے بچتا ہے، ضروری کام کرتا ہے۔ اور جب گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے ایسے شخص کی مرتے ہی

بخشش ہو جاتی ہے۔ اس حدیث پاک میں ان گناہوں کا بیان ہے جو زبان سے متعلق ہوتے ہیں۔

(۱۸۱) لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَ لٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رِحْمُهٗ وَصَلَهَا

ترجمہ:۔ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔

لغات:۔ واصل از باب ضَ وَصْلًا ، وَصْلَةً بمعنی جوڑنا، **المکافی** اسم فاعل کا صیغہ ہے باب مفاعلہ بدلہ دینا، برابری کرنا۔ **رحم**، رَحْمٌ یا رَحِمٌ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں قرابت، رشتہ داری اور بچہ دانی کے معنی میں بھی آتا ہے، جمع اَرْحَامٌ۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، الواصل لیس کا اسم، با زائدہ، المکافی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، الواصل لکن کا اسم، الذی اسم موصول، اذا حرف شرط، قطعت فعل ماضی مجہول، رحمہ مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر لکن کی خبر، لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں صلہ رحمی کرنے والے کا مصداق بتایا گیا ہے کہ جس شخص سے رشتہ دار تعلقات کو ختم کریں اور یہ ان سے تعلقات کو جوڑے اور جو شخص بدلہ دینے والا ہو کہ رشتہ دار اچھا سلوک کریں تو یہ بھی اچھا سلوک کرے، یہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے بلکہ یہ تو بدلہ دینے والا ہے۔

(۱۸۲) لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

ترجمہ:۔ نہیں ہے امیری سامان کی زیادتی سے اور لیکن امیری ہے نفس کے امیر ہونے سے

لغات:۔ عَرَضٌ سامان، اسباب جمع عُرُوْضٌ۔ **النفس** دل، روح۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، الغنی لیس کا اسم، عن جار، کثرۃ العرض، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ لکن حرف مشبہ بالفعل، الغنی لکن کا اسم، غنی النفس مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ مالداری امیری سامان کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ مالداری اور امیری نفس کے امیر ہونے سے ہوتی ہے۔ مال جب زیادہ ہوگا تو اللہ سے غفلت بھی زیادہ ہوگی اور امیری اس وقت ہوتی ہے جبکہ نفس مستغنی ہو اور بے پرواہ ہو کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے اور دل کا سخی ہو کہ فاقہ میں بھی پریشانی نہ ہو۔ دنیا کی بقدر ضرورت طلب رکھتا ہو اور بقدر ضرورت مال خرچ کرتا ہو اور جو کچھ اللہ اس کو عطا کریں اس پر شکر کرتا ہو۔

(۱۸۳) لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ يَقُوْلُ خَيْراً وَ يَنْمِىْ خَيْراً

ترجمہ:۔ جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے وہ جھوٹا نہیں ہے وہ اچھی بات کہتا ہے اور اچھائی منسوب کرتا ہے۔

لغات:۔ **ینمی** از باب ض نمیًا بلند کرنا، منسوب کرنا، یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، الکذاب لیس کا اسم، الذی موصول، یصلح فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، بین الناس مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یقول فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، خیرا مقولہ (مفعول بہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، ینمی خیرا، بترکیب سابق معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے جھوٹ بولے وہ شخص اللہ کے ہاں جھوٹا نہیں ہوگا اس کو کذاب نہیں کہا جائیگا آگے والے جملہ میں اس جھوٹ کی ضرورت کا ذکر ہے کہ اچھی بات کہے اور اچھی بات کی طرف نسبت کرے مثلاً زید کو جا کر کہے کہ عمرو آپکو سلام کر رہا تھا آپکی تعریف کر رہا تھا اس طرح عمرو کو جا کر کہے کہ زید کہہ رہا تھا کہ میں عمرو سے بہت محبت رکھتا ہوں۔

جھوٹ کی جائز اقسام:۔ تین قسم کے جھوٹ صراحۃ جائز ہیں (۱) صلح کرانے کی غرض سے (۲) خاوند یا بیوی کو راضی رکھنے کے لئے (۳) جنگ کے موقع میں، باقی تمام جھوٹ حرام ہیں۔

(۱۸۴) لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ

ترجمہ:۔ نہیں ہے کوئی چیز زیادہ عزت والی اللہ پر دعاء سے۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، شیٔ لیس کا اسم، اکرم صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی اللہ جار مجرور متعلق اول اسم تفضیل کے، من الدعاء جار مجرور ملکر متعلق ثانی، اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ تعالے کے ہاں سب سے زیادہ باعزت چیز دعاء ہے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالے پسند کرتے ہیں کہ ان سے مانگا جائے اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالے اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ تین شرطوں کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے (۱) کوئی گناہ کی دعا نہ کرے (۲) قطع رحمی کی دعا نہ کرے (۳) جلدی مچائے کہ اتنا عرصہ ہوگیا ہے دعا قبول نہیں ہوئی۔

(۱۸۵) لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ
وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ:۔ نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو مارے رخساروں کو اور پھاڑے گریبانوں کو اور پکارے

جاہلیت کی پکار۔

لغات:۔ **الخدود**، خُدُوْدٌ جمع خَدٌّ کی، رخسار۔ **الجیوب** جمع ہے جَیْبٌ کی گریبان، از باب ض جَیْبًا گریبان بنانا۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، منا جار مجرور ملکر متعلق کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، من موصول، ضرب فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، الخدود مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، شق الجیوب بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، دعا فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، دعوی الجاھلیۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر لیس کا اسم، لیس اپنے خبر مقدم اور اسم موخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو لوگ کسی کی وفات پر اظہار غم کرتے ہیں (زیادہ تر عورتیں ہی اس حدیث کا مصداق بنتی ہیں) ایسے جاہلوں کا اظہار غم اس طرح ہوتا ہے کہ کسی جاننے والے کی موت پر ہاتھ پاؤں چہروں اور سینوں پر مارتے ہیں۔ اور ہائے تو تو ایسا تھا ویسا تھا۔ مختلف الفاظ کے ساتھ زمانہ جاہلیت کیطرح پکارتے ہیں۔ یہ نری حماقت ہے ایسا کرنے والا فرمایا گیا ہے کہ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شریعت نے ازالہ غم تو بتلایا ہے کہ مصیبت آنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر غم کو ہلکا کرو، یہ نہیں کہا کہ غم کا اظہار کرو یہ زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں۔

(۱۸۶) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

ترجمہ:۔ نہیں ہے خبر مشاہدہ کی طرح۔

ترکیب:۔ لیس فعل ناقص، الخبر لیس کا اسم، ک جار، المعاینۃ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر

سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ پوری حدیث اس طرح ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے جب موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کوہ طور پر جب بچھڑے کی پوجا کی خبر دی تو موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے وہ تختیاں نہیں گریں جب انہوں نے دیکھ لیا کہ قوم نے ایسا کیا ہے تو غصہ کی حالت میں ہاتھ سے تختیاں بھی گر گئیں معلوم ہوا کہ دیکھنے پر سننے کو قیاس کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ دیکھنے سے شئی کے وجود کا یقین ہو جاتا ہے اور طبیعت پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔

الشرط والجزاء

ترکیب:۔ الشرط معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الجزاء معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ اقرأ فعل محذوف کا، اقرأ فعل اپنے فاعل انت ضمیر مستتر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۱۸۷) مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ تَكَبَّرَ وَ ضَعَهُ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ جس نے تواضع کی اللہ کے لئے تو بلند کرے گا اس کو اللہ تعالے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالی اس کو ذلیل کریگا۔

لغات:۔ **تواضع** باب تفاعل سے ہے ذلیل ہونا، عاجز ہونا، از باب ض وَضْعًا رکھنا، گھٹانا، ذلیل کرنا۔

ترکیب:۔ من کلمہ شرط، تواضع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، رفع فعل ماضی، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من تکبر، وضعہ اللہ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! تواضع اختیار کرو عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے خود سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے یوں فرماتے ہوئے کہ جو شخص عاجزی کرتا ہے اللہ کی خاطر اللہ تعالی اپنے پاس کا درجہ بلند کرتے ہیں پس وہ تواضع کرنے والا شخص اپنی ذات میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص اکڑتا ہے بڑائی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی پہلا مرتبہ بھی چھین کر دنیا وآخرت میں اسے ذلیل فرماتے ہیں پس متکبر شخص لوگوں کی نظر میں چھوٹا ہو جاتا ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ کتا، یا خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(۱۸۸)مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

ترجمہ:۔ جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

ترکیب:۔ من کلمہ شرط، لم یشکر فعل، ھوضمیر مستتر فاعل، الناس مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، لم یشکر فعل، ھوضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ لوگ چونکہ اللہ تعالی کی نعمتوں کے پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کا شکر ادا کیا کرو تو جس نے اللہ تعالی کے حکم کو نہ مانتے ہوئے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا تو اس نے اللہ تعالی کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔ لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں کسی نے کوئی کام کیا اس کو تھوڑا سا ہدیہ پیش کرنا بھی شکریہ ہے اور اس کو راحتیں دینا بھی شکریہ ہے او کچھ نہیں تو خندہ پیشانی سے ملنا اور جزاک اللہ خیرا کہنا بھی شکریہ ہے۔

(۱۸۹)مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالی سے نہیں مانگتا اللہ اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔

ترکیب:۔ من کلمہ شرط، لم یسئل فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، یغضب فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص اللہ تعالی سے نہیں مانگتا اللہ تعالی اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں کیونکہ مانگنے کا حکم اللہ تعالی نے قرآن کریم میں دیا ہے ادعونی کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں جب دن رات یہ حکم سنا اور پڑھا جاتا ہے پھر اس پر عمل نہ ہو تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالی ناراض ہونگے۔

(۱۹۰) مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

ترجمہ:۔ جس شخص نے لوٹا لوٹنا پس وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

لغات:۔ نھب از باب ف، س، ن نَهْبًا باب افتعال سے لوٹنا، اسی سے ہے نُهْبَۃ لوٹی ہوئی چیز

ترکیب:۔ من کلمہ شرط، انتھب فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، نہبۃ مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے ڈاکہ ڈالا یا کسی پر جبر کر کے اس کو لوٹ لیا یا چوری کی یہ سب صورتیں اس میں داخل ہیں۔ پس وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہمارے کامل طریقے پر نہیں ہے یعنی اگر ایمان ہے تو بہت ناقص ہے۔

(۱۹۱) مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

ترجمہ:۔ جس نے رہنمائی کی بھلائی پر اس کے لئے اس کے کرنے کے اجر جیسا ہوگا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، دل فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، علی خیر جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لہ جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، مثل مضاف، اجر مضاف، فاعل مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوا اجر مضاف کا، اجر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت کا فاعل، ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح وشان ورود:۔ ابو مسعود الانصاری کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میری سواری تھک گئی ہے پس مجھے سوار کر دیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے کہ جس پر میں تجھے سوار کروں تو اتنے میں ایک آدمی بولا کہ اے اللہ کے رسول میں اسکو بتاتا ہوں کہ کون اسکو سواری پر سوار کر سکے گا تو اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس نے صرف رہنمائی کی تو اس کو پورا ثواب ملے گا اس شخص کے برابر جس نے اس کا کام کیا کیونکہ ہر خیر کی طرف رہنمائی بھی خیر ہی ہوتی ہے۔ اس لئے جو ایسا کرے گا اس کو کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائیگا۔

(۱۹۲) مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

ترجمہ:۔ جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

لغات:۔ السِّلَاح بالکسر یہ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہے، جمع اَسْلِحَۃ باب تفعل تَسَلُّحٌ ہتھیار بند ہوا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، حمل فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، علینا جار مجرور مل کر متعلق فعل، السلاح مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا

صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی کامل مسلمان نہیں ہے صرف نام کا مسلمان ہے ہتھیار اٹھانے کی سخت وعید آئی ہے حتی کہ مذاق میں بھی ایسی چیز اٹھانا جس سے دوسرے کو مارا جا سکتا ہے گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۹۳) مَنْ صَمَتَ نَجَا

ترجمہ:۔ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

لغات:۔ صَمَتَ از باب ن صَمْتًا خاموش رہنا، چپ رہنا۔

ترکیب:۔ ترکیب ظاہر ہے۔

تشریح:۔ جس نے خاموشی اختیار کی بری بات کرنے سے یا لکھنے سے یا لکھوانے سے تو وہ ہر قسم کی خیر لے کر کامیاب ہوا۔

(۱۹۴) مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِياً فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

ترجمہ:۔ جس نے تیاری کرائی جہاد کرنے والے کو اللہ کے راستہ میں تو اس نے خود جہاد کر لیا ہے اور جو اچھا پیچھے رہنے والا ہے اس کے گھر والوں میں تو (بھی) اس نے خود جہاد کر لیا ہے۔

لغات:۔ جهزه سامان دیا، تیار کیا۔ **خلف** از باب ن خِلَافَةً جانشین ہوا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، جهز فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، غازیا مفعول بہ، فی جار، سبیل اللہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، قد غزا فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل

سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے کسی مجاہد کو جہاد کی فضیلت سنا کر یا اسلحہ وغیرہ دے کر تیار کیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے گھر والوں کی اصلاح کے لئے کسی کو پیچھے چھوڑا اس کے گھر والوں میں تو پیچھے رہنے والے نے بھی جہاد کیا اسی طرح تیاری کروانے والے نے بھی جہاد کا ثواب لیا اور تیار ہونے والے نے بھی جہاد کی فضیلت پائی۔

(۱۹۵) مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

ترجمہ:۔ جو محروم ہوا نرمی سے وہ محروم ہوا بھلائی سے۔

لغات:۔ الرفق ازباب ن، س، ک نرمی کرنا، مہربانی کا برتاؤ کرنا۔

ترکیب:۔ ترکیب واضح ہے۔

تشریح:۔ جو نرمی نہیں کرتے وہ بھلائی سے محروم ہیں یعنی اخلاق اچھے ہونے چاہئیں ہمیشہ نرم کلام ہونا چاہئے، اہل و عیال سے بھی اور دوست و احباب سے بھی۔ چھوٹوں اور ماتحتوں پر خاص طور سے نرمی کا برتاؤ ہونا چاہئے۔

(۱۹۶) مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَ مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَ مَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ

ترجمہ:۔ جو دیہات میں رہا وہ سخت دل ہوا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ آزمائش میں ڈالا گیا۔

ترکیب:۔ من سکن البادیہ جفا ترکیب واضح ہے۔ واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط،

اتبع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الصید مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غفل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتی فعل، ھو ضمیر فاعل، السلطان مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا، افتتن فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ دیہات میں رہنے والا عام طور پر جمعہ، علماء، صلحاء کی مجالس سے دور رہتا ہے اور مسائل معلوم نہیں کرتا تو یہ سخت دل ہو جاتا ہے اسی طرح جو شخص شکار کے پیچھے لگا وہ بھی عام طور پر جمعہ اور جماعت کی پابندی سے غافل رہا اور بوجہ درندوں، جانوروں کی مشابہت کے رحمت اور دل کی نرمی سے دور رہا۔ اور جو شخص ظالم اور دین سے غافل بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ دوستی لگانے کی کوشش کی تو یہ شخص بھی فتنہ میں گھس گیا گویا نافرمانیوں کی ابتدا ہوئی۔ البتہ جو شخص بادشاہ کو نصیحت کر سکتا ہے تو ایسے شخص کا بادشاہ کے سامنے حق بات کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

(۱۹۷) مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَ مَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَ مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ

ترجمہ:۔ جس نے نماز پڑھی دکھلاوا کرتے ہوئے تو اس نے شرک کیا اور جس نے روزہ رکھا دکھلاوا کرتے ہوئے تو اس نے شرک کیا اور جس نے صدقہ کیا دکھلاوا کرتے ہوئے تو اس نے شرک کر لیا ہے۔

ترکیب:۔ من متضمن معنی شرط، صلی فعل، ھو ضمیر مستتر ذو الحال، یرائی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذو الحال حال مل کر صلی کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، اشرک فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، واؤ عاطفہ، من

صام یرائی فقد اشرک بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من تصدق یرائی فقد اشرک بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص ریاکاری کیلئے یہ سارے کام کرتا ہے یہ شرک کا ارتکاب کرنے والا ہے اگرچہ ذمہ سے یہ عبادتیں ساقط ہو جائیں گی لیکن ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ ریاکاری کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کام غیر اللہ کو خوش کرنے کے لئے کرنا حالانکہ عبادت سے مقصود اللہ کو خوش کرنا ہوتا ہے اسلئے ایسا شخص شرک کرنے والا ہو جائیگا۔

(۱۹۸) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

ترجمہ:۔ جس نے اعراض کیا میرے طریقہ سے پس وہ مجھ سے نہیں ہے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، رغب فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، عن جار، سنتی مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، من حرف جار، نون وقایہ، ی ضمیر متکلم مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح مع شان ورود:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی ازواج مطہرات کے پاس حضور ﷺ کی عبادت کے بارے پوچھنے کے لئے آئے تو جب ان کو عبادت کے متعلق بتایا گیا تو یہ لوگ اسے کم سمجھنے لگے اور سوچنے لگے کہ ایسی ذات جس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں ان کی تو عبادت ہی بہت ہے ہم ایسے کہاں۔ ان میں سے ایک نے کہا اچھا بس اب میں ہمیشہ ساری رات نماز ہی پڑھتا رہوں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ ہی رکھتا رہونگا، تیسرا بولا میں

عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں خدا کی قسم میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں اور میں نماز بھی پڑھتا ہوں، میں سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میرے طریق سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(۲۰۰)مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ:۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، تشبہ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، قوم مجرور، دونوں ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ھو مبتداء، منہم جار مجرور ملکر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے کسی بھی قوم کی خواہ کفار کی ہو یا فجار کی ہو یا صلحاء کی مشابہت اختیار کی کسی گناہ میں یا نیکی میں تو گناہ اور ثواب کے لحاظ سے وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔

مشابہت سے مراد عام مشابہت ہے اخلاق اور لباس اور شکل وصورت وغیرہ سب کو شامل ہے۔

(۲۰۱)مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

ترجمہ:۔ جس نے خیانت کی ہمارے ساتھ پس وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، غش فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، نا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر لیس کا اسم، منا جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے ہمیں دھوکہ دیا یا ہمارے ساتھ کسی معاملہ میں خیانت کی وہ ہماری جماعت سے خارج ہے جس جماعت کی اس نے مشابہت اختیار کی تو اب وہ انہی میں سے ہوگا۔ دھوکہ دینا اور خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب ولی کامل نہیں بن سکتا اس کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔

(۲۰۲) مَنْ اَرَادَ الْحجَّ فَلْيُعَجِّلْ

ترجمہ:۔ جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ جلدی کرے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اراد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الحج مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیعجل امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے چاہے کہ جلدی کرے کیونکہ حج سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے اگر اس مرتبہ نہ کیا تو کیا پتہ اگلے سال تک زندہ رہے گا یا مر جائیگا اگر پہلے مر گیا تو فریضہ حج رہ جائیگا۔ اس کے چھوڑنے سے گناہ گار ہوگا۔

(۲۰۳) مَنْ عَزّیٰ ثَكْلٰی كُسِيَ بُرْداً فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ:۔ جس نے گم کردہ عورت کو تسلی دی اسے جنت میں دھاری دار چادر پہنائی جائیگی۔

لغات:۔ **عَزّٰی** تعزیۃ بمعنی تعزیت کرنا، تسلی دینا، از باب س عَزَاء مصیبت پر رحم کرنا۔ ثُكْلٰی یعنی وہ عورت جس کا بچہ مرجائے یا گم ہوجائے، جمع ثَوَاكِلُ۔ **کسی** از باب ن كُسْوًا بمعنی کپڑے پہنانا، اسی سے ہے کِسَاءٌ بمعنی چادر، جمع اَكْسِيَةٌ۔ **برد** چادر، دھاری دار کپڑا، جمع بُرُوْدٌ، اَبْرُدٌ۔

ترکیب:۔ من اسم جاز متضمن معنی شرط، عزی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ثکلی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، کسی فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، بردا مفعول بہ، فی الجنۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ سے ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ ثکلی کے دونوں معنی آتے ہیں یعنی وہ عورت جس کا بچہ گم ہو، دوسری وہ عورت جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو۔ یہاں دونوں معنی درست ہیں کیونکہ مقصود تو ہے کہ غم زدہ عورت کو تسلی دی جائے تو جس شخص نے ایسی عورت کو تسلی دی تو اس کے بدلے میں جنت میں اس کو دھاری دار کپڑے کی چادر جو انتہائی خوبصورت ہوگی وہ پہنائی جائیگی۔ اور یہ تسلی دینا محرم عورت سے متعلق ہے۔ اگر غیر محرم عورت کو تسلی دینی ہو تو پردہ ضروری ہے کیونکہ پردہ واجب ہے اور تسلی دینا مستحب ہے۔

(۲۰۴) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً

ترجمہ:۔ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، صلی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، علی جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، واحدۃ صفت صلوۃ محذوف کی، صلی فعل، لفظ اللہ فاعل، علیہ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، عشرۃ صفت صلوۃ محذوف کی، صلوۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق ہوا فعل صلی کا، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اس کے اور بھی فضائل ہیں جو لکھے جاتے ہیں (۱) نسائی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے دس درجے بلند ہونگے (۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا ہوگا (۳) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو زمین پر چکر لگاتی رہتی ہے جہاں کوئی درود پڑھتا ہے تو مجھ تک پہنچاتے ہیں (۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص مجھ پر میری قبر پر آ کر درود پڑھے گا تو میں اسکو سنوں گا اور جو دور سے

پڑھے گا فرشتوں کے ذریعہ مجھ تک پہنچایا جائیگا۔

نوٹ: ۔ مزید فضائل کے لئے قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی مشہور مقبول کتاب وفضائل درود شریف کا ضرور مطالعہ کریں۔

(۲۰۵) مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُّفَقِّھْہُ فِیْ الدِّیْنِ

ترجمہ: ۔ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

ترکیب: ۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، یرد فعل مضارع، لفظ اللہ فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، خیرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، یفقہ فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فی الدین جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح: ۔ جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی دینا چاہیں تو اس کو علم دین میں سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کو عالم بنادیتے ہیں۔

اس حدیث کا دوسرا جملہ ''**انما انا قاسم و اللہ یعطی**'' میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والی ذات اللہ تعالی ہی کی ذات ہے یعنی دین میں سمجھ بوجھ وہی عطا فرماتے ہیں میرا کام تو صرف بتانا ہے تقسیم کرنا ہے باقی سمجھ پیدا کرنا، عالم، فقیہ بنانا یہ سب اللہ تعالی کا کام ہے۔

(۲۰۶) مَنْ قَتَلَ مُعَاھِداً لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: ۔ جس نے قتل کیا ذمی کو تو وہ نہیں محسوس کرے گا جنت کی بو۔

لغات: ۔ **معاھدا** اسم فاعل کا صیغہ ہے باب مفاعلہ سے معاہدۃً بمعنی معاہدہ کرنا، حلیف بننا، عہد از باب س حفاظت کرنا۔ **رائحۃ** از باب ض ریحاً بو محسوس کرنا، خوشبو پانا، رَائِحَۃٌ کی جمع رَوَائِحُ، رَائِحَاتٌ۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، قتل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، معاہدا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، لم یرح فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، رائحۃ الجنۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ معاہد اس شخص کو کہتے ہیں جس نے بادشاہ سے جنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہو، اکیلے شخص کو اگر کوئی قتل کرے گا تو جنت کی خوشبو تک محسوس نہ کریگا۔ آگے والے جملے میں ہے کہ بے شک جنت کی خوشبو پائی جاسکتی ہے چالیس سال کی مسافت سے۔

(۲۰۷) مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ

ترجمہ:۔ جس کی طرف بھلائی کی گئی اس نے کرنے والے کو کہا اللہ تعالیٰ تجھے بدلہ دے پس اس نے مبالغہ کر دیا تعریف میں۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، صنع فعل ماضی مجہول، الیہ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے. معروف نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، قال فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ل جار، فاعلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، جزا فعل ماضی، ک ضمیر مفعول اول، لفظ اللہ فاعل، خیرا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہوکر مقولہ، قال فعل اپنے فاعل متعلق اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، ابلغ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی الثناء جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس کی طرف احسان کیا گیا تو اسے چاہیے کہ احسان کرنے والے کو یہ الفاظ بطور شکریہ

کہہ دے (جزاک اللہ) یعنی اگر اس کے پاس احسان کے مقابلہ میں اور کوئی چیز نہیں ہے کہ محسن کو دے کر احسان کا بدلہ دے تو کم از کم یہ دعائیہ جملہ ہی کہہ دے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں تو ناقص ہوں قصوروار ہوں اللہ ہی آپ کو اچھا بدلہ دیں تو ایسا کہنا کافی ہے بلکہ مبالغہ اور زیادتی ہے تعریف میں گویا اب اس نے بھی احسان کا بدلہ چکا دیا۔

(۲۰۸) مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِداً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ:۔ جس نے اللہ تعالی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، بنی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، مسجدا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بنی فعل، لفظ اللہ فاعل، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، بیتا مفعول بہ، فی الجنۃ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے اللہ تعالی کی رضاء کے لئے مسجد بنوائی ریاء وغیرہ مقصود نہ ہو تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالی جنت میں بہت بڑا محل تیار کرائیں گے آخرت میں کام آنے والی چند چیزیں ہوتی ہیں جو صدقہ جاریہ بنتی ہیں ایک تو یہی مسجد یا مدرسہ بنوانا ہے (۲) علم نافع جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) ولد صالح اس کی نیکیاں بھی والدین کو ملتی ہیں۔

(۲۰۹) مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ

ترجمہ:۔ جو دنیا میں دوغلا رہا قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر کان کا اسم، ذا وجھین مضاف مضاف الیہ مل کر کان کی خبر، فی الدنیا جار مجرور مل کر متعلق فعل، کان اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کان فعل ماضی، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، یوم القیمۃ مضاف مضاف

الیہ ملکر مفعول فیہ، لسان موصوف، من نار جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر کان کا فاعل، کان اپنے فاعل متعلق مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ ذاوجہین سے مراد وہ شخص ہے کہ دو آدمیوں کی آپس میں لڑائی ہے اور یہ دونوں ایک کے پاس جا کر اس کا اپنی حمایت کا یقین دلاتا ہے اور اس کا جو دشمن ہے اس سے دشمنی ظاہر کرتا ہے ایسے شخص کے لئے اس حدیث پاک میں وعید بیان کی گئی ہے کہ اس کے لئے قیامت کے دن آگ کی زبان ہوگی۔

(۲۱۰) مَنْ رَأٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا کَانَ کَمَنْ اَحْیٰی مَوْؤُدَةً

ترجمہ:۔ جس نے کسی کا عیب دیکھا پھر چھپایا تو ہوگا اس شخص کی طرح جس نے زندہ کیا زندہ در گور لڑکی کو۔

لغات:۔ **عورۃ** یعنی وہ امر جس سے شرم کی جائے اور انسان کے وہ اعضاء جن کو حیاء سے چھپایا جاتا ہے، جمع عَوْرَاتٌ۔ **احیی** از باب افعال ہے بمعنی زندہ کرنا، باب استفعال اِسْتِحْیَاءٌ زندہ چھوڑنا۔ **مَوْؤُدَۃ** اسم مفعول کا صیغہ ہے، از باب ض وَادَ یَئِدُ وَاْدًا لڑکی کو زندہ در گور کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عورۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، فاء عاطفہ، ستر فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، کان فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک جار، من موصول، احیی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، موودۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزاء ملکر

جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے کسی کے عیب کو دیکھا پھر کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا اس کو اس شخص کے برابر ثواب ہوگا جس نے زندہ درگور لڑکی کو نکال لیا یعنی بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

(۲۱۱) مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ

ترجمہ:۔ جس نے حفاظت کی اپنی زبان کی چھپائیگا اللہ تعالی اس کے عیب کو اور جس نے روکا اپنا غصہ روکے گا اس سے اللہ تعالی اپنے عذاب کو قیامت کے دن اور جس نے عذر کیا اللہ تعالی کی طرف تو قبول کرے گا اللہ تعالی اس کے عذر کو۔

لغات:۔ خزن از ن بمعنی جمع کرنا، اللسان اگر مفعول ہو تو معنی ہوگا زبان روکنا۔ **کف** از باب ن باز رکھنا، روکنا، عذر بیان کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، خزن فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لسانہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ستر فعل، لفظ اللہ فاعل، عورتہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، کف فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، غضبہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، کف فعل، لفظ اللہ فاعل، عنہ جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، عذابہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، یوم القیمۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ خبریہ شرطیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اعتذر فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل الی جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، قبل

فعل، لفظ اللہ فاعل، عذرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے زبان کی حفاظت کی یعنی اس سے کسی کا عیب نہ نکالا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو چھپائیں گے اس کو رسوا نہ فرمائیں گے آگے فرمایا کہ جس نے دنیا کے اندر اپنے غصہ کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے عذاب کو روکیں گے۔ پھر فرمایا کہ جس نے اللہ کی طرف عذر بیان کیا یعنی گناہوں سے معافی چاہی تو بہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائیں گے۔

(۲۱۲) مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

ترجمہ:۔ جس سے پوچھا گیا ایسے علم کے بارے میں جس کو وہ جانتا تھا پھر اس نے چھپایا اس کو تو داخل کیجائیگی قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام۔

لغات:۔ کتمہ از باب ن چھپانا۔ **الجم** از باب افعال بمعنی چوپایہ کو لگام لگانا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، سئل فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، عن جار، علم موصوف، علم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ثم عاطفہ، کتم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، الجم فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، ب جار، لجام موصوف، من جار، نار مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور

متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا

تشریح:۔ کسی عالم سے مسئلہ پوچھا گیا تو اس نے جانتے ہوئے نہ بتایا بلکہ اس کو چھپایا یعنی یا تو بالکل جواب ہی نہ دیا یا جواب تو دیا لیکن واضح جواب نہ دیا تو اس کے منہ میں آگ کی لگام داخل کی جائے گی۔

(۱۴۴۔۲۰۱) مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہ‘ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہ‘

ترجمہ:۔ جو فتوی دیا گیا بغیر علم کے تو ہوگا گناہ اس شخص پر جس نے اس کو فتوی دیا اور جس شخص نے مشورہ دیا اپنے بھائی کو ایسے کام کا کہ جانتا تھا کہ مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، افتی فعل مجہول، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل، ب جار، غیر علم مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر شرط، کان تامہ فعل، اثمہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، علی حرف جار، من موصول، افتی فعل، ہو ضمیر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

واؤ استینافیہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اشار فعل ماضی، ہو ضمیر اس کا فاعل، علی جار، اخیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرر ملکر متعلق فعل، ب جار، امر موصوف، یعلم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، الرشد اس کا اسم، فی جار، غیرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر

ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت امر موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، اشار اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، خان فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ بغیر تحقیق کے فتوی دینا گناہ کبیرہ ہے کسی مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھا گیا اس نے غلط بتادیا تو اس مفتی صاحب کو گناہ ہوگا دوسرے جملے کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر غلط مشورہ دیا تو اس شخص نے مشورہ لینے والے سے خیانت کی۔ کیونکہ صحیح جانتے ہوئے غلط مشورہ دینا خیانت ہے۔

(۲۱۴) مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ

ترجمہ:۔ جس نے کسی بدعت والے کی تعظیم کی اس نے مدد کی اسلام کے گرانے پر۔

لغات:۔ **وقر** از باب تفعیل ماضی کا صیغہ تعظیم کرنا، اللہ تعالی فرماتے ہیں وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ **بِدعةٌ** نئی چیز، دین میں نئی رسم جس کی کوئی اصل نہ ہو، جمع بِدَعٌ، از ف بَدْعًا ایجاد کرنا، بغیر نمونہ کے بنانا، اسی سے اللہ کا قول ہے بدیع السموات والارض ۔ **ھدم** از باب ض ھَدْمًا ڈھانا، گرانا توڑنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، وقر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، صاحب بدعۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، اعان فعل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، علی جار، ہدم الاسلام مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص بدعتی کی تعظیم کرتا ہے۔ تو گویا کہ ایسے شخص نے اسلام کے گرانے پر بدعتی کی مدد کی جب بدعتی کی مدد کرنے والے اور اس کی تعظیم کرنے والے کی اتنی مذمت ہے تو خود جو بدعتی ہے اس کی مذمت اور زیادہ ہوگی۔

(۲۱۵) مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

ترجمہ:۔ جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات نکالی جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود ہے

لغات:۔ احدث از باب افعال سے ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ اَحْدَثَ الرَّجُلُ پائخانہ کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، احدث فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فی جار، امرنا مضاف مضاف الیہ ملکر موصوف، ہذا اسم اشارہ صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، ما موصول، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، منہ جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے ملکر جملہ شرط، ف جزائیہ، ھو مبتداء، رد بمعنی مردود خبر، مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرنا اور اس کو قرآن وسنت کی طرف منسوب کرنا حقیقت میں قرآن پاک اور حضور ﷺ پر بہتان باندھنا ہے لہذا ایسے شخص کا قول وعمل مردود ہے۔ اور یہ خود بھی مردود ہے علامہ نووی فرماتے ہیں یہ حدیث اسلام کے قواعد میں سے ایک بہت ہی بڑا قاعدہ ہے اور یہ جوامع الکلم میں ہے۔

(۲۱۶) مَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ

ترجمہ:۔ جو زینت حاصل کرے اس چیز کے ساتھ جو اس کو نہیں دی گئی تو ہوگا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح۔

لغات:۔ تحلی از باب تفعیل بمعنی آراستہ ہونا، سنورنا۔ **لابس** اسم فاعل لَبِسَ لُبْسًا پہننا۔ زُوْرٌ بمعنی جھوٹ، باطل۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، تحلی فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، ما موصول، لم یعط فعل مجہول، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط، کان فعل تام، ہو ضمیر مستتر فاعل، ک جار، لابس مضاف، ثوبی مضاف، زور مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا لابس مضاف کا، مضاف مضاف ملکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح شان ورود:۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی کہ میری ایک سوکن ہے تو کیا میرے لئے یہ کہنا جائز ہوگا یا نہیں کہ مجھے خاوند دیتا ہے حالانکہ حقیقت میں نہیں دیتا اس پر آنحضرت ﷺ نے جملہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جائز نہیں ہے اس کو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کے برابر گناہ ہوگا یعنی جھوٹ کا گناہ ہوگا اس عورت کے دو گناہ اس طرح بنتے ہیں کہ ایک تو یہ کہا کہ مجھے میرا خاوند دیتا ہے دوسرا یہ کہ دعوی کیا مجھ سے بنسبت سوکن کے زیادہ محبت کرتا ہے۔ تو یہ دو جھوٹ ہوئے جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کے برابر گناہ ہوگا۔ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے سے مراد یہ ہے کہ عرب حقیقتاً دو کپڑے پہنتے تھے تا کہ ہم ممتاز نظر آئیں اور محترم سمجھے جائیں تو یہ بھی ان کے جھوٹ کا گناہ تھا۔

(۲۱۷) مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ:۔ جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیانی چیز کی (زبان) اور اپنی دو رانوں کے درمیانی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمان دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔

لغات:۔ یضمن از سمع ضَمِناً ضَمَاناً بمعنی ضامن ہونا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، یضمن فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لی جار مجرور ملکر متعلق فعل، ما موصول، بین مضاف، لحسیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوا بین مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل محذوف کا، ثبت اپنے فاعل ضمیر ھو مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف علیہ، ما بین فخذ یہ بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اضمن فعل، انا ضمیر مستتر فاعل، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، الجنۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب حدیث کا ظاہر ہے کہ جو شخص اس بات کی ضمانت دے کہ زبان صحیح صحیح استعمال کرے گا کوئی غلط بات نہیں نکالے گا اپنی شرم گاہ کو بھی بچائے گا تو آنحضرت ﷺ ایسے شخص کے لئے جنت کے ضامن ہوں گے۔

(۲۱۸) مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ

ترجمہ:۔ جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا میری امت کے فساد کے وقت پس اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

لغات:۔ تمسک از تفعل مضبوط پکڑنا، از ن، ض چمٹنا، متعلق ہونا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، تمسک فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، سنتی مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عند مضاف، فساد مضاف، امت مضاف ی ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا فساد کا، فساد اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا عند کا، عند اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، لہ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، اجر مضاف، مائۃ مضاف شہید

مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا اجر کا، اجر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا موخر، خبر مقدم اپنے مبتداء سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس نے ایسے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا کہ لوگوں نے اس کو ترک کر دیا ہو تو ایسے وقت اس کو سنت پر عمل کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر دیا جائے گا۔ آج کل کے زمانے میں مسواک جیسی سنت کو مضبوطی سے تھام لینے کی وجہ سے اس اجر کا استحقاق ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح داڑھی رکھ کر اس میں خلال کرنا۔ اور بیت الخلاء آتے وقت دعائیں پڑھنا ان سے بھی یہ درجہ مل سکتا ہے۔

(۲۱۹) مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

ترجمہ:۔ جس نے گواہی دی کہ نہیں معبود مگر اللہ تعالی اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس پر حرام کرینگے اللہ تعالی جہنم کو۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، شہد فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ان مخففہ عن المثقلہ، ہ ضمیر شان محذوف اسم، لا نفی جنس، الہ موصوف، الا بمعنی غیر مضاف، لفظ اللہ محلا مجرور مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر لا کا اسم، اس کی خبر موجود محذوف، لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، محمدا ان کا اسم، رسول اللہ ﷺ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر شہد کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حرم فعل، لفظ اللہ فاعل، علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، النار مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے صدق دل سے گواہی دی اس پر جہنم کی آگ اللہ تعالیٰ حرام کر دیں گے۔ بایں طور کہ یا تو ابتداہی میں سیدھا جنت میں جائے گا اور اگر اسے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑ گیا تو اس گواہی کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ کسی نہ کسی وقت اس کلمہ کی برکت سے خلاصی ہو جائی گی۔

(۲۲۰) مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

ترجمہ:۔ جس نے محبت کی اللہ کے لئے اور بغض کیا اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے لئے اور روکا اللہ کے لئے تو اس نے ایمان مکمل کرلیا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، احب فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ابغض للہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، اعطی للہ بترکیب سابق معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، منع للہ بترکیب سابق معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، استکمل فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، الایمان مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے کسی نیک آدمی سے محبت اللہ کی خاطر کی اور برے آدمی سے بغض اللہ کی خاطر رکھا کسی کو کچھ دیا تو وہ بھی اللہ کے لئے دیا اور جس کسی سے روکا یعنی جس کو کچھ نہ دیا وہ بھی اللہ کی خاطر تو ان چار کاموں میں اخلاص کی وجہ سے اپنے ایمان کو کامل کرنے والا ہوگا۔ جب ان چار کاموں میں مخلص ہے تو باقی کاموں میں بطریق اولی اللہ کی نیت کرے گا۔

(۲۲۱) مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ

ترجمہ:۔ جس نے مہلت دی تنگدست کو یا معاف کیا اس سے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں

جگہ دے گا۔

لغات:۔ **اَنۡظَرَ الدَّیۡن** یعنی قرض کی ادائیگی میں مہلت دینا، قرآن میں ہے **اِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ.** **مُعۡسِرًا** اسم فاعل کا صیغہ ہے تنگدست، باب افعال تنگدست ہونا۔ **وضع** از باب ف رکھنا۔ **عَنۡ غَرِیۡمِہٖ** یعنی قرضدار سے کچھ چھوڑ دینا۔ **اظلہ** سایہ ڈالنا، اپنی پناہ میں لینا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، انظر فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، معسرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، وضع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عنہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، اظل فعل ماضی، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فی جار، ظلہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی شخص نے قرضہ لیا اب اس کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی تنگدستی کی وجہ سے ایسے شخص کو کچھ دنوں کی مہلت مل گئی یا اس کی تنگدستی کو دیکھ کر قرضہ ہی معاف کر دیا تو ایسے شخص کو قیامت کے دن اللہ تعالی اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے۔

(۲۲۲) مَنۡ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلۡیَتَبَوَّأۡ مَقۡعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ:۔ جس نے جھوٹ بولا مجھ پر جان بوجھ کر چاہیے کہ بنالے اپنی جگہ جہنم سے۔

لغات:۔ **فلیتبوا** باب تفعل تَبَوُّءًا سے ہے ٹھہرنے کی جگہ بنانا۔ **مَقۡعَدًا** اسم ظرف بمعنی بیٹھنے کی جگہ، ٹھکانا، جمع مَقَاعِدُ، از ن قعودًا بیٹھنا۔

ترکیب:۔ مَنۡ اسم جازم متضمن معنی شرط، کذب فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، متعمدا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، علی جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیتبوأ امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، مقعدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، من النار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا یعنی کسی ایسی بات کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کر دی جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی تو ایسا شخص نبی پر جھوٹ باندھ رہا ہے لہذا اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے جنت میں نہیں جا سکے گا۔

(۲۲۳) مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ حَتّٰی یَرْجِعَ

ترجمہ:۔ جو علم دین کی تلاش میں نکلا وہ واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، خرج فعل، ھو ضمیر فاعل، فی جار، طلب العلم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ھو مبتداء، فی جار، سبیل اللہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول کائن کے، حتی جار، یرجع فعل مضارع منصوب بتقدیر ان، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص دینی علم کی تلاش کے لئے نکلے تو اس کا ثواب مجاہد کے ثواب کی طرح ہے جیسے اس کو واپس آنے تک جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے اسی طرح طالب علم جب تک گھر واپس نہ آ جائے تو اس وقت تک اس کو علم کے ساتھ جہاد کا ثواب بھی ملتا ہے کیونکہ طالب علم شیطان کو ذلیل کرنے میں لگا ہوا ہے اپنے نفس کو تھکا رہا ہے اس لئے طالب علم بھی مجاہد ہے۔

(۲۲۴)مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِباً کُتِبَ لَه' بَرَاْۃٌ مِّنَ ا لنَّارِ

ترجمہ:۔ جس نے اذان دی سات سال ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے لئے آگ سے براۃ لکھی جائیگی۔

لغات:۔ محتسب اسم فاعل کا صیغہ ہے احتساب کا معنی ہے شمار کرنا، اِحْتَسَبَ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرًا یعنی اللہ کے یہاں ثواب کی پختہ امید رکھنا، حَسِبَ از س حَسْبًا حُسْبَانًا گمان کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اذن فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، محتسبا حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، سبع سنین مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، کتب فعل ماضی مجہول، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، براۃ مصدر، من النار جار مجرور ملکر متعلق مصدر، مصدر اپنے متعلق سے ملکر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب ظاہر ہے کہ جس نے سات سال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دی تو اس کے لئے دوزخ سے چھٹکارہ لکھا جاتا ہے اور مشکوۃ شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت ثابت ہوگئی۔

(۲۲۵)مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ کُتِبَ مُنَافِقاً فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ لَا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ

ترجمہ:۔ جس نے چھوڑا جمعہ بغیر ضرورت کے لکھا جائے گا وہ منافق ایسی کتاب مین جس کو نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

لغات:۔ لا یمحی مضارع مجہول کا صیغہ ہے از ن مَحْوًا مٹانا، قرآن شریف میں ہے یَمْحُوا

اللہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ ۔ مٹاتے ہیں اللہ تعالی جس کو چاہتے ہیں اور ثابت رکھتے ہیں۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، ترک فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الجمعۃ مفعول بہ، من جار غیر ضرورۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، کتب فعل ماضی مجہول، ہو ضمیر مستتر ممیّز، منافقا تمیز، ممیّز تمیز ملکر نائب فاعل، فی جار، کتاب موصوف، لایمحٰی فعل مضارع مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لایبدل بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے ہوئی ہے جو مشکوٰۃ کے اندر موجود ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن نماز جمعہ ضرور ادا کرے مگر پانچ افراد اس سے مستثنی ہیں (۱) مریض (۲) مسافر (۳) عورت (۴) بچہ (۵) غلام ۔ معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت شدیدہ اور شرعیہ نماز جمعہ کا چھوڑنا بالکل کفر کے قریب ہے کہ عملی طور پر تو منافق لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۲۶) مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ

ترجمہ:۔ جو شخص مرا اس حال میں کہ اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے نفس میں یہ بات پیدا نہ ہوئی تو مرا نفاق کے ایک شعبہ پر۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، مات فعل، ہو ضمیر مستتر ذو الحال، واؤ حالیہ، لم یغز فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لم یحدث فعل، ہو ضمیر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، نفسہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر معطوف

، معطوف علیہ معطوف ملکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، مات فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، شعبۃ موصوف، من نفاق جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو آدمی اس حالت میں مرا کہ اس نے جہاد نہ کیا یا کم از کم جہاد کے بارے میں نفس سے بات بھی نہیں کی کہ جہاد کے لئے تیار ہوں تو ایسا شخص جس کو جہاد کا جذبہ نہ بالفعل ہے نہ بالقوۃ تو اس کی موت نفاق کے شعبوں مں سے ایک شعبہ میں ہوگی کیونکہ جہاد بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوۃ، حج تو جس نے جہاد نہ کیا یا کم از کم سوچا تک بھی نہیں تو ایسے شخص کا ایمان ناقص ہے اس لئے عملا منافقوں جیسا ہوگا۔ اس حدیث سے جہاد کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

(۲۲۷) مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

ترجمہ:۔ جس شخص نے نہیں چھوڑا جھوٹی بات کو اور اس پر عمل کو تو نہیں ہے اللہ کے لئے کوئی حاجت اس بات میں کہ وہ چھوڑے اپنے کھانے کو اور اپنے پینے کو۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، لم یدع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، قول الزور مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، العمل مصدر، اس میں ھو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، اللہ جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم، حاجۃ موصوف، فی جار، ان مصدریہ، یدع فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، طعامہ

مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، شرابہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر لیس کا اسم، لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص روزہ رکھتا ہے یعنی کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جھوٹی بات اور غلط کام کو نہیں چھوڑتا تو اس کے روزہ کا کوئی ثواب نہیں ہے اللہ تعالی کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی غرض نہیں ہے روزہ سے مقصود شہوات کو توڑنا غضب کی آگ کو بجھانا اور تزکیہ نفس ہے تو جب یہ چیزیں روزہ سے حاصل نہ ہوں تو اللہ تعالی کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

(۲۲۸) مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مُذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔ جو پہنے شہرت کا کپڑا دنیا میں پہنائے گا اس کو اللہ تعالی ذلت کا کپڑا قیامت کے دن۔

لغات:۔ **شهره** شہرت ناموری۔ **مُذَلَّة** از ذِلَّة مَذَلَّة ذلیل ہونا، صفت کے لئے ذلیل آتا ہے، جمع اَذِلَّاءُ، اَذِلَّةٌ، ذِلَالٌ۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، لبس فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ثوب شہرۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فی الدنیا جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، البس فعل، ہ ضمیر مفعول بہ اول، لفظ اللہ فاعل، ثوب مذلۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ثانی، یوم القیمۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعولین اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے تکبر یا فخر کرنے کی نیت سے یا اس لئے پہنا تا کہ لوگ سید سمجھیں یا اس لئے تا کہ لوگ زاہد یا عالم یا فقیہ سمجھیں حالانکہ ایسا ہے نہیں تو ایسے شخص کو اللہ تعالی قیامت کے دن

ذلیل کرنے والا کپڑا پہنائیں گے۔ اسلام عمدہ لباس پہننے سے روکتا نہیں البتہ بری نیت سے کپڑا پہننے سے روکتا ہے۔

(۲۲۹) مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

ترجمہ:۔ جس نے علم (دین) حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا جاہلوں سے اس کے ذریعہ جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف پھیرے اللہ تعالی اسے آگ میں داخل کریں گے۔

لغات:۔ **یجاری** باب مفاعلہ مجارَاۃً چلنے میں مقابلہ کرنا، یہاں مطلق مقابلہ مراد ہے، جَرْی ازض جَرْیًا جاری ہونا۔ **لیماری** از مفاعلہ مُمَارَاۃً ومِرَاءً جھگڑا کرنا، مجادلہ کرنا، قرآن شریف میں ہے **فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ**۔ مری ازض مَرْیًا حقہ حق کا انکار کرنا۔ **یصرف** ازض صَرْفًا پھیرانا، ہٹا دینا، قرآن شریف میں ہے **صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ** اللہ نے انکے دلوں کو پھیر دیا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، طلب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، ل جار، یجاری فعل مضارع منصوب بتقدیر ان، ھو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، العلماء مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، ل زائدہ، یماری بہ السفہاء بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، او عاطفہ، یصرف بہ وجوہ الناس الیہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوفین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ادخل فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، النار مفعول فیہ، فعل اپنے مفعول بہ فاعل مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص علم دین اللہ کی رضا کے لئے حاصل نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہے تا کہ علماء سے

مقابلہ کرے یا جاہلوں سے جھگڑنے کے لئے یا عوام یا طلباء کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کہ مال ملے یا تعظیم ملے تو ایسے علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ایسے عالم کو اللہ تعالی جہنم میں پھینک دیں گے۔

(۲۳۰) مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضاً مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔ جو شخص وہ علم سیکھے جس سے اللہ تعالی کی رضاء حاصل کی جاتی ہے مگر وہ علم اس لئے سیکھتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا سامان پہنچے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

لغات:۔ عَرْف اصل معنی بو اور مہک کے ہیں لیکن اس کا استعمال زیادہ تر خوشبو کے لئے ہوتا ہے۔ اہل عرب بولتے ہیں **مَا اَطْيَبَ عَرْفَهٗ** اس کی خوشبو کس قدر زیادہ ہے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، تعلم فعل، ہو ضمیر مستتر ذو الحال، لایتعلم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، الاحرف استثناء لغو، ل تعلیلیہ جارہ، یصیب فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور متعلق فعل، عرضا موصوف، من الدنیا جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق لایتعلم کے، لا یتعلم فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذو الحال حال ملکر فاعل، علما موصوف، من جار، ما موصول، یبتغی فعل مضارع مجہول، بہ جار مجرور متعلق فعل، وجہ اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یجد فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، عرف الجنۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، یوم القیمۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص علم دین کو اللہ کی رضا کے لئے حاصل نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہے تا کہ دنیا اس کو مل جائے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا یعنی اس کے اور جنت کے درمیان فاصلہ کر دیا جائے گا۔

یہ وعید اس وقت ہے جبکہ مال اور دنیا حاصل کرنے کی غرض سے علم سیکھتا ہے اگر کوئی شخص علم بھی حاصل کر رہا ہے اور مال بھی کما رہا ہے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

(۲۳۱) مَنْ اَتیٰ عَرَّافاً فَسَئَلَهٗ عَنْ شَيْئٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

ترجمہ:۔ جو آیا کسی نجومی کے پاس پس اس سے پوچھا کسی چیز کے بارے میں تو نہیں قبول کی جائے گی چالیس راتوں کی نماز۔

لغات:۔ عرافا نجومی، غیب کی خبریں بتانے والا، **عَرَّفَهُ الْاَمْرَ** واقف کرانا، عرف از ض پہچاننا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتی فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، عرافا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، سئل فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، عن شئی جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، لم یقبل فعل مجہول لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، صلوۃ مضاف، اربعین ممیز، لیلۃ تمیز، ممیز تمیز ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نجومی کی بات کو سچ سمجھ کر اس سے کوئی چیز پوچھنے لگا تو اس کی چالیس دن کی نمازوں کا ثواب ذرہ برابر بھی نہیں ملے گا گو اس سے فرض ساقط ہو جائیگا۔ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تو چالیس دن اس سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس نے کاہن کی بات کی تصدیق کر دی تو اس نے کفر کیا البتہ کوئی شخص

اگر صرف مذاق اڑانے کے لئے یا اس کو جھوٹا بنانے کے لئے گیا تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۳۲) مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفاً فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاتُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْ لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَئْتُمُوْهُ

ترجمہ:۔ جو تم سے پناہ چاہے اللہ کے واسطے سے پس اسے پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے واسطے سے پس اسے دو اور جو تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو اور جو تم پر احسان کرے تو اسے بدلہ دو اور اگر تم ایسی چیز نہ پاؤ جسے تم بدلہ میں دے دو تو اس کے لئے دعا کرو حتی کہ تمہارا یقین ہو جائے کہ یقیناً تم اس کا بدلہ دے چکے۔

لغات:۔ استعاذ باب استفعال پناہ لینا، پناہ چاہنا، قرآن پاک میں ہے وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہو از باب افعال پناہ دینا۔

ترکیب:۔ من اسم جاز متضمن معنی شرط، استعاذ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور ملکر متعلق اول فعل، باللہ جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اعیذوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من سال باللہ فاعطوہ بترکیب سابق جملہ معطوفہ، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، صنع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیکم جار مجرور ملکر متعلق فعل، معروفا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، کافئوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم تجدو فعل جحد، ضمیر بارز فاعل، ما موصول، تکافئوا فعل

مضارع، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ادعوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، حتی جارہ تروا فعل مجہول، ضمیر بارز نائب فاعل، ان مخففہ من المثقلہ، اس کا اسم کم محذوف، قد حرف تحقیق، کافئتموا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ان، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر قائم مقام مفعولین کے، تروا اپنے فاعل اور مفعولین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں چار باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں (۱) جو آدمی اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے تو اللہ کے نام کی تعظیم کا حق یہی ہے کہ اس کو پناہ دے دیا کرو (۲) جو اللہ تعالی کا واسطہ دے کر کچھ مانگے تو اللہ کے نام کی عظمت اور مخلوق خدا پر شفقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو کچھ دے دیا کرو (۳) جو شخص تمہاری دعوت کرے تو اس کو قبول کر لیا کرو (بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو) (۴) جو شخص تم پر احسان کرے تو تم بھی اس کے احسان کا بدلہ چکا دیا کرو یعنی کچھ مال دے دیا کرو اگر بدلہ کے اندر دینے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو اس کے لئے دعا کرتے رہا کرو یہاں تک کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔

(۲۳۳) مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

ترجمہ:۔ جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ہاتھ سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

لغات:۔ مُنْکَرًا یہ معروف کا مقابل ہے ناجائز قول یا فعل بری بات، خدا کی مرضی کے خلاف، جمع منکرات، نکرًا از س نکرانا واقف ہونا۔ **فلیغیرہ** باب تفعیل سے ہے از ض غَارَ یَغِیْرُ بدل دینا، تغیر کر دینا۔ **اضعف** اسم تفضیل کا صیغہ ہے اَلضَّعِیْفُ کمزور، جمع ضِعَاف، ضُعَفَاءُ.

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور ملکر متعلق فعل، منکرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیغیر امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، ب جار، یدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم یستطع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ب جار، لسانہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف لیغیر کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف ثانی، فان لم یستطع فبقلبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، ذالک مبتداء، اضعف الایمان مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو فرمایا کہ ہاتھ کو استعمال کر کے اس برائی کو ختم کو کر دے اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان کو استعمال کرے اس کے ذریعہ سے اس کو ختم کرے اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو پھر دل میں اس کو برا سمجھتا رہے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے اس کے بعد ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

(۲۳۴) مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَائَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ:۔ جس نے لوگوں کا مال لیا ارادہ کرتا ہے اس کو ادا کرنے کا تو اللہ تعالی اسے ادا کریگا اور

جس نے لیا ضائع کرنے کا ارادہ ہے تو اللہ اس کو اس پر ضائع کر دے گا۔

لغات:۔ **التلف** از باب افعال اِتلاف ضائع کرنا، ہلاک و برباد کرنا۔ تلف از س بمعنی ہلاک ہونا

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر ذو الحال، یرید فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ادائہا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذو الحال حال ملکر فاعل، اموال الناس مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ادی فعل ماضی، لفظ اللہ فاعل، عنہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من اخذ یرید اتلافہا اتلفہ اللہ علیہ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے قرض کے طور کوئی شے لی چاہے روپے پیسے ہوں یا کوئی اور چیز ہو اور اس کی نیت ہو کہ میں واپس کر دوں گا تو اللہ تعالی کی مدد ایسے شخص کے ساتھ ہوتی ہے اللہ تعالی ادا کرنے میں مدد فرماتے ہیں اور آخرت میں اس کے حقدار کو خوش کر دیں گے اور جس نے مال لیا تا کہ اس کو ہڑپ کر جائے واپس کرنے کی کوئی نیت نہیں ہے تو اللہ تعالی اس کی طرف سے ادا کرنے میں اعانت نہیں فرماتے۔

(۲۳۵) مَنْ اَفْطَرَ يَوْماً مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّه‘ وَاِنْ صَامَه‘

ترجمہ:۔ جس نے افطار کیا روزہ کسی دن کا رمضان سے بغیر اجازت اور بغیر مرض کے تو نہیں پورا کرے گا اس سے ہمیشہ کا روزہ اگرچہ وہ روزہ رکھے۔

لغات:۔ **الدھر** بمعنی زمانہ، لمبی مدت، جمع اَدْھُرٌ، دُھُوْرٌ۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، افطر فعل ماضی، ھو ضمیر فاعل، یوما موصوف، من رمضان جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول فیہ، من جار، غیر رخصۃ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، مرض معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر شرط، لم یقض فعل مجہول، عنہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، صوم الدھر مضاف مضاف الیہ ملکر موکد، کلہ مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید، موکد تاکید ملکر نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ، واؤ مبالغہ، ان حرف شرط، صام فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اسکی جزا لم یقض عنہ محذوف ہے شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے بغیر عذر شرعی کے رمضان کے روزہ کو توڑ دیا یا اس نے بالکل رکھا ہی نہیں تو ایسا شخص اگر عمر بھر روزہ رکھتا رہے تو وہ ثواب ہرگز نہیں پا سکے گا جو رمضان کے روزہ کا تھا جو رمضان کے روزہ کا تھا اگرچہ ایک روزہ رکھنے سے ایک روزہ کی قضاء ساقط ہو جائے گی اگر رکھ کر توڑا تھا تو ۶۱ روزے رکھ کر فارغ ہو جائے گا۔

(۲۳۶) مَنْ فَطَّرَ صَائِماً اَوْ جَهَّزَ غَازِياً فَلَه' مِثْلُ اَجْرِهٖ

ترجمہ:۔ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دے دیا تو اسے اس جیسا ثواب ہوگا۔

لغات:۔ فطّر بمعنی روزہ افطار کرایا۔ جھّز بمعنی ساز و سامان دیا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، فطر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، صائما مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف علیہ، او حرف عطف، جھز غازیا بترکیب سابق

جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، ف جزائیہ، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف ثبت کے، ثبت فعل، مثل مضاف، اجرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوانا یا کسی مجاہد کو تیار کرنا جنگ کے لئے تو گویا خود روزہ کھولنا ہے اور خود تیار ہوکر جہاد میں جانا ہے۔ کیونکہ افطار کروانے میں بھی روزہ کا ثواب ملتا ہے اور مجاہد تیار کرنے مین بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے

(۲۳۷) مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئاً بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ

ترجمہ:۔ جس نے لیا زمین سے کچھ حصہ ناحق تو اس کو دھنسایا جائے گا قیامت کے دن سات زمینوں تک۔

لغات:۔ خسف ارض خسفا بمعنی زمین میں دھنسانا، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے وَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من الارض جار مجرور ملکر متعلق فعل، شیئا موصوف، ب جار، غیر مضاف، حقہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، خسف فعل ماضی مجہول، ب برائے تعدیہ، ہو ضمیر نائب فاعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، الی جار، سبع ارضین مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا

تشریح:۔ جس نے کسی کی زمین سے ناحق طور پر کچھ حصہ لیا تو قیامت کے دن اس کو ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا اس حدیث میں ظالم کی سزا کا ذکر ہے اور مظلوم جو بد عا کرے گا وہ الگ اس کے لئے عذاب ہوگا۔

(۲۳۸) مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

ترجمہ:۔ جس نے میری اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی پس اس نے میری نافرمانی کی۔

لغات:۔ **اطاع** باب افعال اِطَاعَۃً بمعنی فرمانبردار ہونا۔ **طاع** از ن، ف طَوْعًا، تابعداری کرنا، تابعدار بنانا۔ **عصی** از ض عَصْیًا مَعْصِیَۃً بمعنی نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا، دشمنی کرنا۔ **عَاصِی** نافرمان، جمع عُصَاۃٌ عَاصُوْنَ، **عَصَا** باب ن عَصْوًا لاٹھی سے مارنا، از باب س عَصًا لاٹھی لینا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اطاع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، اطاع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من عصانی فقد عصی اللہ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من یطع الامیر فقد اطاعنی بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، من یعص الامیر فقد عصانی بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ ہی کی

اطاعت کی کیونکہ میں وحی کے بغیر کوئی بات نہیں بتاتا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے تم کو حکم دیتے ہیں۔ اب جس شخص نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی بھی نافرمانی کی اور جس نے عادل بادشاہ کی اطاعت کی تو گویا اس نے میری اطاعت کی کیونکہ بادشاہ یعنی امیر عالم ہوتا ہے وہ کوئی بات دین کے خلاف نہیں کرتا اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو گویا اس نے میری نافرمانی کی کیونکہ امیر میری مرضی کے مطابق چلتا ہے زندگی گذراتا ہے جس نے اس کی مخالفت کی تو گویا اس نے میری فرمانی کی۔

(۲۳۹) مَنْ رَأٰنِیْ فِیْ الْمَنَامِ فَقَدْ رَأٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ

ترجمہ:۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان نہیں شکل بنا سکتا میری صورت میں۔

لغات:۔ منام خواب، نیند، سونے کی جگہ، جمع مَنَامَات ۃ۔ نام یَنَامُ نَوْمًا وَنِیَامًا سونا۔ یتمثل باب تفعل بمعنی مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، از باب ن مُثُولاً بمعنی مانند ہونا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نی مفعول بہ، فی المنام جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان ان کا اسم، لا یتمثل فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، صورتی مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر تعلیل، معلل اور تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے لئے خواب اور بیداری میں میری شکل وصورت بنانے کو

محال کر دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسا محال نہ ہو تو حق و باطل میں امتیاز ختم ہو جاتا چونکہ اللہ تعالی نے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنا ہے اس کی حفاظت کرنی ہے اس لئے شیطان کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ آپ ﷺ کی شکل و صورت اختیار کرے۔

(۲۴۰) مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَ لْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ:۔ جس نے دعوی کیا اس چیز کا جو اس کے لئے نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں اور چاہئے کہ وہ بنائے اپنا ٹھکانہ جہنم میں۔

لغات:۔ لیتبوا باب تفعل سے بمعنی اقامت کرنا، ٹھکانہ بنانا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، ادعی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اسم، لہ جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، منا جار مجرور ملکر متعلق کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لیتبوا فعل امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، مقعدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، من النار جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ ایک شخص کسی چیز کا دعوی کرتا ہے کہ یہ میری ہے حالانکہ وہ اس دعوی میں جھوٹا ہے وہ چیز کسی اور کی ہے اس کی نہیں ہے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ ہماری جماعت سے خارج ہے یعنی یہ شخص ادنی درجہ کے ایمان کا ہے اسی طرح جو شخص کسی صفت کے ساتھ موصوف ہونے کا دعوی کرتا ہے حالانکہ وہ صفت اس میں نہیں ہے وہ بھی اس حدیث میں داخل ہے مثلا دعوی

کرتا ہے میں سید ہوں ہاشمی ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(۲۴۱) مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَہ' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَہ' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَہ' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

ترجمہ:۔ جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب سمجھتے ہوئے تو بخش دیئے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کئے اپنے گناہوں سے اور جو کھڑا ہوا رمضان میں ایمان اور ثواب کے ساتھ تو بخش دیے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کئے اپنے گناہوں میں سے اور جو کھڑا ہوا لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کے ساتھ تو بخش دیے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کیے گناہوں میں سے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، صام فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، رمضان مفعول فیہ، ایمانا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، احتسابا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غفر فعل ماضی مجہول، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، ما موصول، تقدم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ذنبہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، واؤ عاطفہ، من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ رمضان کے روزے اور رات کو قیام کرنا اسی طرح لیلۃ القدر میں قیام کرنا اس کا اجر و ثواب بتایا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ایمان ہو اور ثواب کی نیت کے ساتھ ہو اور کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

(۲۴۲) مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا تَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ

ترجمہ:۔ جس نے کھایا اس بدبودار درخت سے پس ہرگز نہ قریب جائے ہماری مسجدوں کے کیونکہ فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے ان چیزوں سے جن سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

لغات:۔ **المنتنة** ازباب ض، س، ک نَتَانَةً و نُتُوْنَةً بدبودار ہونا، باب تفعیل بمعنی بدبودار کرنا۔ **تتاذی** باب تفعّل تَاَذِّی تکلیف اٹھانا، اذی باب سمع اَذًا و اَذَاةً تکلیف پانا، اَلاِنْس بمعنی آدمی، باب س، ک، ض، مانوس ہونا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، اکل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ہذہ اسم اشارہ، الشجرۃ موصوف، المنتنۃ صفت، دونوں ملکر مشارہ الیہ، اسم اشارہ اور مشارالیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لایقربن نہی غائب، موکد بانون ثقیلہ، ھو ضمیر مستتر فاعل، مسجدنا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الملائکۃ ان کا اسم، تتاذی فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، من جار، ما موصولہ، تاذی فعل مضارع، منہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، الانس فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ بدبودار درخت سے مراد پیاز اور لہسن کا پودا ہے معنی یہ ہے کہ کسی بدبودار درخت یا پودے سے کھا کر مسجد میں نہ آؤ کیونکہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ اس طرح ہر بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر اوڑھ کر یا

پہن کر مسجد میں آنا مکروہ فرمایا ہے۔ بہرحال جس طرح شریعت مطہرہ نے اذیت انسان سے روکا ہے اسی طرح اذیت ملائکہ سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۲۴۳) مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

ترجمہ:۔ جس کو بنایا گیا قاضی لوگوں کے درمیان پس وہ ذبح کیا گیا بغیر چھری کے۔

لغات:۔ **قاضیا** باب ض قَضَاءً فیصلہ کرنا، باب تفعیل تَقْضِيَةٌ بمعنی حاجت پوری کرنا۔ القاضی حاکم شرعی، جمع قُضَاة، قَاضِي الْقُضَاةِ، قاضیوں کا رئیس۔ چیف جسٹس۔ **سکین** بروزن عِرِّیف چھری، جمع سَکَاكِيْن، اَلسَّكَّانُ بمعنی چھری بنانے والا، السکینة بمعنی اطمینان وقار، ہیبت۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، جعل فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، قاضیا مفعول بہ، بین الناس مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، ذبح فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، غیر سکین مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس کو قاضی بنایا گیا وہ خوش نہ ہو کہ مجھے اچھا عہدہ مل گیا بلکہ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ یعنی اس کے لیے دین پر چلنے میں بہت بڑی آزمائش ڈال دی گئی گویا وہ اپنے دین کو ہلاک کر بیٹھا۔ حدث پاک میں نفس قاضی کو ہلاک کرنا قرار نہیں دیا گیا بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ اس کا دین ہلاک ہو جائے گا۔

(۲۴۴) مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ

ترجمہ:۔ جس نے قسم اٹھائی غیر اللہ کے ساتھ پس تحقیق اس نے شرک کیا۔

لغات:۔ حلف باب ض حَلفاً قسم کھانا، اَلْحَلْفُ مصدر بمعنی عہد و پیمان، دوستی۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، حلف فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، غیر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شرط، ف جزائیہ، قد تحقیقیہ، اشرک فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس نے اللہ کے نام کے سوا کسی اور کے نام پر مثلاً نبی کے نام پر یا کعبہ کے نام پر قسم کھائی تو اگر اس غیر اللہ کی تعظیم مخصوص کا اعتقاد رکھتے ہوئے قسم کھائی تو وہ حقیقتاً مشرک بن گیا۔ اور اگر وہ مخصوص تعظیم (جو اللہ تعالی کی ہے) کی جگہ تعظیم بلیغ کی صورت میں قسم اٹھائے تو پھر اس حدیث میں اس کے لئے زجر ہے کہ مشرک جیسا کام کیا جیسے ریاکاری بھی شرک اصغر ہے۔ پھر جس چیز کی قسم اٹھائی اگر قسم کے لئے استعمال ہوتی ہے تو قسم ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ مثلاً قرآن کی قسم کہنے سے قسم ہو جائے گی۔ اب اس کا پورا کرنا لازم ہوگا ورنہ کفارہ دینا پڑے گا۔

(۲۴۵) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَه‘ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَه‘ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

ترجمہ:۔ جو اللہ اور قیامت کے دن کو مانتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن کو مانتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن کو مانتا ہے تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

لغات:۔ فلیکرم باب اکرم سے ہے اِکْرَاماً بمعنی عزت کرنا۔ فلا یؤذ باب افعال سے ہے اِیْذَاءً بمعنی تکلیف، پہنچانا، ستانا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، یومن فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، لفظ اللہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الیوم الاخر موصوف صفت ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیکرم امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، ضیفہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذ جارہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من کان یوم باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیصمت بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جو شخص کامل مومن بننا چاہتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ مہمان کا اکرام کرے اسطرح جو شخص کامل مؤمن بننا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی ضروری امر ہے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اسطرح اگر کوئی بات کرنی ہو تو ایسی بات کرے جسمیں فائدہ ہو بے فائدہ کوئی کلام نہ کرے۔

(۲۴۶) مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّه‘

ترجمہ:۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات نماز میں قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے پوری رات نماز میں قیام کیا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، صلی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، العشاء مفعول بہ، فی جماعۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، کانما کان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، قام فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نصف اللیل مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط

اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں عشا کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس میں آدھی رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس کو ساری رات کی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔

(۲۴۷) مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

ترجمہ:۔ جس کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب آگے نہیں لے جائے گا۔

لغات:۔ بطاء باب تفعیل اور افعال کا معنی ہے دیر کرنا، مؤخر کرنا اور باب مفاعلہ ٹال مٹول کرنا، باب کرم بُطُوْءٌ بمعنی دیر کرنا۔ الاسراع بمعنی جلدی کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، بطا فعل ماضی، ب جارہ، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، عملہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یسرع فعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، نسبہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے اعمال صالحہ میں سستی کی تو ایسے شخص کو نسب نامہ آگے نہیں بڑھائے گا یعنی نسب کا اعلیٰ ہونا اس کے لیے مفید نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ان اکرمکم عند اللہ اتقکم بیشک تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہی شخص ہے جو تم میں متقی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ نے سمجھایا تھا کہ عمل کرو یہ خیال مت کرنا کہ میں فاطمہ بنت محمد ﷺ ہوں بلکہ اپنے عمل سے بخشش ہوگی اور فرمایا تھا کہ اگر فاطمہ چوری کرے گی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ معلوم ہوا کہ نسب کام نہیں آئے گا۔

(۲۴۸)مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

ترجمہ:۔ جس نے حج کیا اللہ تعالی کے لیے پس نہ جماع کیا اور نہ بری بات کہی تو وہ لوٹا اس دن کی طرح کہ جس دن جنا اس کو اس کی ماں نے۔

لغات:۔ **فلم یرفث** باب ن، ض، س بمعنی گندی بات کہنا، فحش بکنا، جماع کی بات کرنا، اسی سے رَفَث آیا ہے بمعنی جماع، قرآن میں آیا (فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ) **ولم یفسق** باب ن، ض، ک فِسْقًا فُسُوْقًا بمعنی بدکاری کرنا۔ اسی سے فاسق آتا ہے۔ جمع فَسَقَةٌ، فُسَّاقٌ۔ **ولدته** باب ض وِلَادَةٌ جننا، پیدا کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، حج فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم یرفث فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لم یفسق بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اول اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، رجع فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، ک جار، یوم موصوف، ولدت فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، امہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل مفعول بہ اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق طاہرا محذوف کے، طاہرا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ حج کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جس نے حج کیا اور جماع نہ کیا اور نہ کسی کو بری بات کہی نہ کسی کو گالی دی تو وہ جب گھر آئے گا تو ایسے ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے یعنی ہر قسم کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(۲۴۹) مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

ترجمہ:۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے سچائی کے ساتھ شہادت مانگی اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو۔

لغات:۔ **فراشه** بچھونا، جمع فُرُش باب ن، ض بمعنی بچھانا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، سال فعل، ھو ضمیر فاعل، لفظ اللہ مفعول اول، الشهادة مفعول ثانی، بصدق جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعولین اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط بلغ فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، اللہ فاعل منازل الشهداء مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، ان وصلیہ شرطیہ، مات فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، فراشہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا بلغہ اللہ منازل الشهداء قرینۂ ماقبل کی وجہ سے محذوف ہے شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہاں بھی وہ مرے ضرور شہداء کا مرتبہ عطا فرمائیں گے اگرچہ گھر بیٹھے اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مر جائے شہادت کا درجہ حاصل کرنے کے لیے صرف دل کی سچائی اور نیت کا درست ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی جہاد کرنے کی حالت میں مر گیا اس کی نیت درست نہیں تھی محض اپنے نام کو روشن کرنا مقصود تھا تو اسے ذرہ برابر جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔

(۲۵۰) مَنِ احْتَبَسَ فَرساً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِیْمَاناً بِاللّٰهِ وَتَصْدِیْقاً بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شَبْعَه' وَرَیَّه' وَرَوْثَه' وَبَوْلَه' فِیْ مِیْزَانِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

ترجمہ:۔ جس نے پالا گھوڑا اللہ کے راستے میں اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے تو اس گھوڑے کا سیر ہونا اور سیراب ہونا اور اس کا لید کرنا اور اس کا پیشاب کرنا قیامت کے دن اس کے ترازو میں ہوگا۔

لغات:۔ احتبس افتعال سے ہے روکنا، قید کرنا، باب ض حَبْسًا قید کرنا۔ **شبع** باب س شَبْعًا آسودہ ہو کر کھانا، شَبُعٌ یعنی کھانے کی وہ مقدار جس سے پیٹ بھر جائے۔ **رِیَّہٗ** باب س رَوِیَ رِیًّا سیراب ہونا۔ **روث** لید جمع اَرْوَاثٌ باب ن رُوْثًا گھوڑے کا لید کرنا۔ **بول:** پیشاب جمع اَبْوَالٌ باب ن بَوْلًا، مَبَالًا پیشاب کرنا۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، احتبس فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، ایمانا مصدر بمعنی اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ایمانا کے، مصدر اور متعلق ملکر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تصدیقا بوعدہ بترکیب سابق شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فرسا مفعول بہ، فی جار، سبیل اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، شبعہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ریہ معطوف اول، واؤ عاطفہ، روثہ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، بولہ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ان کا اسم، فی جار، میزانہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل یوم القیمۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، کائن اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جس شخص نے جہاد کے لیے گھوڑا رکھا ثواب سمجھ کر اور اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو ایسے شخص کو خوش ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ

اس کے نامہ اعمال میں جب گھوڑے کا ثواب تلے گا۔ تو جب گھوڑے کا ثواب تولا جائے گا تو جتنا گھوڑے نے کھایا اور پیا ہوگا اور جو لید اور پیشاب کیا ہوگا۔ وہ سب تولا جائے گا جس کی وجہ سے وزن زیادہ ہو جائے گا۔ اور شاہد نجات کے لیے۔

(۱۵۱) مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ.

ترجمہ:۔ جس شخص کے لیے بال ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اکرام کرے۔

ترکیب:۔ من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل تام، لہ جار مجرور متعلق فعل، شعر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیکرم امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ شعر سے مراد سر کے بال ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس نے بال رکھے تو اسے چاہیے کہ بالوں کے حقوق بھی ادا کرے کہ ان کو دھوتا رہے اور تیل بھی لگاتا رہے اور کنگھی بھی کرتا رہے البتہ کنگھی کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنی چاہیے۔ کیونکہ مشکوۃ شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کنگھی کرنے سے (ایک دن ناغہ ہونا چاہئے یعنی ایک دن کنگھی کرے اور ایک دن نہ کرے یہی مسنون طریقہ ہے۔ مگر ہر روز کنگھی کرنا حرام بھی نہیں ہے۔ ہاں البتہ مردوں میں کئی مرتبہ کنگھی کرنا مناسب بھی نہیں ہے۔

بالوں کا مسنون طریقہ:۔ کانوں کی لو تک پٹے رکھنا جس میں ہر طرف سے بال برابر ہوں نہ کہ بودی رکھنا کہ جس میں پیچھے سے چھوٹے اور آگے سے بڑھے ہوں جو کہ انگریزوں کا طریقہ ہے۔

بالوں کا منڈوانا:۔ صرف جائز ہے سنت نہیں سنت وہ ہوتی ہے جس میں حضور ﷺ نے مواظبت اور ہمیشگی فرمائی ہو اور یہاں منڈوانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے۔ لہذا اس کو حضرت علیؓ کی سنت اصطلاحی کہنا جائز نہ ہوگا۔ بلکہ یہ کہا جائے گا کہ یہ بھی جائز ہے اور بال رکھنا مسنون ہے۔

نوع اخر منه

(۲۵۲)اِذَاسَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَائَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ

ترجمہ:۔ جب خوش کرے تجھے تیری نیکی اور بری لگے تجھے تیری برائی تو تو مؤمن ہے۔

لغات:۔ **سرتک** باب ن سُرُوْرًا، مَسَرَّۃً خوش کرنا۔ **حسنۃ** نیکی، بھلائی جمع حَسَنَاتٌ سائتک باب ن سُوْءً ابرابر ہونا، قبیح ہونا بولا جاتا ہے سَاءَ تْ سِیْرَتُہٗ یعنی اسکی عادت بری ہے۔ سَیِّئَتُکَ. اَلسَّیِّئُی کا مؤنث ہے۔ برائی، گناہ جمع سَیِّاٰتٌ، اَلسَّوْءَۃُ: فاحشہ، بری عادت، شرمگاہ جمع سَوْاٰتٌ۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، سرت فعل، ک ضمیر مفعول بہ، حسنتک مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ساءتک سیئتک بترکیب سابق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، انت مبتداء، مومن خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ صحابی راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ما الایمان یعنی ایمان کی نشانی کیا ہے۔ تو اس وقت نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب نیکی کر کے تمہیں خوشی محسوس ہو کہ اللہ نے مجھے نیکی کی توفیق دی ہے اور جب برائی سرزد ہو تو نفس پریشان ہو جائے اور سردار کا ڈر ہونے لگے تو اب تو کامل مؤمن ہے۔ کیونکہ نیکی اور برائی میں امتیاز کر رہا ہے۔

(۲۵۳)اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ

ترجمہ:۔ جب سپرد کر دیا جائے کام نااہل کی طرف تو انتظار کر تو قیامت کا۔

لغات:۔ وسد کسی کو تکیہ دینا، کسی کام کو کسی کے ذمہ کر دینا۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، وسد فعل ماضی مجہول، الامر نائب فاعل، الی جار، غیر مضاف، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ انتظر امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الساعۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے آکر سوال کیا متی الساعۃ قیامت کب آئے گی تو حضور ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع کردی جائے گی، اس نے پھر پوچھا امانت کا ضیاع کیسے ہوگا؟ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا جب بھی کوئی معاملہ نااہل کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو مطلب یہ ہے کہ بادشاہ یا حاکم یا امیر یا قاضی وغیرہ یہ عہدے جب کسی نااہل کو دیئے جائیں گے تو پھر امانت کہاں رہے گی۔

(۲۵۴) اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطَ بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ

ترجمہ:۔ جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر تو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں حتی کہ تم مل جاؤ لوگوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ غمگین ہوگا۔

لغات:۔ لایتناجی باب تفاعل سے ہے۔ سرگوشی کرنا۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز اس کا اسم، ثلثۃ خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لایتناجی فعل مضارع، اثنان فاعل، دون الاخر مضاف

مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، حتی جار، تخلطو افعل مضارع، ضمیر بارز فاعل، ب جار، الناس مجرور، جار مجرو ملکر متعلق اول، من جار، اجل مضاف، ان مصدریہ، یحزن فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ خبریہ ہو کر بتقدیر ان مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق لا یتناجی کے، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معنیٰ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر گفتگو نہ کریں کیونکہ اس کا دل پریشان ہوگا۔ وہ سوچے گا کہ شاید میرے خلاف کوئی پلان منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہاں البتہ جب بہت سے لوگوں میں مل جاؤ تو پھر کچھ حرج نہیں پھر دو آدمی جتنی چاہیں باتیں کریں اگر بہت زیادہ اہم بات کرنی ہو تو تیسرے سے اجازت لیکر بات کی جائے۔

(۲۵۵) اِذَا قَضَی اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالی فیصلہ فرماتے ہیں کسی بندہ کیلئے کہ اس کو موت دیں فلاں زمین میں تو کر دیتے ہیں اس کیلئے اس کی طرف کوئی ضرورت۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، قضی فعل، اللہ فاعل، لعبد جار مجرور متعلق فعل، ان مصدریہ، یموت فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، بارض جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جعل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لہ جار مجرور متعلق فعل، الیہا جار مجرور ملکر متعلق ثانی، حاجۃ مفعول، فعل اپنے فاعل متعلقین اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جب اللہ تعالی کسی کو موت دینا چاہتے ہیں تو جو جگہ موت کی مقرر کی ہوتی ہے تو آدمی

اگرچہ سینکڑوں میل دور بیٹھا ہو کوئی نہ کوئی ضرورت پیدا کر دیتے ہیں تاکہ وہ اس جگہ پہنچ جائے (جہاں موت واقع کرنی ہے مقررہ جگہ پر ہی موت واقع ہوتی ہے) کے متعلق ایک قصہ۔

قصہ:۔ ملک شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ موت کی بارے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ کیسے اتنی دور سے ایک منٹ میں بہت سوں کی جان نکال لیتے ہیں تو عزرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے لئے اقوام عالم ایک پلیٹ کی طرح ہے جس میں بہت سے انار کے دانے پڑے ہوں تو چاہے میں اس کونے سے لے لوں یا اس سے، میرے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اس گفتگو کے درمیان ایک شخص پاس بیٹھا ہوا تھا جس کی طرف عزرائیل علیہ السلام بار بار گھور کر دیکھ رہے تھے تو جب مجلس ختم ہوئی تو اس پاس بیٹھے ہوئے شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میری طرف عزرائیل علیہ السلام گھور گھور کر دیکھ رہے تھے مجھے ڈر ہے کہیں موت نہ آجائے اس لئے آپ مہربانی فرمائیں کہ مجھے ہوا کے ذریعے شام سے ہندوستان پہنچا دیں چنانچہ کچھ دیر بعد ہندوستان پہنچ گئے تو وہ ہندوستان پہنچنے کے بعد اگلے روز پتہ چلا کہ فلاں کا انتقال ہو گیا ہے۔ اب حضرت سلیمان علہ السلام کی جب ملاقات ہوئی عزرائیل علیہ السلام سے تو پوچھا کیا بات ہے تو عزرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ اس دن جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو میں اسے گھور گھور کر اس لئے دیکھتا تھا کہ مجھے حکم ہوا تھا اس کے بارے میں کہ میں نے اس کی کل جان ہندوستان میں نکالنی ہے تو اب میں حیران تھا کہ یہ شام سے ہندوستان کیسے پہنچے گا وقت کم ہے شاید یہی وہ ہے جس میں میں نے جان نکالنی ہے یا کوئی اور ہے اس لئے میں اس کو گھور کر دیکھا جو موت کا سبب بن گیا۔

(٢٥٦) إذا طَبَخْتَ مَرِقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ

ترجمہ:۔ جب تو شوربہ پکائے تو اس کا پانی زیادہ کر اور اپنے پڑوسیوں کا دھیان کر

لغات:۔ **طبخا** از باب ن، ف طَبْخًا پکانا، اسی سے ہے مَطْبَخ، باورچی خانہ اور طَبَّاخ پکانے

والے باورچی کو کہتے ہیں۔ **مِرقَۃٌ** شوربہ از باب ن، ض شوربا زیادہ کرنا۔ **تعاهد** حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، طبخت فعل ضمیر بارز فاعل، مرقۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، اکثر امر حاضر ضمیر مستتر فاعل، ماء ہا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تعاهد جیرانک بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب واضح ہے کہ جب گھر میں شوربہ پکایا جائے تو پانی زیادہ کرلیا جائے تاکہ پڑوسی کا خیال کیا جائے گاہے بگاہے ان کی خبر گیری کی جائے ان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے پہلے ایک حدیث گذری ہے کہ جس کے پڑوسی اسکی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوں وہ پکا مومن نہیں ہوسکتا۔

(۲۵۷) اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِمَيَامِنِكُمْ

ترجمہ:۔ جب تم پہنو اور وضو کرو تو شروع کرو اپنی دائیں طرف سے۔

لغات:۔ توضا بالماء وضو کرنا باب کرم وُضُوءً ا پاکیزہ ہونا۔ میامن جمع ہے مَیْمَنَۃٌ کی بمعنی داہنی جانب۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط لبستم فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا کلمہ شرط، توضاتم فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ابدءوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، ب جار، میامن مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جب تم کوئی کپڑا پہنو یا چادر اوڑھو یا وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو اس میں برکت ہوگی اسی طرح اور چیزوں میں بھی دائیں طرف سے شروع کرنا باعث برکت ہے۔ مثلاً جوتا پہننا، ناخن کاٹنا، سرمہ ڈالنا، کھانا، پینا، مسواک کرنا، دینی کتاب پکڑنا، مصافحہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(۲۵۸) اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ

ترجمہ:۔ جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

لغات:۔ **خلل** خلال کرنا، از باب ن خَلًّا سوراخ کرنا۔ اَصَابِع جمع ہے اِصْبَعٌ بمعنی انگلی۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، توضات فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر شرط، ف جزائیہ، خلل امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، اصابع مضاف، یدیک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رجلیک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف معطوف علیہ معطوف ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا وضو میں فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔

(۲۵۹) اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ

ترجمہ:۔ جب رکھی دی جائے خوراک تو اتارو اپنے جوتوں کو کیونکہ زیادہ آرام دہ ہے تمہارے پاؤں کے لئے۔

لغات:۔ **خلع** از باب ف خَلْعًا اتارنا۔ نِعَال جمع ہے نَعْلٌ کی بمعنی جوتا، چپل۔ تَنَعَّلَ وَ اِنْتَعَلَ از باب س نَعْلًا جوتا پہننا۔ اَرْوَح اُسم تفضیل کا صیغہ ہے از ف رَاحَۃً آرام پہنچانا، راحت بخشنا۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، وضع فعل مجہول، الطعام نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، اخلعو امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، نعالکم مضاف مضاف الیہ ملکر

مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، اروح اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل ل جار، اقدامکم مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اروح کے، اروح اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ معللہ ہوا۔

تشریح:۔ جب خوراک رکھ دی جائے چاہے وہ کھانا ہو یعنی روٹی ہو یا کھجوریں ہوں یا دودھ ہو یا چاول ہوں تو جوتے اتار کر بیٹھنا سنت ہے وجہ یہ ہے کہ جوتے اتار کر آدمی آرام سے بیٹھتا ہے۔

(۲۶۰) اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

ترجمہ:۔ جب تو حیا نہ کرے تو کرلو جو تو چاہے۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط لم، تستحی فعل مضارع، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اصنع امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، ما موصول، شئت فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ مکمل حدیث اس طرح ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک ان چیزوں سے جن کو لوگوں نے پایا پہلی نبوت کی کلام سے وہ یہ ہے کہ جب شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہے کر مطلب یہ ہے پہلے تمام انبیاء میں سے ہر ہر نبی کی شریعت میں اس بات کا اتفاق رہا ہے کہ جب حیا ختم ہو جائے تو جو چاہے کرو یعنی جب گناہ کرنے سے تم کو حیا نہیں روکتی تو پھر جو مرضی گناہ کر اس کا بدلہ اللہ تعالی دیں گے۔

(۲۶۱) اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْيَاْکُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَ اِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ

ترجمہ:۔ جب کھائے تم میں سے کوئی ایک تو اسے چاہیئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب

پئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے پئے۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، اکل فعل، احدکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیاکل امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، یمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا شرب فلیشرب بیمینہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ اگر دائیں ہاتھ میں کوئی تکلیف نہ ہو تو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے اور دائیں ہاتھ ہی سے پیا جائے، ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کھانے پینے کی ابتداء تو دائیں ہاتھ سے کر لی باقی بائیں ہاتھ سے کھا پی لیا کرو کیونکہ دایاں ہاتھ کھانے پینے کے لئے ہے اور اچھی چیزوں کو پکڑنے کیلئے ہے اور بایاں ہاتھ استنجاء کیلئے ہے۔

(۲۶۲) اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْکَعْ رَکْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

ترجمہ:۔ جب داخل ہو تم میں سے کوئی ایک مسجد میں اسے چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھے بیٹھنے سے پہلے

لغات:۔ فلیرکع از باب ف رَکْعًا و رُکُوْعًا سر جھکانا۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، دخل فعل، احدکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، المسجد مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لم یرکع امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، رکعتین مفعول بہ، قبل مضاف ان ناصبہ مصدریہ، تجلس فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ ہر آدمی کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ کسی مسجد کی حدود میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے

دو رکعت نفل نماز پڑھے فجر میں دو سنت پڑھنا ہی کافی ہے اگر عصر کے بعد مسجد میں داخل ہو تو بھی نفل نہ پڑھے غرض اوقات مکروہہ کے علاوہ جب بھی مسجد جانا ہو تو دو رکعت نفل پڑھنا صرف مستحب ہے۔

(۲۶۳)اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهَا تُنْعَلُ وَآخِرَهَا تُنْزَعُ

ترجمہ:۔ جب جوتا پہنے تم میں سے کوئی ایک تو اسے چاہیئے کہ ابتداء کرے دائیں کے ساتھ اور جب اتارے تو اسے چاہیئے کہ ابتداء کرے بائیں کے ساتھ تا کہ ہو جائے دایاں ان دونوں میں سے پہلا جسکو پہنا جاتا ہے اور ان دونوں میں سے دوسرا ہو جائے جس کو اتارا جاتا ہے۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، انتعل فعل، احدکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر شرط، ف جزائیہ، لیبدا امر غائب، ضمیر مستتر فاعل، بالیمنی جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا نزع فلیبدا بالشمال بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر معلل، لتکن امر غائب فعل ناقص، الیمنی اس کا اسم، اولہا مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، تنعل فعل مضارع مجہول، ہی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اخرہا تنزع بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر تعلیل، معلل اور تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ جوتا پہننے میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالا جائے اور پھر بایاں پاؤں اور اتارنے میں اس کا برعکس ہونا چاہیئے۔ یعنی پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکالا جائے پھر دایاں تا کہ جوتا پہننے اور اتارنے دونوں صورتوں میں دائیں پاؤں کا خیال رکھا جا سکے کیونکہ پہنتے وقت دائیں پاؤں کی ابتداء ہوگی اور اتارتے وقت بھی دائیں پاؤں پر ہی اختتام ہوگا

(۲۶۴)اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلاً

ترجمہ:۔ جب طویل ہو جائے تم میں سے کسی ایک کا غائب ہونا پس نہ آئے اپنے گھر والوں کے پاس رات کو۔

لغات:۔ **اطال** باب افعال اِطَالَۃً لمبا کرنا، از باب ن طُوْلاً لمبا ہونا، اگر صلہ علیہ ہو تو بمعنی غالب ہونا، فخر کرنا۔ **الغیبۃ** از باب ض غَیْبًا، غَیْبَۃً غائب ہونا، جدا ہونا۔ **فلا یطرق** از باب ن طَرْقًا و طُرُوْقًا رات میں آنا، طَارِقٌ رات میں آنے والے کو کہتے ہیں۔

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، اطال فعل ماضی، احدکم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، الغیبۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لا یطرق نہی غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، لیلا مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:۔ جب سفر میں دیر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ رات کو گھر نہیں آنا چاہئے وجہ یہ ہے کہ گھر والوں کو علم نہیں ہے وہ آرام سے سوتے ہونگے تو اب اس کے آنے سے ان کی نیند خراب ہوگی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو بیوی پراگندہ حالت میں ہوگی بال بکھرے ہونگے اور عجیب صورت ہو گی اگر دن کو آئیگا تو دن میں تیار ہوگی، آپ کا استقبال کریگی۔

(۲۶۵)اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذَالِکَ لَا یَرُدُّ وَ یَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ

ترجمہ:۔ جب تم داخل ہو مریض پر پس تسلی دو اس کے لئے اس کی موت کے متعلق پس بے شک یہ نہیں لوٹاتا کچھ اور خوش کرتا ہے اس کے دل کو۔

لغات:۔ **فنفسوا** باب تفعیل غم دور کرنا، **اجل** موت وقت، موت، جمع آجال **طاب** از باب

ض اچھا ہونا، عمدہ ولذیذ ہونا، بولا جاتا ہے طَابَتِ النَّفْسُ دل خوش ہونا، اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ.

ترکیب:۔ اذا کلمہ شرط، دخلتم فعل، ضمیر بارز فاعل، علی المریض جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، نفسوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لہ جار مجرور ملکر متعلق اول، فی جار، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ذالک ان کا اسم، لا یرد فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، شیئا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یطیب فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، نفسہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:۔ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کے لئے تسلی کے کلمات کہو کہ جلد تم ٹھیک ہو جاؤ گے یہ نہ کہا جائے کہ اب تمہارا ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ یہ تسلی اس لئے نہیں ہوتی کہ تم موت کو لوٹا دو گے بلکہ بیمار کے دل کو صرف خوش کرنا مقصود ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ذِكْرُ بَعْضِ الْمَغِيْبَاتِ الَّتِیْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ بِهَا وَ ظَهَرَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

ترجمہ:۔ غیب کی بعض چیزوں کا کچھ ذکر وہ غیب جسکی خبر دی نبی کریم ﷺ نے اور ظاہر ہوئی وہ خبر نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت وسلامتی ہو ان پر۔

ترکیب:۔ ذکر مضاف بعض مضاف، المغیبات موصوف، التی اسم موصول، اخبر فعل، النبی فاعل، ب جار، ہا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف علیہ، واوٴ عاطفہ، ظہرت فعل، ہی فاعل مستتر، بعد مضاف، وفات مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، ہذا اسم اشارہ محذوف کی جو مبتدا ہے، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، صلوات مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واوٴ عاطفہ، سلام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مبتداء، علی جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثابت محذوف کے جو کہ خبر ہے، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱) قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِيْنَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو سچوں کے سردار ہیں کہ ہمیشہ رہے گی میری امت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں نقصان دے گا ان کو وہ شخص رسوا کر سکے اور نہ وہ شخص جو مخالفت کرے ان کی حتی آئے گا اللہ کا امر اس حال میں کہ وہ اسی پر ہونگے۔

لغات:۔ سَیِّدٌ سردار جمع سَادَۃٌ از باب ن سِیَادَۃٌ سردار ہونا۔ ضر از باب ن ضَرًّا نقصان پہنچانا خذل از باب ن خَذْلاً وَ خُذْلاناً مدد چھوڑنا، مدد نہ کرنا۔

ترکیب:۔ قال فعل، النبی ذوالحال، صلی فعل، لفظ اللہ فاعل، علی جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، سلم فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔ واؤ حالیہ، ہو مبتداء، سید مضاف، الصادقین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ حالیہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر قول، لا یزال فعل ناقص، من جار، امت مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ہو مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، امتی موصوف، قائمۃ اسم فاعل، ہی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، ب حرف جار، امر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت اول، لا یضر فعل، ہم مفعول بہ مقدم، من موصولہ، خذل فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، خالف فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول بہ، حتی جار، یاتی فعل منصوب بان مصدریہ مقدرہ، امر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، واؤ حالیہ، ہم مبتداء، علی جار، ذالک مجرور، جار مجرور ملکر متعلق قائمون محذوف کے جو خبر ہے، مبتداء خبر ملکر جملہ حالیہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل فعل لا یضر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر اسم موخر، لا یزال کا فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقولہ، قول اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی قیامت تک میری امت میں ایک جماعت ضرور حق پر باقی رہے گی کوئی مخالف یا رسوا کرنے والا اسکو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۲) وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَائُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ ہونگے آخری زمانہ میں بہت سے جھوٹے دجال لائیں گے تمہارے پاس وہ احادیث جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے پس تم اپنے آپ کو بچاؤ ان سے وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

لغات:۔ دجالون جمع ہے دَجَّالٌ کی بہت جھوٹا، دَجَاجِلَۃٌ جمع الجمع آتی ہے، دجل از باب ن دَجْلًا جھوٹ بولنا۔ **لا یضلونکم** افعال اضلال گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ **فتن** از باب ض فتنۃ گمراہ کرنا، آزمائش کرنا، فتنہ میں ڈالنا۔

ترکیب:۔ قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی فعل، لفظ اللہ فاعل، علی جار، ہ مجرور، دونوں متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، سلم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معترضہ ہوا۔ یکون فعل تام، فی جار، آخر مضاف، الزمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، دجالون موصوف، کذابون صفت اول، یاتون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، کم مفعول، من جار، الاحادیث مجرور، جار مجرور متعلق فعل، ب جار، ما موصولہ، لم تسمعوا فعل، واؤ ضمیر بارز موکد، انتم تاکید، موکد تاکید ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، آباء مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل، ہ مفعول مقدر، فعل، فاعل، مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور دونوں متعلقوں سے ملکر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر فاعل، فعل

فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ ف تفریعیہ، ایاکم ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، اتقوا فعل محذوف کا، اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ایاہم ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، فعل محذوف احذروا کا، اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔ لایضلون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، کم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ سب جملے ملکر مقولہ، قول اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ
یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَ یَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ

ترجمہ: ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں سے سب سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے (صحابہ تابعین) اور پھر وہ لوگ جو ان سے ملے (تبع تابعین) پھر ایک قوم آئیگی جن میں ایک شخص کی گواہی آگے بڑھ جائیگی اسکی قسم پر اور کبھی انکی قسم آگے بڑھ جائیگی ان کی گواہی سے۔

لغات: ۔ **قرن** صدی، سوسال زمانہ کا ایک وقت، جمع قُرُوْنٌ از باب ن قَرْنًا ملانا۔ **یلونهم** از باب ض متصل ہونا، قریب ہونا۔ **تسبق** از باب ن، ض اگر صلہ الیہ ہوتو آگے بڑھنا، علیہ صلہ ہوتو غالب آنا۔ **یمین** قسم جمع اَیْمان۔

ترکیب: ۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ معترضہ، خیر مضاف، الناس مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، قرن مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، ثم عاطفہ، الذین اسم موصول، یلون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف اول، ثم عاطفہ، الذین اسم موصول، یلون فعل، اس میں ہم ضمیر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف ثانی، ثم عاطفہ، یجیئ فعل، قوم موصوف، تسبق فعل، شہادۃ مضاف، احد

مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل یمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، واوٗ عاطفہ، یمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، بذریعہ عطف، شہادتہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، فعل اپنے فاعلوں اور مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ قسمیں اور گواہیاں عام ہو جائیں گی ہر دو شخص اپنے مطلب کی خاطر کبھی جھوٹی قسم اٹھائے گا کبھی جھوٹی گواہی پیش کرے گا۔

(۴) وَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا آکِلُ الرِّبوٰا فَاِنْ لَّمْ یَأْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ بُخَارِہٖ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور بالضرور زمانہ آئیگا لوگوں پر کہ نہیں باقی رہے گا کوئی شخص مگر سود کھانے والا پس اگر وہ سود نہیں کھائیگا تو اس کا اثر ضرور پہنچے گا۔

لغات:۔ **الربوا** سود از باب ن رِباءً زیادہ ہونا، بڑھنا۔ **بخار** اصل معنی بھاپ مراد اثر ہے، جمع اَبْخِرَۃٌ، از باب ف بَخْرًا بھاپ نکلنا۔

ترکیب:۔ واوٗ عاطفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ دعائیہ معترضہ، لیاتین فعل، علی جار، اجر الناس مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، زمان موصوف، لایبقی فعل، احد مستثنی منہ، الاحرف استثناء، اکل مضاف، الربوا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مستثنی، مستثنی منہ اور مستثنی ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم یاکل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ضمیرہ مفعول بہ، فعل فاعل مفعول ملکر شرط، اصاب فعل، ضمیرہ مفعول بہ، مقدم شئی موصوف محذوف، من جار، بخارہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن محذوف کے جو صفت ہے، موصوف صفت ملکر فاعل موخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ

معطوفہ ہوا، معطوف علیہ معطوف ملکر صفت زمان موصوف کی، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی اگر چہ خود بالاختیار تو سود نہیں کھایگا لیکن جو چیزیں استعمال کر کے وہ لوگوں نے سودی پیسوں سے خریدی ہونگی ان کو استعمال کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔

سود کی مذمت:۔ قرآن وحدیث میں بڑے بڑے عذابوں کی دھمکی دی گئی ہے (۱) سود نہ چھوڑنے پر اللہ تعالی اور اس کے رسول سے جنگ کریں (۲) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود میں ستر گناہ ہیں سب سے چھوٹا گناہ اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے (۳) عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سود کا ایک درہم چھتیس زنا سے بدتر ہے (۴) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس لے جایا گیا جن کے پیٹ اتنے بڑے تھے جیسے کمرے ان میں بڑے بڑے سانپ تھے جو باہر سے صاف نظر آرہے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ لوگ سود کھانے والے ہیں۔

(۵) وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَءَ غَرِيْباً وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَ هُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک دین شروع ہوا تھا اجنبی اور عن قریب لوٹ آئے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لئے جو اصلاح کرتے ہیں اس چیز کی جس کو بگاڑا لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں سے۔

لغات:۔ بدء از باب ف شروع ہونا، ابتداء کرنا۔ **غریبا** مسافر، وطن سے دور، اجنبی، عجیب و غریب یہاں یہی معنی مراد ہے جمع غُرَبَاءُ۔ **فطوبی** رشک وسعادت، خیر، اسم تفضیل مونث (مذکر اَطْيَبُ)

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، الدین اس کا اسم، بدء فعل، اس میں ہو ذوالحال، غریبا حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، س حرف تقریب، یعود فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ک جار، ما موصولہ، بدء فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، طوبی اسم تفضیل مونث، ہی ضمیر مستتر فاعل، لام جار، غرباء مفسر، واؤ برائے ربط زائد، ہم مبتداء، الذین اسم موصول یصلحون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، افسد فعل، الناس فاعل، من جار، بعد مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل، من جار، سنۃ مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ تفسیریہ ہو کر تفسیر، مفسر تفسیر ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے فاعل ہی مستتر اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں لوگ اہل دین کو اوپرا اور عجیب وغریب سمجھتے تھے اور قیامت کے قریب پھر دین اسی حالت پر لوٹ آئیگا وہی لوگ کامیاب ہونگے جو بدعت وغیرہ کی اصلاح کرتے ہونگے اور انہیں کے لئے خوشخبری ہوگی۔

(۶) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغٰلِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں ان کے

عادل لوگ اور دور کریں گے ان سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی تبدیلیوں اور باطل لوگوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کی تاویل کو۔

لغات:۔ خلف جانشین، قائم مقام، بدلہ، از باب ن خِلَافَةٌ خلیفہ ہونا۔ **عُدُوْلٌ** جمع ہے عادل کی، عدل کرنے والا، معتبر، از باب ض عَدْلاً وَ عَدَالَةً انصاف کرنا۔ **ینفون** از باب ض نفیا ہٹانا، علیحدہ کرنا، دفع کرنا۔ **تحریف** اصل موقع سے پھیر دینا، تغیر کرنا، بدل ڈالنا۔ **الغالین** اسم فاعل کا صیغہ ہے از باب ن غُلُوًّا حد سے تجاوز کرنا، یہاں غالین سے مراد مبتدعین ہیں جو قرآن وحدیث کو غلط معنی پہناتے ہیں۔ **انتحال** دوسرے کی بات کو اپنی طرف منسوب کرنا، مراد جھوٹ بولنا۔ **المبطلین** اسم فاعل کا صیغہ ہے اِبطَالٌ لغو کام کرنا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول ﷺ جملہ معترضہ دعائیہ، یحمل فعل، ہذا اسم اشارہ موصوف، العلم صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ مقدم، من جار، کل مضاف، خلف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، عدول مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، ینفون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، عن جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے تحریف مضاف، الغالین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، انتحال مضاف، المبطلین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل معطوف اول، واؤ عاطفہ، تاویل مضاف، الجاہلین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل موخر، فعل، فاعل اور مفعول مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تشریح:۔ علم کو صحیح سمجھنے والے بھی آئیں گے جو بدعتی لوگوں کی حد سے تجاوزات کو اور ہر بات اپنی طرف منسوب کرنے والوں کو اور اپنی طرف سے غلط بات پھیلانے والوں کو دور کریں گے۔ جسکی وجہ سے اصلی علم اور اصل دین قیامت تک باقی رہے گا۔

(۷) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَأْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَ لَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ الْھَرْجُ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ آئیگا لوگوں پر ایک دن کہ نہیں معلوم ہوگا قاتل کو کہ اس نے کس کو مارا ہے اور نہ ہی مقتول کو کہ وہ کس بارے میں قتل کیا گیا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوگا تو فرمایا کہ وہ فتنہ ہے قاتل اور مقتول جہنم میں جائیں گے۔

لغات:۔ لا یدری از باب ض دَرْیاً جاننا۔ **الھرج** فتنہ، فساد۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، واؤ قسمیہ جار، الذی اسم موصول، نفس مضاف، ی متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، با جار، ید مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل، انا فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل انا فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر قسم، لا تذھب فعل، الدنیا فاعل، حتی جار، یاتی فعل منصوب، بان مصدریہ علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، یوم موصوف، لا یدری فعل، القاتل فاعل، فی جار، م مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم قتل کے، قتل فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ لا یدری کا، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا نفی برائے تاکید، المقتول فاعل یدری فعل محذوف کا، فی جار، م مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم قتل فعل کے، ہو ضمیر اس میں نائب فاعل، فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ یدری فعل مقدر کے، فاعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر صفت یوم موصوف کی، موصوف صفت مل کر فاعل یاتی فعل کا، فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، لاتذہب فعل فاعل متعلق مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فاتفریعیہ، قیل فعل مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر قول، کیف اسم مبنی بر فتحہ محلا مرفوع مبتداء، یکون فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اسم، ذلک خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قال فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، الہرج خبر ہو مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر معطوف علیہ، القاتل معطوف علیہ، واو عاطفہ، المقتول معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مبتداء، فی جار، النار مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے، کائن اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قاتل کا جہنم میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول کیوں جائیگا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمنا رکھتا تھا کہ میں پہلے اس کو قتل کروں ۔

(۸) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُ وَ یَکْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے زمانے قریب ہو جائیں گے اور علم اٹھا لیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور بخل ڈال دیا جائیگا اور ہرج بہت ہوگا صحابہ نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل ہے

لغات:۔ **یتقارب** باب تفاعل سے ہے قریب ہونا، از باب س، ک قریب ہونا۔ **یقبض** از باب ض اٹھالینا۔ **الشح** از باب ن، ض بہ، علیہ بخل کرنا، شَحِیحٌ بخیل۔

ترکیب :۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یتقارب فعل، الزمان فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یقبض فعل مجہول، العلم نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ تظہر فعل، الفتن فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، یلقی فعل مجہول، الشح نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، یکثر فعل، الہرج فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قالوا فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، واؤ زائدہ، ما استفہامیہ مبتداء، الہرج خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ اول، قال فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، القتل خبر مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مقولہ، قول ومقولہ مل کر جواب مقولہ اول، مقولہ جواب مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ زمانے قریب ہو جائیں گے اس کا مطلب ترمذی شریف کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن ایک گھنٹہ کی طرح اور ایک گھنٹہ آگ کی ایک چنگاری کی طرح مطلب یہ ہے کہ زمانہ جلدی گزرتا جائیگا پتہ نہیں چلے گا۔ وقت کی کوئی قدر نہیں کی جائیگی۔

(۹) و قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْهِ وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِهِ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے اس ذات کی قسم کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی حتی کہ ایک آدمی قبر پر گذرے گا تو اسپر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کاش میں ہی اس قبر والے کی جگہ ہوتا یہ دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ مصیبت کی وجہ سے کہے گا۔

لغات:۔ یتمرغ تمرغ مٹی میں لوٹ پوٹ ہونا، از باب س مَرَغَا عزت پر دھبہ لگنا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، واؤ قسمیہ جار، الذی اسم موصول، نفس مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، با جار، ید مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لا تذہب فعل، الدنیا فاعل، حتی جار، یمر فعل منصوب بتقدیر ان مصدریہ ناصب، الرجل فاعل، علی جار، القبر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یتمرغ فعل، اس میں ہو ضمیر فاعل ذوالحال، علی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، یقول فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ذوالحال، فعل فاعل مل کر قول، یا حرف نداء قائم ادعو کے، لفظ اللہ منادی محذوف، لیت حرف مشبہ بالفعل، نون وقایہ، ی متکلم کی اس کا اسم، کنت فعل تام، ت ضمیر فاعل، مکان مضاف، صاحب مضاف، ہذا اسم اشارہ موصوف، القبر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، حرف تمنی اپنے اسم وخبر سے مل کر مقصود بالنداء، نداء منادی، مقصود بالنداء مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر معطوف ثانی، واؤ حالیہ، لیس فعل ناقص، با جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے جو خبر مقدم ہے، الدین مستثنی منہ، الا حرف استثناء، البلاء مستثنی، مستثنی منہ مستثنی مل کر اسم موخر، لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ حالیہ ہوا۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا تذہب فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم مل کر مقولہ،

قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب ظاہر ہے کہ ایسا کرنے والا دین کی وجہ سے نہیں کرے گا بلکہ قیامت کے قریب پریشانیاں بہت ہونگی۔

(۱۰) وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْشِکُ اَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَ هِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِيْهِمْ تَعُوْدُ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ قریب ہے کہ آئیگا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں باقی ہوگا اسلام سے مگر اس کا نام اور نہیں ہوگا قرآن سے مگر اس کا نقش، ان لوگوں کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ویران ہونگی ہدایت سے، ان کے علماء بدترین ہوں گے آسمان کے نیچے انہیں کی وجہ سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹے گا۔

لغات:۔ **عامرۃ** آباد، یہاں آباد سے مراد بلند، عالیشان اور منقش ومزین ہونا ہے۔ از باب ن عَمْرًا آباد ہونا، کہا جاتا ہے عَمَرَ الْمَنْزِلُ بِاَهْلِهٖ صاحب خانہ سے گھر آباد ہوا۔ **خراب** از باب س خَرَبًا، خَرَابًا، ویران ہونا، اجاڑ ہونا۔ **الھدی** ہدایت ورہنمائی، یہ لفظ مذکر ومونث دونوں طرح مستعمل ہے۔ **اَدِيْمٌ مِنَ السَّمَاءِ اَوِ الْاَرْضِ** آسمان یا زمین کا ظاہری حصہ، جمع اَدَمٌ، اُدُمٌ

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یوشک فعل افعال مقاربہ سے بمعنی قُرُب، ان مصدریہ ناصبہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، لایبقی فعل، من جار، الاسلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، شیء مستثنی منہ محذوف، الا حرف استثناء، اسم مضاف، ہ مضاف الیہ،

مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لایبقی فعل، من جار، القرآن مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، شیء مستثنیٰ منہ محذوف، الاحرف استثناء، اسم مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر فاعل، فعل فاعل متعلق مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر صفت زمان موصوف کی، موصوف صفت مل کر فاعل فعل تاتی کا، وہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر اسم یوشک فعل مقارب تام کا، فعل اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ اولی، مساجد ہم مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، عامرۃ اسم فاعل، اس میں ہی ضمیر مستتر ذوالحال، واؤ حالیہ، ہی مبتداء، خراب مصدر، من جار، الہدیٰ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ حالیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ثانیہ، علماء ہم مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، شر مضاف، من موصولہ، تحت مضاف، ادیم مضاف، السماء مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف کائن اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور ظرف سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ثالثہ، من جار، عندہم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم تخرج فعل کے، الفتنۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، فیہم جار مجرور ملکر متعلق مقدم تعود فعل کے، فعل اپنے فاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ رابعہ، قول اپنے تمام مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَّۃِ وَ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذَالِکَ قَالَ ذَالِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِہِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَہْبَۃِ بَعْضِہِمْ مِنْ بَعْضٍ

ترجمہ:۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہونگی جو ظاہر میں بھائی بھائی

ہو نگے اور خفیہ دشمن، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا آپس میں ایک دوسرے کے اندر رغبت کرنے اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔

لغات:۔ اخوان جمع ہے اَخ کی، بھائی از باب ن اُخُوَّۃً دوست بننا، بھائی ہونا۔ **العلانیۃ** کھلم کھلا، ظاہر، از باب ن، ض، س، ک ظاہر ہونا۔ **اعداء** جمع ہے **عَدُوّ** کی دشمن، از باب ن عَدْوًا ظلم کرنا، دشمنی کرنا۔ **السریرۃ** باطن، وہ چیز جو پوشیدہ رکھی جائے جمع سَرَائِرُ۔ **رَهْبَةٌ** از باب س رَهْبَةً، رَهْبًا، خوف کرنا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یکون فعل تام، فی جار، اخر مضاف، الزمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اقوام موصوف، اخوان مضاف، العلانیۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اول، اعداء مضاف، سریرۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل، فعل تام اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، فا تفریعیہ، قیل فعل مجہول، اس میں ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر قول، یا حرف نداء، رسول مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں مل کر منادی، واؤ زائدہ، کیف متضمن معنی استفہام مبتداء، یکون فعل تام، ذلک فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتدا خبر مل کر مقصود بالنداء، نداء منادی مقصود بالنداء مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، قال فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، ذلک اسم اشارہ مبتداء، با جارہ، رغبۃ مصدر مضاف، بعض مضاف، ہم مضاف الیہ، الی جار، بعض مجرور، جار مجرور متعلق مصدر کے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رہبۃ مصدر مضاف، بعضہم مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا مصدر کا، من بعض جار مجرور متعلق مصدر، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یکون

فعل تام محذوف کے، فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر بتاویل مفرد خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی سامنے دوست ہوں گے اور بعد میں دشمن ہونگے تم ان سے بچنا

(۱۲)وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَ تَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ نیک لوگ ایک ایک ہو کر چلے جائیں گے اور گھٹیا لوگ رہ جائیں گے جیسے جو اور کھجور کا کچرارہ جاتا ہے۔ اللہ تعالی کچھ بھی پرواہ نہیں کریگا۔

لغات:۔ **حفالة** ردی، گھٹیا۔ **الشعیر** جو، واحد شعیرۃ آتی ہے، نیز جمع شعیرات بھی آتی ہے۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یذہب فعل، الصالحون موکد، الاول معطوف علیہ، فا عاطفہ، الاول معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر تاکید، موکد تاکید مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تبقی فعل، حفالۃ فاعل، کاف جار، حفالۃ مضاف، الشعیر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، التمر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ اول، لا یبالی فعل، ہم مفعول بہ مقدم، لفظ اللہ فاعل، بالۃ بمعنی مبالۃ مفعول مطلق، فعل فاعل مفعول بہ مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ثانی، قول اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ اللہ تعالی ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے کیونکہ انہوں نے اعمال صالحہ کو چھوڑ دیا ہوگا۔ ردی کے سامان کی مثل ہو جائیں گے۔

(۱۳) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعَ ابْنَ لُکَعَ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ دنیا میں لوگوں کا بڑا نیک بخت کمینہ بیٹا کمینے کا ہوگا۔

لغات:۔ **لکع** کمینہ، حرامی، از باب س لُکَعًا، لُکَاعَۃً کمینہ ہونا، لئیم ہونا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لاتقوم فعل، الساعۃ فاعل، حتی جار، یکون فعل ناقص منصوب بان مصدریہ ناصبہ مقدرہ، اسعد اسم تفضیل مضاف، الناس مضاف الیہ، با جار، الدنیا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، لکع موصوف، ابن مضاف، لکع مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ لکع سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس کی اصل معلوم نہ ہو اور یہ ہمارے ہاں واقع ہو چکا ہے جیسا کہ کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور یورپ میں کثرت زنا اور بے حیائی کی وجہ سے کسی ایک پر اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے۔

(۱۴) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمَرِ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں دین پر پابندی کرنے والا ایسا ہوگا جیسے کوئی شخص مٹھی میں انگارے لئے ہوئے ہو۔

لغات:۔ **الجمر** جمع ہے جَمْرَۃٌ کی بمعنی چنگاری۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، الصابر اسم فاعل، فی جار، ہم مجرور، جار مجرور متعلق اسم فاعل کے، علی جار، دین مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر مبتداء، کاف جار، القابض اسم فاعل، علی جار، الجمرۃ مجرور جار مجرور مل متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن مقدر کے جو خبر ہے، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ دین پر عمل کرنا قیامت کے قریب بہت مشکل ہو جائیگا جیسے چنگاری کو لینا بہت مشکل ہوتا ہے۔

(۱۵) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعٰی الْاٰکِلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَ مِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْ مَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْ مَئِذٍ کَثِیْرٌ وَ لٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَ لَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَهَابَۃَ مِنْکُمْ وَ لَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَ کَرَاهِیَۃُ الْمَوْتِ

ترجمہ:۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ جماعتیں تمہارے مقابلہ میں آپس میں ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جیسے کھانے والی جماعت اپنے پیالے کی طرف دعوت دیتی ہے پس ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ کیا اس دن ہمارے قلت کیوجہ سے ہوگا فرمایا بلکہ تم اس دن بہت

ہو گے لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے اور اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارے رعب کو نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا ایک کہنے والے نے کہا یارسول اللہ وہن کیا ہے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔

لغات:۔ **غثاء** جھاگ، کوڑا کرکٹ، از باب ن **غَثْوًا** کوڑے کرکٹ والے ہونا۔ **السیل** سیلاب۔ **المھابۃ** از باب س، هَيْبَةً وَمَهَابَةً ڈرنا، خوف کرنا۔ **قذف** از باب ض، **قَذْفًا** ڈالنا، پھینکنا۔ **الوھن** کمزوری، سستی، از باب ض، س، ک **وَهْنًا** کمزور ہونا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یوشک فعل مقارب بمعنی قرب، الامم اسم، ان مصدریہ ناصبہ، تداعی فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر فاعل، علی جار، کم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کاف جار، ما مصدریہ، تداعی فعل مضارع، الاکلۃ فاعل، الی جار، قصعۃ مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مشابہا اسم فاعل محذوف کے، اسم فاعل ہو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر صفت تداعیا مصدر موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق فعل تداعی کا، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر خبر فعل یوشک کا، یوشک اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فا تفریعیہ، قال فعل، قائل فاعل، فعل فاعل مل کر قول، واؤ زائدہ، ہمزہ استفہام محذوف، ذلک اسم اشارہ مبتداء محذوف، من جار، قلۃ موصوف، نحن مبتدا، یوم مضاف، اذ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف نکون فعل تام محذوف کا، فعل تام اپنے فاعل نحن ضمیر مستتر اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے، کائن اسم فاعل اپنے فاعل ہو

ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح: یعنی وہن کا آپ ﷺ سے سبب پوچھا گیا تو فرمایا گیا جب دنیا کی محبت ہو جائے اور موت ناپسند لگے تو اس نے کہاں جہاد کرنا ہے لہذا ایسے لوگوں کا رعب بھی ختم ہو جاتا ہے اور دل میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۶) وَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا

ترجمہ: فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں کے ذریعہ کھائیگی جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

ترکیب: واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لا تقوم فعل، الساعۃ فاعل، حتی جار، یخرج فعل منصوب بان مصدریہ مقدرہ، قوم موصوف، یاکلون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، السنۃ مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کاف جار، ما مصدریہ، تاکل فعل، البقرۃ، فاعل، با جار، السنۃ مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مشابہا محذوف کے جو صفت ہے اکلا موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق یاکلون فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت قوم کی، موصوف صفت مل کر فاعل، یخرج فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا تقوم کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح: یعنی وہ قوم حلال وحرام کا فرق نہیں کرے گی اور اپنی زبانوں سے لوگوں کی تعریف کر

کے مال حاصل کرے گی۔

(۱۷) وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِیْ الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے آئیگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہیں پرواکرے گا آدمی کہ جو لیا اس سے (مال سے) کیا حلال میں سے لیا یا حرام میں سے۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، لا یبالی فعل، المرء فاعل، ما موصولہ، اخذ فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ہ مبدل منہ، ہمزہ حرف استفہام، من جار، الحلال مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، ام عاطفہ، الحرام معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر متعلق اخذ فعل، فعل فاعل اور متعلقوں سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر بدل، مبدل منہ بدل مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور فی حرف جار مقدر کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل فاعل و متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل یاتی کا، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۸) وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُصَلِّیْ بِهِمْ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے کو دور کریں گے وہ نہیں پائیں گے کوئی امام جو ان کو نماز پڑھائے۔

لغات:۔ یتدافع باب تفاعل سے ہے ایک دوسرے پر ذمہ ڈالنا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، من جار، اشراط مضاف، الساعۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے جو خبر مقدم ہے، ان مصدریہ ناصبہ، یتدافع فعل، اہل مضاف، المسجد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، لایجدون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، اماما موصوف، یصلی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، ہم مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر اسم موخر ہوا، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ لوگ امامت کے احکام اور نماز کے مسائل سے واقف نہیں ہونگے دنیا میں مشغول ہوں گے اسلئے کوئی امام بننے کی جراءت نہیں کریگا۔

(١٩) وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میری امت میں سے میرے ساتھ زیادہ محبت کے اعتبار سے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد ہونگے ان میں سے ایک چاہے گا کہ کاش مجھے دیکھ لے اپنے گھر والوں اور مال کے بدلہ میں۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اسم مقدر، من جار، اشد اسم تفضیل مضاف، امۃ مضاف، ی ضمیر متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوا اشدُ مضاف کا، لام جار، ی مجرور، دونوں مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ممیّز، حبا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یوجد فعل مجہول محذوف کے، ناس موصوف، یکون فعل

ناقص، ہم ضمیر مستتر اسم، بعدی مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف فعل ناقص کا، یود فعل، احد ہم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، لو شرطیہ متضمن معنی تمنی کو، رای فعل، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، نون وقایہ، یا متکلم مفعول، با جار، اہلہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مالہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فادیا محذوف کے جو حال ہے، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر شرط، لکان احب لہ جزاء مقدر، لام تاکید، کان فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، احب اسم تفضیل، لہ جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے خبر ہے، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر خبر یکونون کی، وہ اپنے اسم وخبر سے وظرف سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر نائب فاعل فعل مجہول کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی قیامت کے نزدیک بھی میرے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے آئیں گے اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارا گھر اور مال قربان ہو جائیگا اور اس کے بدلہ میں ہمیں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو جائے۔

(۲۰) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ آخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک ہوگی عنقریب اس امت کے آخر میں ایک قوم ان کے لئے ان کے پہلوں جیسا اجر ہوگا وہ نیکی کا حکم کریں گے اور گناہ سے روکیں گے اور فتنہ والوں سے لڑیں گے۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ

معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، سین برائے تقریب، یکون فعل تام، فی جار، آخر مضاف، ہذہ اسم اشارہ موصوف، الامۃ مشار الیہ صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، قوم موصوف، لام جار، ہم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل، مثل مضاف، اجر مضاف الیہ مضاف، اول مضاف الیہ مضاف، ہم مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل اسم فاعل ثابت کا، ثابت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت اول قوم کی، یامرون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، المعروف مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ینہون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، عن جار، المنکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول، واوٴ عاطفہ، یقاتلون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، اہل مضاف، الفتن مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول، فعل فاعل، مفعول مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل ہوا یکون فعل تام کا، یکون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قیامت کی اچھی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ آخر میں فتنہ کی وجہ سے نیکی کا ثواب پہلوں جیسا ملے گا وہ قوم نیکی کا حکم کرے گی اور ہر گناہ سے روکے گی اور اہل الفتن یعنی تمام شیعوں اور بدعتیوں سے لڑائی کرے گی۔

(۲۱) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَنْفَعُ فِیْهِ اِلَّا الدِّیْنَارُ وَ الدِّرْهَمُ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے البتہ آئیگا ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ جس میں دینار اور درہم کے سوا کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔

ترکیب:۔ واوٗ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لیاتین فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، زمان موصوف، لا ینفع فعل، فی جار، ہ ضمیر مجرور، دونوں متعلق فعل، شئ محذوف (مستثنیٰ منہ) الا حرف استثنا، الدینار معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، الدرہم معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی اس زمانے میں لوگ مال کی کمائی میں اور مال جمع کرنے کی فکر میں لگے رہیں گے خواہ جس طرح کا بھی مال ہو اور مال جمع کرنا اچھا لگے گا۔

(۲۲) وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَ ذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا

ترجمہ:۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم جس کے ساتھ کوڑے ہوں گے جیسے کہ گائے کی دم ہوتی ہے ماریں گے انہیں کے ساتھ لوگوں کو اور وہ عورتیں جو کپڑے پہنے ہونگی اور ننگی ہونگی، لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی ہونگی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر ایسے ہونگے جیسے بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کوہانیں، وہ نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اور بے شک جنت کی خوشبو پائی جاتی ہے اتنی اتنی مسافت سے۔

لغات:۔ **سِیَاط** جمع سَوْطٌ کی کوڑا۔ **اَذْنَاب** جمع ذَنَبٌ کی کی بمعنی دم۔ **کَاسِیَات** از باب س

كُسًا پہننا۔ عاریات عَارِيَةٌ کی جمع ہے، از باب س عُرْيَةً ننگا ہونا۔ **مميلات** اِمَالَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جھکانا۔ **مائلات** از باب ض مَيْلاً، مَيَلَانًا، جھکنا، اگر صلہ فِي الْمَشْي ہو تو ناز کے ساتھ چلنا۔ **اسنمة** جمع ہے سنام کی، کوہان، اونچا، بڑا، کہا جاتا ہے **فلان سنان قومه** فلاں اپنی قوم کا بڑا ہے۔ **البخت** لمبی گردن والا اونٹ۔ **ریح** بو، مہک، اچھی چیز، جمع اَرْيَاحٌ، رِيَاحٌ۔ **المسيرة** مصدر ہے، بمعنی مسافت، از باب ض سیرا، و مسیرا، چلنا، سفر کرنا، جانا۔

تشریح:۔ یعنی وہ عورتیں باریک کپڑے پہننے والی ہوں گی گویا صورتا کپڑے والی ہونگی لیکن حقیقتا ننگی ہونگی یا چھوٹے کپڑے پہننے والی ہونگی زینت کی وجہ سے، سیر یا مردوں سے حیاء ان کو ملحوظ نہیں ہوگا۔ لہذا اپنے سروں، سینوں اور پنڈلیوں کو ظاہر کریں گی اور ایسا عیسائی عورتوں میں ہوتا تھا لیکن آج کل مسلمان عورتیں بھی ان کے پیچھے چل کر ایسا کرنے والی ہیں۔

قوله مميلات:۔ یعنی مردوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی۔

قوله مائلات:۔ ان مردوں کی طرف اپنی چال میں نخرے کرنے والی ہونگی۔

رؤوسهن:۔ یعنی اپنے سروں کو بالوں کے اکٹھا کرنے کے ساتھ بڑا بنائیں گی اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے بالوں کے آگے والے حصہ کو کاٹیں گی حتی کہ اونٹ کے کوہان کے ساتھ مشابہت والی ہو جائیں گی۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، صنفان موصوف، من جار، اہل النار مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنان محذوف کے، کائنان اسم فاعل اپنے فاعل ہما ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، لم ار فعل، اس میں انا ضمیر مستتر فاعل، ہما مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبدل منہ، قوم موصوف، معہم مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف ثابت اسم فاعل مقدر کی، سیاط اس کا فاعل، کاف جار،

اذناب البقر مضاف مضاف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت کے، وہ اپنے ظرف سے اور متعلق سے ملکر صفت اول، یضربون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، بہا جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، الناس مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر صفت ثانی، قوم موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر احدہما محذوف کی، احدہما مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، مبتدا خبر مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، نساء موصوف، کاسیات صفت اول، عاریات صفت ثانی، ممیلات صفت ثالث، مائلات صفت رابع، روسہن مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، کاف جار، اسنمۃ البخت مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، المائلۃ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الکائنۃ محذوف کے جو خبر ہے، مبتداء خبر مل کر صفت خامس، موصوف اپنی پانچوں صفتوں سے مل کر مبتداء، لایدخلن فعل، اس میں ہن ضمیر مستتر فاعل، الجنۃ مفعول، فعل اپنے فاعل منعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لایجدن فعل، اس میں ہن ضمیر مستتر فاعل، ریحہا مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، واؤ حالیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، ریحہا مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ان کا، لام تاکید، توجد فعل مجہول، اس میں ہی ضمیر مستتر نائب فاعل، من جار، مسیرۃ مضاف، کذا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کذا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر بتاویل مفرد خبر ثانیہما محذوف کی، ثانیہما مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲۳) وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعاً یَنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِماً اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالی علم کو نہیں اٹھائیں گے لوگوں سے چھین کر لیکن اٹھایا جائیگا علم علماء کے اٹھائے جانے کے ساتھ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ بنائیں گے جاہلوں کو سردار پس پوچھا جائیگا ان جاہلوں سے تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

لغات:۔ انتزاعا اکھڑنا، نکالنا، کھینچنا، لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے، نزع از باب ض نَزْعًا اکھیڑنا، نکالنا۔ **عباد** جمع ہے عبد کی، بندہ، از باب ن عِبَادَۃً پرستش کرنا، عبادت کرنا، از باب ک عُبُوْدَۃً غلام ہونا۔ افتی اِفْتَاءً، فتوی دینا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اسم، لا یقبض فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، انتزاعا مفعول مطلق مقدم، ینتزع فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، من جار، العباد مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت قبضا موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق لا یقبض کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ، واؤ زائدہ، لکن حرف استدراک، یقبض فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، با جار، قبض مضاف، العلماء مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ اور مستدرک مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مغیہ، حتی نہائیہ، اذا کلمہ شرط، لم یبق فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، عالما مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر شرط، اتخذ فعل، الناس فاعل، روسا مفعول اول، جہالا مفعول ثانی، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ، فا عاطفہ، سئلوا فعل، ہم ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف اول، فا عاطفہ، افتوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، غیر مضاف، علم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر

مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی، فا عاطفہ، ضلوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، اضلوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے سب معطوفوں سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر غایہ، مغیہ غایہ مل کر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ یعنی اللہ تعالی علم کو ایسے اوپر نہیں اٹھائیں گے کہ علم والوں کو آسمان کی طرف اٹھائیں بلکہ اس طور پر ہوگا کہ علماء کو موت دیں گے ان کی روح کو قبض کیا جائیگا جب کوئی عالم باقی نہیں بچے گا تو لوگ جہال کو بڑا بنائیں گے وہ جاہل بغیر علم کے فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(۲۴)وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَ عَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَ عَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ وَ عَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرَءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ وَ يَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَداً يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے علم سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض سیکھو اور انہیں لوگوں کو سکھلاؤ قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں انسان ہوں جو اٹھالیا جاؤں گا اور عنقریب علم اٹھ جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے حتی کہ دو آدمی کسی فریضہ میں اختلاف کریں گے تو کسی کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا نہیں پائیں گے۔

لغات:۔ الفرائض جمع ہے فَرِيْضَةٌ کی، فرض، دین کے احکام، مقرر کردہ حصہ، علم فرائض جس میں میت کے ورثا کے حصے ذکر کئے جاتے ہیں۔ **مقبوض** اسم مفعول از باب ض قَبْضًا پکڑنا، اٹھا لینا، قبضہ اللہ وفات دینا۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، تعلموا فعل، اس میں واؤ ضمیر بارز اس کا فاعل، العلم مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، وعلموا فعل، واؤ ضمیر بارز اس کا فاعل، ہ ضمیر مفعول اول، الناس مفعول ثانی، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، تعلموا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، الفرائض مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر بحذف حرف عطف معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، علموا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول اول، الناس مفعول ثانی، فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے سب معطوفوں سے مل کر معلل، فا تعلیلیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، یا متکلم اس کا اسم، امر موصوف، مقبوض صفت، موصوف صفت مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، العلم مبتدا، سین برائے تقریب، ینقبض فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتدا خبر مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، یظہر فعل، الفتن فاعل، حتی جار، یختلف فعل منصوب بان مصدریہ ناصب، فی جار، فریضۃ مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، اثنان موصوف، لا یجدان فعل، ہما ضمیر مستتر فاعل، احدا موصوف، یفصل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، بین مضاف، ہما مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت احدا کی، موصوف صفت مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت اثنان کی، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل مفعول متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یظہر فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر علت ہوا، معلل وعلت مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت جہالت عام ہوگی کوئی فیصلہ کرنے والا عالم بھی نہ ملے گا۔

(۲۵) وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَ لُحُوْنَ اَهْلِ الْکِتَابَیْنِ وَ سَیَجِیْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ

ترجمہ:۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تم عرب لہجہ اور انکی آوازوں میں قرآن پڑھا کرو اور اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے اپنے کو بچاؤ اور عنقریب میرے بعد ایک ایسی قوم آئیگی جو گانے اور نوحہ کرنے والی عورتوں کی طرح قرآن کے ساتھ راگنی کرے گی قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل اور ان لوگوں کے دل جنہیں ان کا حال اچھا لگے گا فتنہ میں پڑے ہوئے ہوں گے۔

لغات:۔ لحون جمع ہے لَحن کی لہجہ، آواز، سر، اَللَّحنُ مِنَ الْاَصْوَاتِ موزوں آواز کو کہتے ہیں، اس کی جمع اَلحَانٌ آتی ہے، لَحنٌ فِی الْقُرْآنِ خوش آوازی سے پڑھنا۔ اھل الکتاب سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، اقرءوا فعل امر، واؤ ضمیر بارز فاعل، القران مفعول، با جار، لحون مضاف، العرب مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اصوات مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ایاکم ضمیر منصوب منفصل معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لحون مضاف، اہل مضاف الیہ مضاف العشق مضاف الیہ، تمام مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، لحون مضاف، اہل مضاف الیہ مضاف الکتابین مضاف الیہ، تمام مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول

اتقوا فعل محذوف کا، اتقوا فعل اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ اولی۔

لغات:۔ ترجیعا اپنی آواز کو حلق میں گھمانا، گویوں کی طرح گانا، رجع از باب ض رجوعا واپس آنا، لوٹنا۔ **النوح** عورتوں کی وہ جماعت جو اکٹھا ہو کر نوحہ کریں، یہی وجہ ہے کہ یہ ہمیشہ عورتوں کی صفت ہو کر استعمال ہوتا ہے، مثلا بولا جاتا ہے نساء نوح، استناحت المرءة عورت نے نوحہ کیا، حناجر جمع ہے حنجرة کی زخرہ، حلق۔

ترکیب:۔ واؤ مستانفہ، سین تقریب، یجی فعل، بعد مضاف، یا متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ مقدم، قوم موصوف، یرجعون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، القرآن موصوف، لا یجاوز فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، حناجر مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ترجیع مضاف، الغنا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، النوع معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق یرجعون کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت اول قوم کی، مفتونہ خبر مقدم، قلوب مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قلوب مضاف، الذین اسم موصول، یعجب فعل، ہم مفعول مقدم، شانی مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مبتداء موخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر بتاویل مفرد صفت ثانی قوم کی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے سے مل کر فاعل یجی کا، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ثانیہ، قول اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تم الباب الاول ویلیه الباب الثانی بحمد الله تعالی وحسن توفیقه انشاء الله تعالی

ترجمہ:۔ پہلا باب پورا ہوا اور دوسرا باب اللہ کی تعریف اور اس کی عمدہ توفیق سے انشاء اللہ تعالی اس کے بعد متصل آتا ہے۔

ترکیب:۔ تم فعل، الباب موصوف، الاول صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یلی فعل، ہ ضمیر مفعول مقدم، الباب موصوف، الثانی صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، با جار، حمد مصدر مضاف، لفظ اللہ ذوالحال، تعالی فعل بفاعل حال، ذوالحال مل کر مضاف الیہ فاعل، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حسن مضاف، توفیق مضاف الیہ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، تمام مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل یلی کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جزاء مقدم، ان حرف شرط، شاء فعل، اللہ ذوالحال، تعالی فعل بفاعل حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قد تمت خمسة عشر ایام من رمضان ۱۴۲۷ ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

الباب الثانی

فی الواقعات والقصص

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ) قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ

ترجمہ:۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے منقول ہے کہ ہم ایک روز نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک ایسا شخص ظاہر ہوا جس کے کپڑے سخت سفید تھے۔ اور بال سخت سیاہ تھے اس پر سفر کا نشان نظر آرہا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا۔

حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ

ترجمہ:۔ (آگے بڑھتے بڑھتے رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا) یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے لگا لیے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنی رانوں پر رکھ لیا۔

وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا (ﷺ) رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَالُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ

ترجمہ:۔ اور (سوالات شروع کر دیے) کہنے لگا اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں خبر

دیجیے (کہ کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور یہ گواہی دے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اگر تجھے وہاں پہنچنے کی طاقت ہو (یہ سن کر) اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور یوں بھی کہتا ہے کہ آپ نے سچ کہا (گویا کہ پہلے جانتا ہے)

قَالَ فَاَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡاِیۡمَانِ قَالَ اَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَتُؤۡمِنَ بِالۡقَدۡرِ خَیۡرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقۡتَ

ترجمہ:۔ (اس کے بعد) اس نے کہا سو آپ مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجیے (کہ وہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور تقدیر پر ایمان لائے کہ جو کچھ اچھا برا ہے سب مقدر ہے اس پر وہ بولا آپ نے سچ کہا۔

قَالَ فَاَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡاِحۡسَانِ قَالَ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الۡمَسۡئُوۡلُ عَنۡهَا بِاَعۡلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخۡبِرۡنِیۡ عَنۡ اَمَارَاتِهَا

ترجمہ:۔ پھر وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے (کہ وہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا (احسان یہ ہے) کہ تو اللہ کی ایسے عبادت کر کہ جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو (کم سے کم اتنا تو دھیان کر) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (اس کے بعد) اس نے کہا مجھے آپ قیامت کے بارے میں خبر دیجئے کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں (یعنی یہ تو مجھے اور تجھے دونوں کو معلوم ہے کہ قیامت آئے گی اور کب ہوگی اس کا علم نہ مجھے ہے نہ تجھے اسپر اس نے کہا سو آپ مجھے اس کی

نشانیاں بتادیجئے؟

قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِىْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّه' جِبْرَئِيْلُ اَتٰكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا کہ (بعض نشانیاں یہ ہیں) کہ باندیاں اپنے مالکوں کو جنیں گی اور تو ننگے پیر ننگے بدن والے فقیروں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا کہ بڑی عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے (حضرت عمرؓ نے) فرمایا پھر (اس سوال و جواب کے بعد) وہ شخص چلا گیا تو میں بہت دیر تک رکا رہا پھر آپ ﷺ نے خود فرمایا اے عمر تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تمھارے پاس اس غرض سے آئے (تا کہ) تمہیں تمھارا دین سکھائیں۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (رضی اللہ عنہ) قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو لوٹے۔ حتی کہ جب ہم راستہ میں ایک پانی کے پاس ہوئے تو کچھ لوگوں نے عصر کے وقت جلدی کی اور انہوں نے جلد باز ہو کر وضو کیا۔

فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ

ترجمہ:۔ ہم ان تک اس حال میں پہنچے کہ ان کی ایڑیاں ظاہر ہو رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا ان کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے خرابی ہے آگ سے تم خوب اچھی طرح پانی پہنچا کر وضو کرو۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ (رضی اللہ تعالی عنہ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ

ترجمہ:۔ (حضرت) ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ سردی کے زمانہ میں جب کہ پتے جھڑ رہے تھے (آبادی سے) باہر تشریف لے گئے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اس کی وجہ سے) وہ پتے (مزید) جھڑنے لگے۔

قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیْ الصَّلٰوةَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ کَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا یقیناً جو مسلمان بندہ اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اسکے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

(۴) وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوَ غَیْرَ ذَالِکَ قُلْتُ هُوَ ذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ

ترجمہ:۔ (حضرت) ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس رات

گزارتا تھا (ایک) مرتبہ آپکے وضو کا پانی اور آپکی ضروریات کی چیزیں لے آیا تو مجھ سے فرمایا مانگ لے۔ تو میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی رفاقت مانگتا ہوں۔ فرمایا (تیری مانگ یہی ہے؟) یا اس کے سوا؟ میں نے عرض کیا وہ وہی ہے فرمایا تو اپنی جان پر سجدوں کی کثرت سے میری اعانت کرو۔

(۵) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقُدَاحُ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ

ترجمہ:۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ باہتمام ہماری صفیں اس طرح سیدھی کیا کرتے تھے کہ گویا ان سے تیر سیدھے کیے جاتے ہیں۔ حتی کہ آپ نے یقین فرمالیا کہ بلاشبہ ہم اس کو آپ سے سمجھ گئے۔

ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلاً بَادِياً صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

ترجمہ:۔ پھر ایک دن (نبی کریم ﷺ) نکلے اور کھڑے ہوئے حتی کہ تکبیر کہنے کے قریب ہو گئے کہ ایک آدمی کو صف سے اس کا سینہ آگے نکلے ہوئے حال میں دیکھا تو فرمایا اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو تم ضرور ضرور سیدھا رکھا کرو ورنہ اللہ تعالی تمھارے چہروں کے درمیان مخالفت پیدا کردیں گے (یعنی دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی)

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُو السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوْ الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِا

لِلَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

ترجمہ:۔ اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آیا جب میں نے آپ کا چہرہ واضح طور پر دیکھا تو پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹا نہیں۔ سب سے پہلے جو آپ نے کلام فرمایا (وہ یہ تھا) اے لوگو! سلام کا چرچا کرو اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات میں نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا

ترجمہ:۔ (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ انھوں (اہل بیت) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس میں سے کیا بچا ہے عرض کیا اس کے کندھے کے سوا اس سے کچھ نہیں بچا فرمایا اس کندھے کے سوا اس کا سب باقی ہے۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ

ترجمہ:۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک جنازہ گزارا گیا تو فرمایا آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا تو انہوں (صحابہ رضوان اللہ اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اَلْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاح کیا ہے؟

فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نُصُبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

ترجمہ:۔ تو فرمایا مؤمن بندہ دنیا کی مشکلات اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے۔ اور بدکار بندہ سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

(۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَاءُ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہا حضرت بلال نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر اس وقت ہوئے کہ آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال! کھانے میں حاضر ہو جاؤ انہوں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں یا رسول اللہ (ﷺ)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاْكُلُ رِزْقَنَا فَضْلَ رِزْقُ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعِرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ لَيُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَعَ اَكْلِ عِنْدَهٖ

ترجمہ:۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں۔ اور بلال کا رزق باقی ہے جو جنت میں ملے گا کیا تم جانتے ہو اے بلال! بلاشبہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جائے۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ قَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک قرضہ کی خاطر حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون ہے تو میں نے عرض کیا کہ میں تو فرمایا میں میں گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۱)وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِیْ النَّبِیَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاھَا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے سو ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا اور دوسرا کماتا تھا تو کمانے والے نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔

(۱۲)وَعَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَہٗ

ترجمہ:۔ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پس حاضر ہوا اور آپ مسجد میں تشریف فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھسک گئے تو آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ جگہ میں تو کشادگی ہے (آپ کو کھسکنے کی ضرورت نہیں) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی آتا دیکھے تو اس کے لئے کھسک جائے۔

(۱۳) وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کی گود میں بچہ تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ۔

(۱۴) وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ مَخْشِیْ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَأْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی
لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰی فِیْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ
وَآخِرَهٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَأْکُلُ مَعَهٗ
لَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِهٖ

ترجمہ:۔ حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی کھا رہا تھا اور بسم اللہ نہیں پڑھی تھی حتی کہ اس کے کھانے سے ایک لقمہ کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ جب اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ اس پر نبی کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ برابر کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب (کھانا) قے کر دیا۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ کُنَّا یَوْمَ بَدْرٍ کُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰی بَعِیْرٍ
فَکَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ زَمِیْلَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (غزوہ) بدر کے دن ہر تین شخص ایک اونٹ پر تھے۔ (یعنی تین شخصوں کو ایک اونٹ ملا تھا دو آدمی سوار رہتے اور ایک پیدل چلتا تھا) حضرت ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما رسول اللہ کے دو ساتھی تھے۔

قَالَ فَکَانَتْ اِذَا جَاءَ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا نَحْنُ نَمْشِیْ
عَنْکَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا

ترجمہ:۔ (ان راوی) نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی باری (پیدل چلنے کی) آتی تو وہ دونوں عرض کرتے رہتے کہ آپ کی طرف سے ہم پیدل چل لیں گے آپ ﷺ فرماتے نہ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو اور نہ میں تمھاری نسبت ثواب سے مستغنی ہوں۔

(۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ

ترجمہ:۔ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو عرض کیا نجات کیا ہے؟ (یعنی کن چیزوں میں نجات ہے) اس پر فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اپنے قبضہ میں رکھ اور تجھے تیرا گھر کافی رہے اور گناہوں پر رویا کر۔

(۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّياً وَلَا غَيْرَهٗ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهٗ

ترجمہ:۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ نے نماز پڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو آپ کو بچھو نے ڈس لیا تو اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتا مبارک سے مار دیا پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ اس کے سوا کسی دوسرے کو یا (یوں فرمایا) کہ نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ دوسرے کو۔

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهٗ فِيْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

ترجمہ:۔ پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اسے ایک برتن میں کیا پھر اپنی انگلی پر اس جگہ ڈالتے رہے جہاں اس نے ڈسا تھا۔ اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھتے رہے تاکہ اس کی تکلیف سے پناہ مل جائے۔

(۱۸) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُه، فَقَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُه، فَقَتَلْتُه،

ترجمہ:۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جہینہ قبیلہ کے بعض لوگوں کی طرف (جہاد کے لئے) بھیجا تو میں ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچا اور اسے نیزہ مارنے لگا اس پر فوراً اس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے اسے نیزہ مار دیا اور اسے قتل کر دیا۔

فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُه، فَقَالَ اَقَتَلْتَه، وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذاً قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ

ترجمہ:۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ اس نے لا الہ الا اللہ کی گواہی دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے محض پناہ لینے کے لئے لا الہ الا اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا تو تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا۔

(۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَغْلَظَ لَه، فَهَمَّ اَصْحَابُه، فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَه، بَعِيْراً فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ ایک

آدمی (یہودی) نے رسول اللہ ﷺ قرضہ طلب کیا اور اس بارے میں سختی کی اس پر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے مارنے یا دھمکانے کا ارادہ کیا اس پر آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یقیناً حق والے کیلئے بولنا ہوتا ہے اس کیلئے ایک اونٹ خرید دو اور اسے دے دو۔

قَالُوْ الَانَجِدُ اِلَّا اَفْضَلُ مِنْ سِنِّہٖ قَالَ اِشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً

ترجمہ:۔ ان حضرات (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا ہم تو اس کے (اونٹ) سے افضل ہی پاتے ہیں فرمایا تم خرید لو اور وہی اسے دے دو کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔

(۲۰) وَعَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَمَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اِذَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَایُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ

ترجمہ:۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سامنے آگے اور آپ کے پاس اندر پہنچ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ اندھا نہیں ہے؟ وہ ہمیں نہیں دیکھتا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اندھی ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھ رہی ہو۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَھُمَا اِبْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدَاھُمَا فَقَالَتْ

صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ حضرت نبی کریم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے تھے بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا اسکی ساتھ والی نے کہا تیرے بیٹے ہی کو لے گیا اور دوسری نے کہا کہ تیرے بیٹے ہی کو لے گیا ہے۔

فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَاتَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی

ترجمہ:۔ تو فیصلہ لے گئیں حضرت داود علیہ السلام کے پاس تو انہوں نے فیصلہ بڑی کے لیے کردیا اس کے بعد حضرت سلیمان (علیہ السلام) پر گزریں اور ان کو بتایا انہوں نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں اسے تمہارے درمیان کاٹ دیتا ہوں تو فوراً چھوٹی عورت بولی آپ ایسا نہ کریں آپ پر اللہ رحم فرمائیں وہ اسی کا بیٹا ہے اس پر سلیمان نے چھوٹی کے لیے فیصلہ فرمایا۔

(۲۲) وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) اِرْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ

ترجمہ:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پاپیادہ چل رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کے پاس گدھا تھا سو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ سوار ہو جائیں اور آدمی پیچھے ہو گیا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِکَ

اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِیْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَکَ فَرَکِبَ

ترجمہ:۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تم ہی اپنے جانور کے اگلے حصہ کے زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم اسے میرے لیے کر دو عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے کر دیا تو آپ ﷺ سوار ہو گئے۔

(۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

ترجمہ:۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی تو آپ نے فرمایا یقیناً میں تجھے اونٹنی کے بچہ پر سوار کرادوں گا اس پر اس نے عرض کیا میں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ کو اونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں اور مختصر کریں۔

فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَصَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَکَلَّمْ بِکَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْہُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاَیَاسَ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ

ترجمہ:۔ تو فرمایا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ جیسے کہ آخری نماز ہو اور ایسی بات مت بول جس سے تو کل کو معذرت کرے، اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ (پایا جاتا ہے) اس سے نا امیدی کو جمع کرے۔

(۲۵)وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذْجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَہْ مَہْ

ترجمہ:۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا اس درمیان میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے۔ اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے (اس سے) کہا مہ مہ (رک جا، رک جا)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ لَا تُزْرِمُوْہُ دَعُوْہُ فَتَرَکُوْہُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ہٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشُیْءٍ مِنْ ہٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذْرِ.

ترجمہ:۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو مت کاٹو اس کو چھوڑ دو پس انہوں نے اسکو چھوڑ دیا (پیشاب پورا کرنے دو) حتی کہ اس نے پیشاب کر لیا پھر بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا یقیناً یہ مسجدیں اس پیشاب اور گندگی کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔

اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ اَوْکَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًامِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّہٗ عَلَیْہِ

ترجمہ:۔ وہ تو اللہ کے ذکر اور نماز اور قرآن کے لئے ہی ہیں یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (راوی نے) کہا اور آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا وہ پانی کا ایک ڈول لایا تو وہ اس پر بہا دیا۔

(۲۶)وَعَنْ طَلْقِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَاوَفْدًااِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَبَایَعْنَاہُ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَۃً لَنَا فَاسْتَوْھَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَھُوْرِہٖ.

ترجمہ:۔ اور حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ ہم (اپنے وطن سے) وفد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کو خبر دی کہ ہماری سرزمین میں گرجا ہے پھر ہم نے آپ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا۔

فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاءَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّه' لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْ اَبِیْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِداً قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌوَالْحَرُّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءُ یَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّه' لَا یَزِیْدُه' اِلَّا طِیْباً

ترجمہ:۔ اس پر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور کلی کی پھر اس کو ڈالا ہمارے لئے ایک برتن میں اور ہمیں حکم دیا پس فرمایا نکلو پس جب تم اپنی زمین میں آؤ تو اپنے گرجا کو توڑ دینا اور اسکی جگہ پر اس پانی کو چھڑکنا اور اسے مسجد بنا دینا، ہم نے عرض کیا بلاشبہ شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جائے گا۔ تو فرمایا اسے پانی سے بڑھاتے رہنا کیونکہ وہ اس میں خوبی ہی کو بڑھائے گا۔

(۲۷) وَعَنْ جُوَیْرِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَهِیَ جَالِسَةٌ

ترجمہ:۔ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے صبح سویرے جبکہ صبح کی نماز پڑھی باہر تشریف لے گئے اور وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر چاشت کے وقت واپس لوٹے تو وہ اس حال میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

قَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِىْ فَارَقْتُکِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ

ترجمہ:۔ فرمایا جس حال میں میں نے چھوڑا تو برابر اب تک اسی میں ہے اس نے عرض کیا جی ہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے (پاس سے جانے کے) بعد چار کلمات کہے اگر انہیں تیرے آج کے سارے وظیفہ سے وزن کیا جائے تو ان پر بھاری ہو جائیں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق اور اس کی ذات پاک کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی مقدار و تعداد کے مطابق۔

(۲۸) وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنُ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر اخلاص کے ساتھ دشمن سے مقابل ہو کر پیٹھ پھیرے بغیر شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کا کفارہ فرما دیں گے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے پکارا اور فرمایا جی ہاں (گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا) مگر قرضہ کا کفارہ نہ ہوگا جبرائیل نے اس طرح فرمایا ہے۔

(۲۹) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّهٖ.

ترجمہ:۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس کے بعد) پوری لمبی حدیث ذکر کی حتی کہ یوں بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے تقوی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ یقیناً تمھارے سب کام کو مزین کر دے گا۔

قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مِطْرَدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ

ترجمہ:۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت فرمائیں فرمایا اپنے اوپر تلاوت قرآن اور ذکر اللہ عزوجل کو لازم جانو کیونکہ وہ آسمانوں میں تیرے لیے ذکر ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ (وصیت) فرمائیں فرمایا اپنے اوپر ہمیشہ خاموشی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ شیطان کو دور کرنے والی ہے اور تیرے دین کے کام میں تیرے لیے مددگار ہوگی۔

قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَةَ الضِّحْکِ فَاِنَّهٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ

ترجمہ:۔ میں نے عرض کیا مجھے زیادہ وصیت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے کو زیادہ ہنسنے سے بچا

کیونکہ وہ دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرہ کی رونق ختم کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے زیادہ (وصیت) فرمائیے فرمایا اللہ کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر میں نے عرض کیا مجھے زیادہ (وصیت) فرمائیے آپ نے فرمایا جو کچھ تو اپنے آپ سے جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کی عیب جوئی سے روک دے۔

(۳۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ (صحابہ نے) عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا تیرا اپنے بھائی کا ایسی چیز کے ساتھ ذکر کرنا جو اسے ناگوار ہو۔

قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ.

ترجمہ:۔ عرض کیا گیا آپ (یہ) بتائیں اگر میرے بھائی میں وہ (بات) ہو جو بات میں بیان کر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ نہ ہو جو تو کہہ رہا ہے تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

(۳۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةَ کَذَا وَکَذَا بِاَهْلِهَا.

ترجمہ:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جبرائیل کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو اس کے اہل کے ساتھ الٹ دو۔

فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ

اَقْلِبُهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ

ترجمہ:۔ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! بلاشبہ ان میں آپ کا ایک فلاں بندہ ہے جس نے پل بھر آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا اس کو بھی سزا میں شرک کر لیا جائے) اللہ تعالی نے فرمایا بستی کو اس پر اور سب پر الٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ (میرے دین کے بارے میں) کبھی ذرا سی دیر کو بھی متغیر نہیں ہوا۔

(۳۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے پھر اس حال میں اٹھے کہ آپ کے جسم اطہر پر چٹائی نے نشان ڈال دیے تھے۔

فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

ترجمہ:۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ ہمیں حکم فرماتے ہم آپ کے لیے بستر بچھاتے اور (مال) کماتے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کوئی الفت نہیں میری اور دنیا کی مثال اس سوار ہی کی طرح جس نے درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا پھر چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(۳۳) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی جان لے اے ابو مسعود یقیناً اللہ تجھ پر اس زیادہ قادر ہے بنسبت اس قدرت کے جو تجھے اس پر حاصل ہے۔

فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ قَالَ لَمَسَّتْکَ النَّارُ

ترجمہ:۔ اس پر میں متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب آواز رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا خبردار! بلاشبہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں آگ جھلس دیتی یا فرمایا تجھے آگ پکڑ لیتی۔

(۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ

ترجمہ:۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا تو فرمایا او بچے اللہ (کے حقوق کی) حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کے حقوق کی) حفاظت کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔

وَاِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ يَّنْفَعُوْکَ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ

ترجمہ:۔ اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد مانگ اور جان لے کہ پوری مخلوق تجھے کچھ نفع دینا چاہے تو تجھے کچھ نفع نہیں دے سکتی مگر جتنا تیرے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے۔

وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

ترجمہ:۔ اور اگر وہ تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر اتنا کہ اللہ نے تجھ پر لکھ دیا۔ قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔

(۳۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ

ترجمہ:۔ اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عبداللہ سے منقول ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک بلبل کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا بلبل آئی تو وہ پر پھیلانے لگی۔

فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَئٰ قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

ترجمہ:۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا ہے۔ اس کے بچوں کو اس کی طرف لوٹا دو۔ اور (اسی موقع پر) آپ نے چیونٹیوں کی بل کو دیکھا کہ ہم نے اسے جلا دیا تھا فرمایا اسے کس نے جلایا؟ عرض کیا ہم نے، فرمایا بلاشبہ آگ سے عذاب دینا آگ کے پیدا کرنے والے کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(۳٦)وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰی خَيْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے (انہیں دیکھ کر) فرمایا دونوں خیر پر ہیں۔ اور ان میں ایک دوسرے کی بنسبت افضل ہے۔

اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ

ترجمہ:۔ لیکن یہ (لوگ) تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں تو اگر اللہ چاہے گا۔ ان کو دے دے گا اور اگر چاہے گا تو ان سے روک لے گا اور یہ (دوسرے لوگ) تو فقہ یا (فرمایا) علم سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں۔ بخدا یہ لوگ افضل ہیں اور میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ ﷺ ان میں بیٹھ گئے۔

(۳۷)وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِیْ وَيَخُوْنُوْنَنِیْ وَيَعْصُوْنَنِیْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ

ترجمہ:۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! بلاشبہ میرے چند غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے اور میری خیانت کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور میں ان کو گالی دیتا ہوں اور

انکو مارتا ہوں تو میں ان سے کیسے چھوٹوں گا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَاخَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ

ترجمہ:۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو جتنا انہوں نے تیری خیانت کی اور تیری نافرمانی اور تجھ سے جھوٹ بولا اس کا اور تیرا ان کو سزا دینے کا حساب کیا جائے گا۔ سو اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے جرائم کے مطابق ہوا تو برابر سرابر ہوا تجھے نہ نفع ہوگا اور نہ نقصان۔

وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِىْ

ترجمہ:۔ اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوا تو تیرے لیے زیادتی کا فائدہ ہوا اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے جرم سے زیادہ ہوا تو تجھ سے زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا۔ (سو یہ سن کر) وہ آدمی ہٹ گیا اور چلا کر رونے لگا۔

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا تَقْرَءُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ

ترجمہ:۔ تو رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں پڑھا اور ہم انصاف کا ترازو قیامت کے دن رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کچھ (عمل) ہوگا تو اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُلِیْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارِقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ

ترجمہ:۔ اس پر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا کہ میں ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یقیناً وہ سب آزاد ہیں۔

(۳۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ تین آدمی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کی عبادات کے متعلق پوچھا (جو گھر میں کرتے تھے) تو جب انہیں (اس کے بارے میں) بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے معمولی سمجھا اور کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے برابر کہاں ہو سکتے ہیں حالانکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے ہیں۔

فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا

ترجمہ:۔ ان میں سے ایک بولا میں تو پوری رات ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں تو ہمیشہ دن بھر روزے رکھوں گا بے روزہ نہ رہوں گا تیسرے نے کہا میں تو عورتوں سے جدا رہوں گا کبھی ان سے نکاح نہیں کروں گا۔

فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَ کَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاکُمْ لَهٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

ترجمہ:۔ تو ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم ہی لوگ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا ہے خبردار خدا کی قسم یقیناً میں تمھاری نسبت سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اسکی رضا کے لئے اور تمھاری نسبت زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور بے روزہ بھی رہتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں سو جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(۳۹) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انھوں نے بیان کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی پھر اپنے چہرہ مبارک سے ہم پر متوجہ ہوئے تو ہمیں ایسا وعظ فرمایا جو خوب واضح تھا اس کے اثر سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو وعظ ایسا ہے جیسے کوئی شخص رخصت کرتے وقت نصیحت کر رہا ہو لہٰذا ہمیں وصیت فرمائیں۔

فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا فَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ

ترجمہ:۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور (امیر کا حکم) سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ حبشی غلام ہوں کیونکہ جو میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا تو تم اپنے اوپر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

تَمَسَّكُوْ بِهَا وَعَضُّوْ عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ترجمہ:۔ اور اسے مضبوطی سے تھامنا اور اسپر دانتوں کو دبالینا اور نئی باتوں سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ یقیناً (دین میں) ہرنئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۴۰) وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤَخَّرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مَعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

ترجمہ:۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کجاوے کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْ بِهٖ شَيْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَاتُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا

ترجمہ:۔ فرمایا سو بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو

شریک نہ کریں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے وہ اس کو عذاب نہ دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ فرمایا تو انہیں بشارت نہ دے کیونکہ وہ بھروسہ کر لیں گے۔

تمت اربعون قصة بحمد الله تعالیٰ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ